سبحٰن یہ رسالہ ہے یک جہاں استیغاثہ با ہوں اگرچہ نگاہ کیسل ہیں جو اوقات ہیں

للہ الحمد

کہ امکان کذب الٰہی ماننے والوں کے ابطال میں بہت بین ہی

کتاب لاجواب زنگ زدای صدق و صواب زنگ زدای کذب و ارتیاب مسمّی بہ نام تاریخی

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ١٣٠٧

کی

جلد اول

ملقب بلقب تاریخی

دو صد تازیانہ بر فرق جہول مانہ ١٣٠٧

جسمیں

دو سو بیج باہرہ و اعتراضات قاہرہ امکان کذب ماننے والوں کا رد

بالغ اور اس مسئلہ عدہ میں ہذیانات کہنہ رسالہ یکروزی مصنفہ امام وہابیہ نانچہ دہلوی و جہالات تازہ

براہین قاطعہ وہابی گنگوہ کا طرد و بازغ ہے۔ تالیف لطیف صاحب تصانیف کثیرہ و تالیف شہیرہ

حامی سنت ماحی بدعت عالم محقق فاضل مدقق محدث ارشد فقیہ امجد وارث العلم ابا عن جد عبد المصطفیٰ خادم

جناب مولنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی لا زالت شموس افضالہ طالعہ و بدور کمالہ لامعہ

کے مقاصد و محامد کا اجمالی تذکرہ اور رسالہ تقدیس القدیر کے مفاسد و مکائد کا مجمل بصراحت

نظام الملک کی بدظنیوں کا مختصر نمونہ

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست جلد اول سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

پیش از مطالعۂ رسالہ فہرست پر ضرور ایک نگاہ ہو کہ اس بحر لآلی کی جو ہر تابندہ پر اجمالی انتباہ ہو

وما ظن الذین یفترون علی الله الکذب یوم القیمة ان الله لذو فضل علی الناس

الحمد للہ کہ در ابطال مذہب نامہذب وہابی در دعوی امکان کذب الٰہی این رسالہ رائقہ فائقہ جلیلہ نافعہ مبین کذب شنیع ومعین صدق صحیح مسمّٰی بنام تاریخی مشعر سال ہجری

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

۱۳۰۷

تالیف منیف تاج الفقہاء والمحدثین سراج العلماء المدققین حامی سنت مفتی ملت جناب مولنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی حفظہ المولی القوی عن شر کل غبی وغوی

[illegible] باہتمام [illegible] شد
در مطبع فیض [illegible] لکھنؤ [illegible] الطباع

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دربارہ مسئلہ امکان کذب باری تعالی جسکا اعلان تحریری و تقریری علمائے گنگوہ و دیوبند اور انکے اتباع آجکل بڑے زور وشور سے کر رہے ہیں تحریراً کتاب براہین قاطعہ میں کہ مولوی خلیل احمد انبہٹی کے نام سے شائع کی گئی (جسکے لوح پر لکھا ہے بامر حضرت جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور خاتمہ پر انکی تقریظ بایں الفاظ ہے احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا الحق کہ یہ جواب کافی اور حجت وافی ہے اور اپنے مصنف کی وسعت نظر علم و قوت فکر و فہم پر دلیل واضح حق تعالی اس تالیف نفیس میں کرامت قبولیت عطا فرماوے اور مقبول مقبولین ومعمول عاملین فرماوے جس سے ثابت کہ گویا کتاب بھی تالیف انکی ہے) صفحہ ۳ پر یوں لکھتے ہیں امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں سو مختار بعض کا ہے حقیقی لیس الخلف فی الوعید فظاہر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ پس اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے انتہی ملخصاً نیز مولوی محمود حسن دیوبندی مدرس اول مدرسہ عربی میرٹھ نے مسجد کوٹھ پر بلند آواز سے چند مسلمانوں میں کہا کہ ہمارا تو یہہ اعتقاد ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ بولے مگر بول سکتا ہے بہشتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو بہشت میں بھیجدے کوئی اجارہ نہیں تو یہی امکان کذب ہے آیا یہی ہے پس ایسا اعتقاد کیسا ہے اور اسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں جسکا عقیدہ ایسا ہے سچی بات بتاؤ اجر پاؤ۔ المستفتی ابو محمد صادق علی [illegible] عفی عنہ گڑھ مکتیسری از میرٹھ بالائے کوٹ



بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان ربك رب العزة عما يصفون ○ وسلام على المرسلين ○ والحمد لله رب العالمين ○
الحمد لله المتعالي شانه عن الكذب والجهل والسفه والهزل والعجز والبخل وكل ما
ليس من صفات الكمال ○ المنزه عظيم قدرته بكمال قدوسيته وجمال سبوحيته عن امكان خروج
ممكن او ولوج محال ○ قوله الحق ووعده الصدق ومن اصدق من الله قيلا ○ وكلامه الفصل وما
هو بالهزل فسبحان الله بكرة واصيلا ○ لذاته القدم ولنعته القدم فلا حادث يقوم ولا قائم
يحول ○ وكلامه ازلي وصدقه ازلي فلا الكذب يحدث ولا الصدق يزول ○ والصلاة
والسلام على الصادق المصدوق سيد المخلوق النبي الرسول الآتي بالحق من عند الحق
الدين الحق على وجه الحق والحق يقول ○ فهو الحق وكتابه الحق بالحق انزل وبالحق نزل
وعلى الحق النزول ○ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له حقا حقا
واشهد ان محمدا عبده ورسوله بالحق ارسله صدقا صادقا مصدقا ○ صلوات
الله وسلامه عليه ○ وعلى آله وصحبه وكل من ينتمي اليه ○ وعلينا معهم ○ وبهم ولهم ○ يا ارحم الراحمين
آمين آمين ○ اله الحق آمين ○ قال المصدق لربه بتوفيقه العظيم ○ المستعيذ بعزته عن كل
وصف ذميم عبد المصطفى ○ احمد رضا المحمدي السني الحنفي القادري ○ البركاتي البريلوي
صدق الله تعالى قوله في الدنيا والآخرة ○ وصدق فيه ظنه بالعفو والمغفرة ○ آمين

الجواب اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بحول و قوت رب الارباب اس مختصر جواب مع نصح صواب و توضیح ارتیاب میں اپنے مولیٰ جل و
علا کی تسبیح و تقدیس اور اوس جناب رفیع و جلال منیع پر جرأت و جسارت والوں کی تقبیح و تفلیس کے لیے کلام کو
چار تنزیہوں پر منقسم اور ایک خاتمہ پر مختتم اور بنظر ہدایت عوام و ازاحت اوہام ایک ضروری مقدمہ اونپر متقدم
کرتا ہے تنزیہ اول میں ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ارشادات متین جنمیں بحمد اللہ شمس و امس کی طرح روشن
و مبین کہ کذب الٰہی بالاجماع محال اور اوسے قدیم سے ائمہ سنت میں مختلف فیہ ماننا عناد و مکابرہ یا جاہلانہ
خیال تنزیہ دوم میں بفضل ربانی دعوی الحق پر دلائل نورانی جنسے واضح ہو کہ کذب الٰہی قطعاً
مستحیل اور ادعائے امکان باطل و بے دلیل تنزیہ سوم میں اوہام وہابیہ و معلم ثانی طائفہ نجدیہ
مصنف رسالہ یکروزی کی خدمتگزاری اور اون حضرت کے اوہام باطلہ و ہذیانات عاطلہ کی ناجوازی
کہ یہی صاحبان حضرات نو کے امام ہیں اور انکے مرجع و ملجا و ماخذ و منتہیٰ اونہیں کے سخن تنزیہ
چہارم میں جہالات جدیدہ کا علاج کافی اور اس امر حق کا ثبوت وافی کہ مسئلہ قدیمہ خلف وعید
اس مزلہ حادثہ سے منزلوں بعید خاتمہ میں جواب مسائل و حکم قائل والحمد للہ مجیب السائل ✧

مقدمہ

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحنہ و تعالیٰ کی سب
صفات صفات کمال و بروجہ کمال ہیں جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اوس سے ممکن نہیں یونہیں معاذ
اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں
اوسکے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں اونمیں کا کوئی ذرہ اوسکے احاطہ و دائرہ سے خارج نہو نہ یہ کہ موجود و
معدوم و باطل و موہوم میں کوئی شی و مفہوم بے اسکے تعلق کے نرہے اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت
تعلق نرکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو اب احاطہ و دائرہ کا تفرقہ دیکھیے (۱)
خلاق کبیر جل وعلا فرماتا ہے خالق کل شیء فاعبدوہ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے تو اوسے پوجو

صفات الٰہیہ کے احاطہ و نقص کا بیان

یہاں صرف حوادث مراد ہیں کہ قدیم یعنی ذات وصفات باری عزمجدہ مخلوقیت سے پاک (۲) سمیع
بصیر جل مجدہ فرماتا ہے انہ بکل شیء بصیر وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہ تمام موجودات
قدیمہ وحادثہ سبکو شامل بلکہ معدومات خارج یعنی جس چیز نے ازل سے ابتک کسوت وجود نہ پہنی
نہ ابد تک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی ہیں ہے جو اصلا ہی ہیں وہ نظر کیا آئیگا تو نقصان جانب
قابل ہے نہ جانب فاعل شرح فقہ اکبر میں ہے قد اتفق اہل السنۃ فندو نجارا انہ (یعنی المعدوم) غیر مرئی
وقد ذکر الامام الزاہد الصفار فی آخر کتاب التلخیص ان المعدوم مستحیل الرؤیۃ وکذا المفسرون ذکروا ان المعدوم
لا یصلح ان یکون مرئی اللہ تعالی وکذا قول السلف من الاشعریۃ والماتریدیۃ ان الوجود علۃ جواز الرؤیۃ
مع الاتفاق ان المعدوم الذی یستحیل وجودہ لا یتعلق برؤیتہ سبحنہ اھ شرح السنوسی للاثریۃ ہیں ہے (ای
سمعہ تعالی وبصرہ) لا یتعلقان الا بالموجود والعلم یتعلق بالموجود والمعدوم والمطلق والمقید اھ
حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے المعدومات التی ما اراد ہا اللہ تعالی ولا تعلقت القدرۃ
بایجادہا فی ازمنتہا المقدرۃ لہا ولا انکشف عنہا العلم موجودۃ فی تلک الازمنۃ فلا یتعلق بہا السمع والبصر
وکذلک المستحیلات بخلاف العلم فانہ یتعلق بالموجود والمعدوم (۳) قوی قدیر تبارک وتعالی فرماتا ہے

ف فائدۃ اعلم انہ ربما یوہم کلام القاری فی منح الروض الی تخصیص البصارۃ تعالی بالاشکال والالوان وسمعہ بالاصوات والکلام
وقد صرح العلامۃ اللقانی فی شرح جوہرۃ التوحید بعمومہما کل موجود وتبعہ سیدی عبد الغنی فی الحدیقۃ وہذا کلام اللقانی قال لیس سمعہ تعالی
خاصا بالاصوات بل یعم سائر الموجودات ذوات کانت او صفات فیسمع ذاتہ العلیۃ وجمیع صفاتہ الازلیۃ کما یسمع ذواتنا وما قام بنا من صفاتنا
کعلومنا والواننا وکذا البصر سبحنہ وتعالی لا یختص بالالوان ولا بالاشکال والاکوان فحکمہ حکم السمع سواء بسواء فمتعلقہما واحد اھ اما قال اللقانی
قبل ذلک حیث عرف السمع بانہا صفۃ ازلیۃ قائمۃ بذاتہ تعالی تتعلق بالمسموعات او بالموجودات الخ والبصر بانہ صفۃ ازلیۃ تتعلق بالمبصرات او
بالموجودات الخ فاقول لا یجب ان یکون اشارۃ الی الخلاف بل اتی اولا بالمبصرات معتمدا علی بداہۃ تصورہ ثم اردف بالموجودات فرارا عن
صورۃ الدور ولیس فی التعبیرین تناف اصلا فان المبصر ما یتعلق بہ الابصار ولیس فیہ دلالۃ علی خصوص جنسہ دون شیء فاذا کان الابصار متعلقا
بکل شیء کان المبصر والموجود متساویین نعم لما کان ابصارنا الدنیوی العادی مختصا باللون ونحوہ ربما یسبق الذہن الی ہذا الخصوص فازال الوہم بتعقیبہ
او بالموجودات انما کلمۃ او للتنبیہ فی التعبیر وہذہ نکتۃ اخری للارداف وانما لم یکتف بہ لان ذکر المبصرات ادخل فی التمییز ثم اقول تحقیق المقام
ان الصفات لا شک ان لیس کالارادۃ والقدرۃ والتکوین التی لا یجب فعلیۃ جمیع متعلقاتہا الممکنۃ لہا بل ہو من الصفات التی یجب ان تتعلق بالفعل بکل
ما یصلح لتعلقہا کالعلم فعدم الصفات بعض ما یصح ان یبصر نقص یجب تنزیہہ تعالی عنہ کعدم العلم ببعض ما یصلح ان یعلم ولذا لا یجوز ان یتخلف فیہ

قولہ ما ارادہا ولا تعلقت ولا انکشف عبارات مشتقۃ عن معبر واحد ہو وہو عدم العدم التام فمن الموجود بالفعل فان کل ما ارادہ اللہ تعالی فقد تعلقت القدرۃ

وھو علی کل شیٔ قدیر ۝ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے) یہہ موجبہ جو بعث عمم سبکو شامل اشیا حادث وامکان کہ واجب و محال اصلاً لائق مقدوریت نہیں مواقف مین ہے القدیم لایستند الی القدرۃ تا شرح مقاصد مین ہے لا شیٔ من الواجب والممتنع بمقدور امام یافعی فرماتے ہین جمیع المستحیلات العقلیۃ لا تعلق لاقدرۃ بہا کنز الفوائد مین ہے خرج الواجب والمستحیل فلا یتعلقان ای القدرۃ والارادۃ بہما شرح فقہ اکبر مین ہے الممتنع بنفس مفہومہ کجمع الضدین وقلب الحقائق واعدام القدیم لا یدخل تحت القدرۃ القدیمۃ (۴) علیم خبیر عز شانہ فرماتا ہے وھو بکل شیٔ علیم ۝ وہ ہر چیز کو جانتا ہے) یہہ کلیہ واجب وممکن وقدیم وحادث وموجود ومعدوم ومفروض وموہوم غرض ہر شیٔ ومفہوم کو قطعاً محیط جسکے دائرہ سے اصلاً کچھہ خارج نہین یہہ اون عمومات سے ہے جو عموم قضیہ باسن عام الا وقد خص منہ البعض سے مخصوص ہین شرح مواقف مین فرمایا علمہ تعالی یعم المفہومات کلہا الممکنۃ والواجبۃ والممتنعۃ فہو اعم من القدرۃ لانہا تختص بالممکنات دون الواجبات والممتنعات اب دیکھیے نقطہ چار دون جگہہ ایک ہے یعنی کل شیٔ مگر ہر صفت نے اپنی ہی دائرے کی چیزون کو احاطہ فرمایا جو اوسکے قابل اور اوسکے احاطہ مین داخل ہین تو جسطرح ذات وصفات خالق کا دائرۂ خلق مین نہ آنا معاذ اللہ عموم خالقیت مین نقصان نہ لایا فقصان جب تھا کہ کوئی مخلوق احاطہ سے باہر رہتا یا معدومات کا دائرۂ ابصار سے مہجور رہنا معاذ اللہ احاطہ بصر الٰہی مین باعث فتور ہوا فتور جب ہوتا کہ کوئی مبصر خارج رہ جاتا اسیطرح صفت قدرت کا کمال یہہ ہے کہ جو شیٔ اپنی حد ذات مین ہونے کی قابل ہے اوس سب پر قادر ہو کوئی ممکن احاطۂ قدرت سے جدا نہ ہے نہ یہہ کہ واجبات یا محالات عقلیہ کو بھی شامل ہو جو اصلاً تعلق قدرت کی صلاحیت نہین رکھتی سبحٰن اللہ محال کے معنی ہی یہہ ہین کہ کسیطرح موجود نہو سکے اور مقدور یہہ کہ قادر چاہے تو موجود ہو جائے پھر یہہ دونون کیونکر جمع ہو سکتے ہین اور اوسکے سبب یہہ سمجھنا کہ کوئی شیٔ دائرہ قدرت سے خارج رہ گئی محض جہالت کہ محالات مصداق وذات سے بہرہ ہی نہین رکھتی حتی کہ فرض تجویز عقل مین بھی تو اصلاً یہان کوئی شیٔ تھی ہی نہین جسے قدرت شامل نہوئی یا ان اللہ علی کل شیٔ قدیر ۝ کے عموم سے رہگئی یہان سے ظاہر ہو گیا کہ معویان زمانہ جو اسی مسئلہ کذب ودیگر نقائص وعیوب الٰہی کی بحث میں مسلمون کو بہکاتے ہین کہ مثلاً کذب یا فلان عیب یا فلان بات پر اللہ عزوجل کو قادر نمانا تو معاذ اللہ عاجز ٹھہرا اور ان اللہ علی کل شیٔ قدیر ۝ کا انکار ہوا یہہ اون ہوشیارون کی محض عیاری وتزویر اور بیچارے عوام کو بہکانے کی تدبیر ہے ایہا المسلمون قدرت الٰہی صفت کمال ہو اثابت ہوئی ہے نہ

معاذ اللہ صفت نقص و عیب اور اگر محالات پر قدرت مانیں تو ابھی انقلاب ہوا جاتا ہے عموم قدرت کہ اعلیٰ صفات کمالیہ سے تھا عیاذاً باللہ سخت عیب و منقصت قرار پاتا ہے۔ وجہ سنیے جب کسی محال پر قدرت مانی اور محال محال سب ایک سے معہذا تمہارے خیال ناخیال پر ہر محال کو مقدور نہ کہو تو نرا ہی عجز و قصور سمجھیے تو واجب کہ سب محالات زیر قدرت ہوں اور منجملہ محالات سلب قدرت الٰہیہ بھی ہے تو لازم کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کھو دینے اور اپنے آپ کو عاجز محض بنا لینے پر بھی قادر ہو اچھا عموم قدرت مانا کہ اصل قدرت ہی ہاتھ سے گئی یونہیں منجملہ محالات عدم باری عز و جل ہے تو اس پر بھی قدرت لازم اب باری جل و علا عیاذاً باللہ واجب الوجود نہ ٹھہرا تعمیم قدرت کی بدولت الوہیت ہی پر ایمان گیا تعالیٰ اللہ عما یقول الظلمون علواً کبیرا ۝ پس بحمد اللہ ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا قطع نظر اس سے کہ خود قول بالمحال ہے جناب باری عز اسمہ کو سخت عیب لگانا اور تعمیم قدرت کے پردہ میں اصل قدرت بلکہ نفس الوہیت سے منکر ہو جانا ہے للہ انصاف حضرات کی یہ تو حالات اور اہلسنت پر معاذ اللہ عجز باری عز و جل ماننے کے الزامات۔ ہمارے دینی بھائی اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیں کہ حضرات کی مغالطہ و تلبیس سے امان میں رہیں واللہ الموفق۔

تنزیہ اول ارشادات علمائین

اقول و باللہ التوفیق یہاں ان اللہ و ہام حضرات مخالفین کو اکثر عبارات ایسی نقل کروں گا کہ امتناع کذب الٰہی پر تمام اشعریہ و ماتریدیہ کا اجماع ثابت کریں جس کے باعث اوس وہم عاطل کا علاج قاتل ہو کہ معاذ اللہ یہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہا ہے حاش للہ بلکہ بطلان امکان پر اجماع اہل حق ہے جس میں اہلسنت کے ساتھ معتزلہ وغیرہم فرق باطلہ بھی متفق ناظر ماہر دیکھے گا کہ ہمارا یہ ادعا اون عبارتوں سے کن کن طرح رنگ ثبوت پائیگا اول ظاہر و جلی یعنی وہ نصوص جنہیں امتناع کذب پر صراحۃً اجماع منصوص دوم اکثر عبارتیں علمائے اشعریہ کی ہونگی تاکہ معلوم ہو کہ مسئلہ خلافی نہیں سوم وہ عبارات جنہیں بنائے کلام حسن و قبح عقلی کے انکار پر ہو کہ یہ اصول اشاعرہ سے ہے تو لاجرم مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کا اجماعی ہوا اگرچہ عند التحقیق صرف حسن و قبح بمعنی استحقاق مدح و ثواب و ذم و عقاب کی شرعیت و عقلیت میں تجاذب آرا ہے نہ بمعنی صفت کمال و صفت نقصان کہ بایں معنی باجماع عقلا عقلی ہیں کما نصوا علیہ جمیعا و نبہ علیہ ہہنا المولی سعد الدین التفتازانی فی شرح المقاصد والمولی المحقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام

وغیرہا من الجہابذۃ الکرام اب بتوفیق اللہ تعالی نصوص ائمہ وکلمات علما نقل کرتا ہوں نص ۱ شرح مقاصد کے
بحث کلام میں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء وہو علی
اللہ تعالی محال اھ ملخصا جھوٹ باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال نص ۲
اوسیکی بحث حسن و قبح میں ہے قد بینا فی بحث الکلام امتناع الکذب علی الشارع تعالی ہم بحث کلام میں ثابت
کر آئے کہ اللہ عزوجل پر کذب محال ہے نص ۳ اوسیکی بحث تکلیف بالمحال میں ہے محال جہلہ او کذبہ تعالی عن
ذلک اللہ تبارک و تعالی کا جہل یا کذب دونوں محال ہیں برتری ہے اوسے انہی نص ۴ اوسی میں ہے
الکذب فی اخبار اللہ تعالی فیہ مفاسد لا تحصی و مطاعن فی الاسلام لا تخفی منہا مقال الفلاسفۃ فی المعاد
ومقال الملاحدۃ فی العناد ومنہا بطلان ما علیہ الاجماع من القطع بخلود الکفار فی النار فمع صریح اخبار اللہ تعالی
بہ یجوز عدم وقوع مضمون ہذا الخبر محتمل ولما کان ہذا باطلا قطعا علم ان القول بجواز الکذب فی اخبار اللہ تعالی
باطل قطعا اھ ملتقطا یعنی خبر الہی میں کذب پر بیشمار خرابیاں اور اسلام میں آشکارا طعن لازم آئینگے
فلاسفہ حشر میں گفتگو لائینگے ملحدین اپنے مکابروں کی جگہ پائینگے کفار کا ہمیشہ آگ میں رہنا کہ باجماع
یقینی ہے اسپر سے یقین اوٹھ جائیگا کہ اگرچہ خدا نے صریح خبریں دیں مگر ممکن ہے کہ واقع نہوں اور جب
یہ امور یقینا باطل ہیں تو ثابت ہوا کہ خبر الہی میں کذب کو ممکن کہنا قطعا باطل ہے نص ۵ شرح عقائد
نسفی میں ہے کذب کلام اللہ تعالی محال اھ ملخصا کلام الہی کا کذب محال ہے نص ۶ طوالع الانوار کی
فرع متعلق بحث کلام میں ہے الکذب نقص والنقص علی اللہ تعالی محال جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالی
پر محال نص ۷ مواقف کی بحث کلام میں ہے انہ تعالی یمتنع علیہ الکذب اتفاقا اما عند المعتزلۃ فلان
الکذب قبیح وہو سبحنہ لا یفعل القبیح واما عندنا فلانہ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال اجماعا یعنی
اہلسنت و معتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالی کا کذب محال ہے معتزلہ تو اسلیے محال کہتے ہیں کہ کذب
برا ہے اور اللہ تعالی برا فعل نہیں کرتا اور ہم اہلسنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے
اور عیب اللہ تعالی پر بالاجماع محال ہے نص ۸ مواقف و شرح مواقف کی بحث حسن و قبح میں ہے
مدرک امتناع الکذب منہ تعالی عندنا لیس ہو قبحہ العقلی حتی یلزم من انتفائہ ان لا یعلم امتناعہ منہ اذ لہ
مدرک آخر قد تقدم اھ ملخصا یعنی ہم اشاعرہ کے نزدیک کذب الہی محال ہونے کی دلیل قبح عقلی نہیں
ہے کہ اوسکے عدم سے لازم آئے کہ کذب الہی محال نجانا جائے بلکہ اوس کے لیے دوسری دلیل ہے

کہ او برگزیدہ) یعنی وہی کہ جھوٹ عیب اور اللہ تعالی میں عیب محال **نص ۹** انہیں کی بحث معجزات میں ہے
قد مر فی مسئلۃ الکلام من توقف الالہیات امتناع الکذب علیہ سبحنہ وتعالی یعنی ہم موقف الہیات میں مسئلہ
کلام میں بیان کر آئے کہ اللہ تعالی کا کذب ہمارا ممکن نہیں **نص ۱۰** امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد
مسایرہ میں فرماتے ہیں یستحیل علیہ تعالی سمات النقص کالجہل والکذب یعنی نشانہاے عیب کی ہیں جیسے جہل
و کذب سب اللہ تعالی پر محال ہیں **نص ۱۱** علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اوسکی شرح
مسامرہ میں فرماتے ہیں لا خلاف بین الاشعریۃ وغیرہم فی ان کل ما کان وصف نقص فالباری تعالی
عنہ منزہ وہو محال علیہ تعالی والکذب وصف نقص اھ ملخصا یعنی اشاعرہ وغیر اشاعرہ کسیکو اسمیں خلاف نہیں
کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالی اوس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالی پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے
نص ۱۲ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قولہ تعالی فلن یخلف اللہ عہدہ یدل علی انہ سبحنہ
منزہ عن الکذب فی وعدہ و وعیدہ قال اصحابنا لان الکذب صفۃ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال وقالت
المعتزلۃ لان الکذب قبیح لانہ کذب فیستحیل ان یفعلہ فدل علی ان الکذب ممتنع اھ ملخصا اللہ عزوجل کا فرمانا کہ اللہ
ہرگز اپنا عہد جھوٹا نکریگا دلالت کرتا ہے کہ مولی سبحنہ وتعالی اپنے ہر وعدہ و وعید میں جھوٹ سے منزہ ہے ہمارے
اصحاب اہلسنت وجماعت اس دلیل سے کذب الہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت نقص ہے اور اللہ عزوجل پر نقص
محال اور معتزلہ اس دلیل سے ممتنع مانتے ہیں کہ کذب قبیح لذاتہ ہے تو اوسکا باری عزوجل سے صادر ہونا محال
غرض ثابت ہوا کہ کذب الہی اصلا امکان نہیں رکھتا **نص ۱۳** اللہ عزوجل فرماتا ہے وتمت کلمت
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وہو السمیع العلیم ۰ پوری ہے بات تیرے رب کی
سچ اور انصاف میں کوئی بدلنے والا نہیں اوسکی باتوں کا اور وہی ہے سنتا جانتا) امام ممدوح اس
آیت کی تحت میں لکھتے ہیں اعلم ان ہذہ الآیۃ تدل علی ان کلمۃ اللہ تعالی موصوفۃ بصفات کثیرۃ
(الی ان قال) الصفۃ الثانیۃ من صفات کلمۃ اللہ کونہا صدقا والدلیل علیہ ان الکذب نقص والنقص علی
اللہ تعالی محال یہہ آیت ارشاد فرماتی ہے کہ اللہ تعالی کی بات بہت صفتوں سے موصوف ہے ازانجملہ اوسکا
سچا ہونا اور اسپر دلیل یہہ ہے کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال **نص ۱۴** انہیں فرماتے ہیں صحت
الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالی محال دلائل قرآن وحدیث کا صحیح ہونا اسپر موقوف ہے
کہ کذب الہی محال مانا جائے **نص ۱۵** زیر قولہ تعالی ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحنہ

بعض مسکات معتزلہ کے رد میں فرماتے ہیں اجاب اصحابنا عنہ بان الکذب علی اللہ تعالی محال اہلسنت نے
جواب دیا کہ کذب الٰہی محال ہے **نص ۱۶** علامہ سعد تفتازانی شرح مقاصد میں انہیں امام ہمام سے
ناقل صدق کلامہ تعالی لما کان عندنا ازلیا امتنع کذبہ لان ما ثبت قدمہ امتنع عدمہ کلام خدا کا
صدق جبکہ ہم اہلسنت کے نزدیک ازلی ہے تو اسکا کذب محال ہوا کہ جس چیز کا قدم ثابت ہے اوسکا
عدم محال ہے) **تنبیہ** انہیں امام علام کا ارشاد کہ **کذب الٰہی کا جواز ماننا قریب
بکفر ہے** انشاء اللہ تعالی تنزیہ چہارم میں آئیگا **نص ۱۷** تفسیر بیضاوی شریف میں، ومن
اصدق من اللہ حدیثا ٥ انکار ان یکون احد اکثر صدقا منہ فانہ لا یتطرق الکذب الی
خبرہ بوجہ لانہ نقص وہو علی اللہ تعالی محال اللہ تعالی اس آیت میں انکار فرماتا ہے اس سے کہ کوئی شخص
اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ اوسکی خبر تک تو کذب کو کسی طرح راہ ہی نہیں کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ
تعالی پر محال **نص ۱۸** تفسیر مدارک شریف میں ہے، ومن اصدق من اللہ حدیثا تمییز
وہو استفہام بمعنی النفی ای لا احد اصدق منہ فی اخبارہ و وعدہ و وعیدہ لاستحالۃ الکذب علیہ تعالی
لقبحہ لکونہ اخبارا عن الشیء بخلاف ما ہو علیہ آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر و وعدہ و وعید کسی
بات میں کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا نہیں کہ اوسکا کذب تو محال بالذات ہے کہ خود اپنے معنی ہی کے
رو سے قبیح ہے کہ خلاف واقع خبر دینے کا نام ہے **نص ۱۹** تفسیر علامۃ الوجود سیدی ابی السعود عمادی میں
ومن اصدق من اللہ حدیثا ٥ انکار لان یکون احد اصدق منہ تعالی فی وعدہ وسائر
اخبارہ وبیان لاستحالتہ کیف لا والکذب محال علیہ سبحنہ دون غیرہ آیت میں انکار ہے اسکا کہ کوئی شخص
اللہ تعالی سے زیادہ سچا ہو وعدہ میں یا اور کسی خبر میں اور بیان ہے اس بات کے محال ہونیکا
اور کیوں نہ محال ہو کہ اللہ تعالی کا کذب تو ممکن ہی نہیں بخلاف اوروں کے **نص ۲۰** تفسیر روح البیان
میں ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا ٥ انکار لان یکون احد اکثر صدقا منہ فان الکذب
نقص وہو علی اللہ محال دون غیرہ اھ یعنی آیت اس امر کا انکار فرماتی ہے کہ کوئی شخص صدق میں
اللہ سے زائد ہو کہ کذب عیب ہے اور وہ خدا پر محال ہے نہ اوسکے غیر پر **نص ۲۱** شرح السنوسیہ میں ہے
الکذب علی اللہ تعالی محال لانہ نقص اللہ تعالی پر کذب محال ہے کہ وہ عیب ہے **نص ۲۲**
فاضل سیف الدین ابہری کی شرح مواقف میں ہے ممتنع علیہ الکذب اتفاقا لانہ نقص والنقص

علے اللہ تعالی محال اجماعا کذب الٰہی بالاتفاق محال ہے کہ وہ عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالے پر
بالاجماع محال فصل ۳ شرح عقائد جلالی میں ہے الکذب نقص والنقص علیہ تعالی محال فلا یکون من
الممکنات ولا تشملہ القدرۃ کسائر وجوہ النقص علیہ تعالی کالجہل والعجز جھوٹ عیب ہے اور عیب
اللہ تعالی پر محال تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالی کی قدرت اوسے شامل جیسے تمام
اسباب عیب مثل جہل و عجز الٰہی کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج فصل ۴ اوسی میں ہے
لا یصح علیہ تعالی الحرکۃ والانتقال ولا الجہل ولا الکذب لانہا نقص والنقص علے اللہ تعالی محال اللہ تعالی
پر حرکت و انتقال و جہل و کذب کچھ ممکن نہیں کہ یہ سب عیب ہیں اور عیب اللہ تعالی پر محال
فصل ۵ اکثر الفوائد میں ہے قدس تعالی شانہ عن الکذب شرعا و عقلا اذ ہو قبیح یدرک العقل قبحہ
من غیر توقف علی شرع فیکون محالا فی حقہ تعالی عقلا و شرعا کما حققہ ابن الہمام وغیرہ اللہ عزوجل
بحکم شرع و بحکم عقل ہر طرح کذب سے پاک مانا گیا اسلیے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اوسکے
قبح کو جانتی ہے بغیر اسکے کہ اوسکا سمجھنا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالے کے حق میں عقلا
و شرعا ہر طرح محال ہے جیسے کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اسکی تحقیق افادہ فرمائی فصل ۶ مولینا
علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ میں فرماتے ہیں الکذب علیہ تعالی محال
اللہ تعالی پر کذب محال ہے فصل ۷ مسلم الثبوت میں ہے المعتزلۃ قالوا لولا کون الحکم عقلیا لما
امتنع الکذب منہ تعالی عقلا والجواب انہ نقص قبیح تنزہ تعالی عنہ کیف و قد مر انہ عقلی بالاتفاق و اعتذرا
لان ما ینافی الوجوب الذاتی من جملۃ النقص فی حق الباری تعالی و من الاستحالات العقلیۃ علیہ سبحانہ اھ ملخصا
مع الشرح حاصل یہ کہ معتزلہ نے اہلسنت سے کہا اگر حکم عقلی نہو تو اللہ تعالی کا کذب محال عقلی نہ ہے حالانکہ
اوسے ہم تم بالاتفاق محال عقلی مانتے ہیں اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب اسلیے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے
تو واجب ہوا کہ اللہ تعالی کو اوس سے منزہ مانیں اسکے عقلی ہونے پر تمام عقلا کا اجماع ہے وجہ یہ ہے کہ
کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالی کے حق میں عیب ہے اور اوسکی شان عیوب
محال عقلی ہے فصل ۸ مولنا نظام الدین سہالی اوسکی شرح میں لکھتے ہیں الکذب نقص لان ما ینافی الوجوب
الذاتی من الاستحالات العقلیۃ بذلک اثبت الحکماء الذین ہم مستشرعین بشریعۃ الاستحالۃ المذکورۃ فان
الوجوب والکذب لا یجتمعان کما بین فی الکلام اھ ملخصا جھوٹ بولنا عیب ہے کہ جو کچھ خدا ہونے کے

منافی ہے وہ سب محال عقلی ہے اسی دلیل سے وہ حکما تک اسے محال جانتے ہیں جو کسی شریعت پر ایمان
نہیں رکھتے کہ خدائی و دروغگوئی جمع نہ ہونگی جیسا کہ علم کلام میں ثابت ہو چکا ہے نص ۹ ۲ مولنا بحر
العلوم عبد العلی ملک العلما فواتح الرحموت میں فرماتے ہیں اللہ تعالی صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک
اللہ تعالی یقینا سچا ہے کہ وہاں کذب کا امکان ہی نہیں نص ۱۳ افسوس کہ امام وہابیہ کے
نسبا چچا اور علما باپ اور طریقۃ دادا یعنی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے بھی اس پسر ناسعید کی رعایت
نہ فرمائی کہ تفسیر عزیزی میں زیر قولہ تعالی فلن یخلف اللہ عہدہ یوں تصریح کی ٹھہرائی خبر او تعالی
کلام ازلی اوست و کذب در کلام نقصانیست عظیم کہ ہرگز بصفات او راہ نیابد در حق او تعالی کہ مبرا از
جمیع عیوب و نقائص ست خلاف خبر مطلقا نقصان محض ست اھ مختصرا ابن جدید کو پوچھا چاہئے کہ جناب
باری میں کہاں تک نقصان ممکن مانتے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الہی تو سچا ایمان سچا اور نصیب
فرمائے آمین یہاں نصوص ائمہ و تصریحات علما میں نہایت کثرت اور جسقدر فقیر نے ذکر کیے عاقل
منصف کے لیے ادنیٰ نہیں کفایت بلکہ ایسے مسائل میں ہنگام تنبہ یا ادنی تنبیہ رسالہ است عقل و نور
ایمان دو شاہد عدل کی گواہی معتبر و اذ وعیت ما القی علیک لیلا یعوزنک الاجماع و بان ان لیس
لاحد نزاع فلا علیک من اضطراب مضطرب والحمد للہ المنزہ عن کذب عزوجل

تنزیہ دوم دلائل قاہرہ و حجج باہرہ میں

فقیر غفر اللہ تعالی لہ بتوفیق مولی سبحنہ و تعالی ان مختصر سطروں میں بحمد اللہ استحالۂ کذب باری عز اسمہ کو محال
صریح اور توہم امکان کے باطل قبیح ہونے پر صرف تیس دلیلیں ذکر کرتا ہے جن میں خمسۂ اولے کلمات
طیبات ائمہ کرام و علمائے عظام علیہم رحمۃ الملک العلام میں ارشاد و انعام ہوئیں اور باقی بحسن
تاہی اجل عزوجل کے فیض ازل سے عبد اذل کے قلب پر القا کی گئیں والحمد للہ رب العالمین ۰
دلیل اول کہ نصوص سابقہ میں مکرر گزری حسب طوالع و شرح مقاصد و مسایرہ و مسامرہ و
مفاتیح الغیب و مدارک و بیضاوی و ارشاد العقل و روح البیان و شرح سنوسیہ و شرح اکبری
و شرح عقائد جلالی و کنز الفوائد و مسلم الثبوت و شرح نظامی و فواتح الرحموت وغیرہا کتب کلام
و تفسیر و اصول میں تعویل فرمائی کہ کذب عیب ہے اور عیب باری عزوجل کے حق میں محال اور نفی النقص

[illegible]

یہ کلیہ اصول اسلام و قواعد علم کلام سے ایک اصل عظیم و قاعدہ جلیلہ ہے جس پر تمام عقائد تنزیہ بلکہ
مسائل صفات ثبوتیہ بھی متفرع کما لا یخفی علی من طالع کلمات القوم شرح عقائد نسفی میں ہے
الحی القادر العلیم السمیع البصیر الشائی المرید لان اضدادہا نقائص یجب تنزیہ اللہ تعالی عنہا شرح
سنوسیہ میں ہے اما برہان وجوب السمع والبصر والکلام لہ تعالی فالکتاب والسنۃ والاجماع
وایضا لو لم یتصف بہا لزم ان یتصف باضدادہا وہی نقائص والنقص علیہ تعالی محال شرح مواقف
میں ہے لا طریق لنا الی معرفۃ الصفات سوی الاستدلال بالافعال والتنزہ عن النقائص
اقول وباللہ التوفیق بداہت عقل شاہد ہے کہ اکثر مجدہ جمیع عیوب و نقائص سے منزہ اور اوسکا
ادراک شرع پر موقوف نہیں ولہذا بہت عقلائے غیر اہل ملت بھی تنزیہ باری جل وعلا میں ہمارے
موافق ہوئے وان جہلوا اکثرہم بالمستلزم للنقص غیر دارین انہ کذلک بل زاعمین انہ ہو الکمال فلا
یجوز سلبہ فاثبتوا صفات النقصان الذین لا عقل لہم والادین اعاذنا اللہ تعالی من شرہم اجمعین یہاں تک
کہ فلاسفہ نے بھی یہ حکم اسی اصل جلیل پر مسائل متفرع کیے منہا ما فی المواقف وشرحہا قال
جمہور الفلاسفۃ لا یعلم الجزئیات المتغیرۃ والا فاذا علم مثلا ان زیدا فی الدار الآن ثم خرج عنہا
فاما ان یزول ذلک العلم ویعلم انہ لیس فی الدار او یبقی ذلک العلم بعینہ بحالہ والاول یوجب التغیر
فی ذاتہ من صفۃ الی اخری والثانی یوجب الجہل وکلاہما نقص یجب تنزیہہ تعالی عنہ اھ ومنہا ما مر
ایضا ان الفلاسفۃ انکروا القدرۃ بالمعنی المذکور لاعتقادہم انہ نقصان واثبتوا لہ الایجاب زعما
منہم انہ الکمال التام پھر شرع مطہر کی طرف رجوع کیجیے تو مسئلہ اعلی ضروریات دین ہے جس طرح قرآن
حدیث نے باری جل مجدہ کی توحید ثابت فرمائی یونہی ہر عیب و منقصت سے اوسکی تنزیہ و تقدیس
اور خود کلمہ طیبہ سبحان اللہ واسمائے حسنی سبوح و قدوس کے معنی یہی ہیں ولہذا التسبیحات
حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں وارد سبحن الذی لا ینبغی التسبیح الا لہ جسکی باعث
تو فروہ پر وقف اور تسبیح کو اوس سے فصل کیا گیا پھر مرتبہ اجمال میں اوس پر اجماع اہل اسلام
منعقد کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والا اپنے رب عزوجل پر عیوب
ونقائص روا نہ رکھیگا فالاجماع فی الدرجۃ الثالثۃ من الادلۃ الا انہ العمدۃ فی اثبات المسئلۃ کما
وقع عن بعض الاجلۃ فاعرف **دلیل دوم** — العظمۃ للہ اگر کذب الہی ممکن ہو تو اسلام

وہیں لازم آئیں کہ اوٹھائے نہ اوٹھیں کافردن ملحدون کو اعتراض ومقال وعناد وجدال کی وہ مجالیں
ملیں کہ بٹھائے نہ بٹھیں دلائل قرآن عظیم ووحی حکیم یکدست ہاتھ سے جائیں حشر ونشر وحساب وکتاب
وجنت ونار وثواب وعذاب کسی پر یقین کی کوئی راہ نہ پائیں کہ آخر ان امور پر ایمان صرف اخبار الٰہی
سے ہے جب معاذ اللہ کذب الٰہی ممکن ہو تو عقل کو ہر خبر الٰہی میں احتمال رہیگا شاید یونہیں فرمادی ہو یا شاید
ٹھیک نہ پڑے سبحنہ وتعالی عما یصفون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہہ دلیل
شرح مقاصد میں افادہ فرمائی جسکی عبارت نص چہارم میں گزری اور امام رازی نے بھی تفسیر کبیر میں
زیر قولہ تعالی وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا اسکی طرف اشعار کیا کذب الٰہی
کے محال ہونے پر دلیل عقلی قائم کرکے فرماتے ہیں ولا یجوز اثبات ان الکذب علی اللہ محال
بالدلائل السمعیۃ لان صحۃ الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالی محال فلو اثبتنا امتناع
الکذب علی اللہ تعالی بالدلائل السمعیۃ لزم الدور وہو باطل **اقول** وباللہ التوفیق تقریر دلیل یہہ ہے
کہ عقل جس امر کو ممکن جانیگی اور ممکن وہی ہے جسے وجود وعدم دونوں سے یکساں نسبت ہو تو چاہے وہ امر
کیسا ہی مستبعد ہو مگر عقل از پیش خویش اوسکے ازلا ابدا عدم وقوع پر جزم نہیں کرسکتی کہ ہر ممکن مقدور
اور ہر مقدور صالح تعلق ارادہ اور ارادہ الٰہیہ امر غیب ہے جس تک عقل کی اصلا رسائی نہیں پھر وہ
بطور خود کیونکر کہہ سکتی ہے کہ اگرچہ کذب الٰہی زیر قدرت ہے مگر ہمیں اوسکے ارادہ پر خبرت ہے کہ ازلسے
ابد تک بولا نہ بولے ارادہ پر حکم وہاں کرسکتے ہیں جہاں خود صاحب ارادہ جل مجدہ خبر دے کہ فلاں امر
ہم کبھی چاہا نہ فرمائینگے کقولہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقولہ تعالی یرید
اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر امام فخر الدین رازی تفسیر سورۂ بقرہ میں زیر کریمہ وان
تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ۝ فرماتے ہیں الایۃ تدل علی فوائد (الی ان قال)
ثانیہا ان کل ما جاز وجودہ وعدمہ عقلا لم یجز المصیر الی الاثبات او الی النفی الا بدلیل سمعی اور تفسیر سورہ
انعام میں زیر قولہ تعالی قل اللہ شہید بینی وبینکم فرماتے ہیں المطالب علی اقسام ثلثۃ
منہا ما یمتنع اثباتہ بالدلائل السمعیۃ فان کل ما توقف صحۃ السمع علی صحتہ امتنع اثباتہ بالسمع والا لزم الدور
ومنہا ما یمتنع اثباتہ بالعقل وہو کل شیئ یصح وجودہ ویصح عدمہ عقلا فلا امتناع فی احد الطرفین اصلا فالقطع
علی احد الطرفین بعینہ لا یمکن الا بالدلیل السمعی الخ امام الحرمین قدس سرہ کتاب الارشاد میں ارشاد

کرتے ہیں اعلموا وفقکم اللہ تعالی ان اصول العقائد تنقسم الی مایدرک عقلا ولایسوغ تقدیر ادراکہ سمعا والی
مایدرک سمعا ولایتقدر ادراکہ عقلا والی مایجوز ادراکہ سمعا وعقلا فاما مالایدرک الا عقلا فکل قاعدۃ فی
الدین تتقدم علی العلم بکلام اللہ تعالی ووجوب اتصافہ بکونہ صدقا اذ السمعیات تستند الی کلام اللہ
تعالی وما سبق ثبوتہ فی الترتبۃ علی ثبوت الکلام وجوبا فیستحیل ان یکون مدرکہ السمع واما مالایدرک الا
سمعا فہو القضاء بوقوع مایجوز فی العقل فلا یتقدر الحکم بثبوت الجائز ثبوتہ فیما غاب عنا الا بالسمع الخ
شرح عقائد نسفی میں ہے القضایا منہا ما ہی ممکنات فلا طریق الی الجزم باحد جانبیہا فکان من
فضل اللہ ورحمتہ ارسال الرسل لبیان ذلک اھ ملخصا میں کہتا ہوں اب آدمیوں ہی میں دیکھیے
کہ جو کام زید کی قدرت میں ہے دوسرا ہرگز اس پر جزم نہیں کر سکتا کہ وہ کبھی اسے نہ کریگا پھر یہاں بعد
اخبار زید بھی جزم ویقین کی راہ نہیں مثلا زید نے بلکہ قسم بھی کھائی کہ میں اس سال ہرگز سفر نہ کرونگا
تاہم دوسرا اگرچہ صدق زید کا کیسا ہی معتقد ہو قسم نہیں کھا سکتا کہ زید اس سال یقینا سفر نہ کریگا
اور کھالے تو سخت جری وبیباک اور نگاہ عقلا میں ہلکا ٹھہریگا تو وجہ کیا وہی کہ غیب کا حال معلوم نہیں
اور زید کی بات سچی ہی ہولی کیا ضرور ممکن کہ فرق پڑ جائے جب یہہ مقدمہ ذہن نشین ہولیا اور
اب تمنی کذب الہی کو زیر قدرت مانا تو عقلا تو ہر خبر میں احتمال کذب ہوا ہی رہا یہہ کہ خبر الہی یقین
دلائے کہ اللہ عزوجل اگرچہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر کبھی بولا نہ بولے یہاں اس یقین کی طرف
بھی کوئی راہ نہیں کہ آخر یہہ خبر کلام الہی سے خود ایک کلام ہوگی تو عقلا ممکن کہ یہی بوجہ کذب صادر
ہوئی ہو پھر کونسا ذریعہ وثوق رہا جسکے سبب عقل یقین کرسکے کہ یہہ ممکن جو قدرت الہی میں تھا
واقع نہوا خلاصہ یہہ کہ جب کذب عقلا ممکن تو استحالہ عقلی تو تم خود نہیں مانتے رہا استحالہ شرعی
وہ دلیل شرع سے مستفاد ہوتا ہے اور دلائل شرع سب کلام الہی کی طرف منتہی کما مر من ارشاد
امام الحرمین تو جب کلام الہی سے کذب الہی کا استحالہ ثابت کیجیے پہلے خود اسی کلام الہی کا وجوب
صدق شرعا ثابت کر لیجیے لاجرم دور یا تسلسل سے چارہ نہیں اب عقلی وشرعی دونوں استحالے
اٹھ گئے اور اللہ تعالی کی بات معاذ اللہ زید وعمرو کی سی بات ہو کر رہ گئی تعالی اللہ عما
یقولون علوا کبیرا ۵ پھر حشر ونشر وجنت ونار وغیرہا تمام سمعیات پر ایمان لانے کا
کیا ذریعہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہذا ما عندی فی تقریر دلیل ہو لا الا علام ق

التقام الحجر لطوال تعرف بالغوص فی لجج الکلام ۵ **دلیل سوم** مواقف و شرح مواقف مین ہے

اما امتناع الکذب علیہ تعالی عندنا فلثلثۃ اوجہ (الی ان قال) والیضا فیلزم علی تقدیر ان یقع الکذب فی کلامہ سبحنہ ان نکون نحن اکمل منہ فی بعض الاوقات اعنی وقت صدقنا فی کلامنا یعنی کذب الٰہی محال ہونا ہم اہلسنت کے نزدیک تین دلیل سے ہے ایک یہہ کہ اوسکے کلام مین کذب آئے تو بعض وقت ہم اوس سے اکمل ہو جائین جبکہ ہم اپنے کلام مین سچے ہون **اقول** تقریر دلیل یہہ ہے کہ ہر محکی عنہ مین امکان عقلی کہ انسان اوسے بروجہ صحیح حکایت کرے اور شک نہین کہ جس حکایت مین جو سچا ہو وہ اوسمین جھوٹے پر خاص اس وجہ کی رو سے تفضل رکھتا ہے اگرچہ اور کروڑون وجہ سے مفضول ہو اب اگر کذب الٰہی ممکن ہو تو معاذ اللہ کسی وقت وہ جھوٹ بولے اور انسان اوسی بات کو ٹھیک واقع ادا کرے تو لازم کہ آدمی اس وجہ سے اوس سے افضل ہو جائے اور باری عزوجل پر کسی جہت سے کسی مخلوق کو کسی طرح کا فضل جزئی بھی اگرچہ نہایت ضعیف و مضمحل ہو ملنا محال تو ثابت ہوا کہ امکان کذب محض باطل خیال فافہم والعزۃ للہ ذی الجلال ثم **اقول** اس دلیل کی ایک مختصر تقریر یون ممکن کہ اگر کذب خالق ممکن ہو تو صدق خلق محال ہو کہ اوسکے امکان پر یہہ بھی ممکن ہو تو کتنی بڑی شناعت ہے کہ خلق سچی اور خالق جھوٹا ہو والعیاذ باللہ رب العٰلمین لیکن صدق خلق محال نہین تو کذب خالق ممکن نہین **دلیل چہارم** جسکی طرف امام فخر الدین رازی نے نص ۶ مین اشارہ فرمایا کہ جب اہلسنت کے نزدیک اللہ عزوجل کا صدق ازلی تو کذب محال کہ ہر ازلی ممتنع الزوال **اقول** وباللہ التوفیق تصویر دلیل یہہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اسم صادق کا اطلاق قطع نظر اس سے کہ قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت مخالف کو بھی عندیہ یعنی طائفہ جدیدہ کو بھی مقبول کہ وہ بھی اللہ عزوجل کو صادق بالفعل تو مانتے ہین اگرچہ صادق بالضرورۃ ہونے سے صاف انکار رکھتے ہین کہ جب کذب ممکن ہوا تو امکان نہین مگر جانب مخالف سے سلب ضروریہ تو لاجرم باری تعالٰی کے صادق ہونے کو ضروری نہ مانا مگر جاہل کہ صادق بالفعل ماننا ہی اوسکے مذہب نامہذب کا استیصال کر گیا کہ جب وہ صادق ہے اور صدق مشتق قیام مبدء کو مستلزم تو واجب کہ صدق اوسکی ذات پاک سے قائم اور ذات الٰہی سے قیام حوادث محال تو ثابت کہ صدق الٰہی ازلی ہے بعینہٖ اسی طریقہ سے ہمارے ائمہ کرام نے تکوین

وغیرہ کا صفات ازلیہ ہونا ثابت فرمایا ... شرح عقائد نسفی مین ہے (التکوین صفۃ) للہ تعالی لاطباق

العقل والنقل علی انه تعالی خالق للعالم لکون له وامتناع اطلاق الاسم المشتق علی الشیء من غیر ان یکون له ماخذ
الاشتقاق وهذه الثلثة انما هی (ازلیة) بوجوه الاول انه یمتنع قیام الحوادث بذاته تعالی لما مر ملخصا الخ
اللہ تعالی متکلم بکلام هو صفة له ضرورة امتناع اثبات المشتق لشیء من غیر قیام ماخذ الاشتقاق به
شرح الروض میں مسامرہ سے ہے الایمان من صفات اللہ تعالی لان من اسمائه الحسنی المؤمن کما نطق الکتاب
العزیز والایمان هو التصدیق فی الازل بکلامه القدیم ولا یقال ان التصدیق محدث والمخلوق تعالی ان
یقوم به حادث اه ملخصا اور جب صدق الٰہی ازلی ہوا تو امکان کذب کا محل نہ رہا کہ اوسکا وقوع یا انعدام
صدق ممکن نہیں تحققا بمعنی اتصافا اور انعدام صدق محال ہے کہ علم کلام میں مبین ہو چکا کہ قدیم اصلا
قابل عدم نہیں مختصر **دلیل پنجم** اگر باری عزوجل کذب سے متصف ہو سکے تو اوسکا کذب اگر
ہوگا قدیم ہی ہوگا کہ اوسکی کوئی صفت حادث نہیں اور جو قدیم ہے معدوم نہیں ہو سکتا تو لازم
کہ صدق الٰہی محال ہو جائے حالانکہ یہہ بالبداہۃ باطل تو کذب سے اتصاف ناممکن یہہ دلیل تفسیر
کبیر و مواقف و شرح مقاصد میں افادہ فرمائی امام کی عبارت یہہ ہے زیر قولہ تعالی ومن اصدق
من اللہ حدیثا امتناع کذب الٰہی پر اہلسنت کی دلیل بیان کرتے ہیں اما اصحابنا فدلیلهم انه
لو کان کاذبا لکان کذبه قدیما ولو کان کذبه قدیما لامتنع زوال کذبه لامتناع العدم علی القدیم
ولو امتنع زوال کذبه قدیما لامتنع کونه صادقا لان وجود احد الضدین یمنع وجود الآخر فلو کان کاذبا
لامتنع ان یصدق لکنه غیر ممتنع لانا نعلم بالضرورة ان کل من علم شیئا فانه لا یمتنع علیه ان یحکم علیه بحکم مطابق للمحکوم
علیه والعلم بهذه المقدمة ضروری فاذا کان امکان الصدق قائما کان امتناع الکذب حاصلا لا محالة اه
اقول وباللہ التوفیق تحریر دلیل یہہ ہے کہ شیء باری عزوجل کا تکلم بکلام کذب تو ممکن مانا اوسکا
کاذب و متصف بالکذب ہونا بھی ممکن ہے یا نہیں اگر کہیے نہ تو قول بالتناقض ہیں اور بداہۃ
عقل سے خروج ہی کہ کاذب و متصف بالکذب نہیں مگر وہی جو کلام کذب کرے اسے ممکن کہہ کر
اوسے محال ماننا نرا جنون ہوا اور اگر کہیے ہاں تو اب ہم پوچھتے ہیں یہہ اتصاف صرف لم یزل
ممکن یا ازل میں بھی شق اول باطل کہ امکان قیام حوادث کو مستلزم اور شق ثانی پر جب ازلیت
کذب ممکن ہوئی تو اوسکا ممتنع الزوال ہونا ممکن ہوا کہ ہر ازلی واجب الابدیۃ اور کذب کا امتناع
زوال استحالۂ صدق کو مستلزم کہ کذب و صدق کا اجتماع محال جب اوسکا زوال محال ہوگا اوسکا

[illegible]

ثبوت ممتنع ہوگا اور امکان وجود ملزوم امکان وجود لازم کو مستلزم تحقیقاً المعنی الملزوم حیث کان

ثانیاً لا العارض کما ہہنا تو لازم آیا کہ صدق الٰہی کا محال ہونا ممکن ہو اور استحالہ دوسری شے کا ممکن

ہوگا جو فی الواقع محال ہو یعنی کہ ممکن کا محال ہو جانا ہر گز ممکن نہیں ورنہ انقلاب لازم آئے اور

وہ قطعاً باطل تو ثابت ہوا کہ اگر باری تعالیٰ کا امکان کذب مانو تو اوسکا صدق محال ہوگا لیکن

وہ بالبداہۃ محال نہیں تو امکان کذب یقیناً باطل اور استحالہ کذب قطعاً حاصل و الحمد للہ اصدق قائل

الدلائل الفائضة علىٰ قلب الفقير بعون القدير عز جده

و جل مجده دلیل ششم اقول

وبحول اللہ اعول کلام الٰہی ازل میں بایجاب کلی حق تھا یا معاذ اللہ اوسکا بعض باطل یا انہیں حق تھا نہ باطل شق ثانی تو کفر صریح اور ثالث میں سلب نقیضین وارتفاع

دونوں کا ارتفاع اور وہ قطعاً محال اوّلاً بالبداہۃ فان ارتفاع محمول الانفصال الحقیقی عن الموضوع

کارتفاع النقیضین ثانیاً باجماع عقلاء حتے الجاحظ المعتزلی وانما نزاعہ فی مجرد التسمیۃ ثالثاً

خود قرآن عظیم نفی واسطہ پر ناطق قال مولٰنا ذو الجلال فماذا بعد الحق الا الضلال تو لاجرم

شق اول متعین اور شاید مخالف بھی اوس سے انکار رکھتا ہو آپ ہم پوچھتے ہیں کذب ممکن علیٰ

فرض الوقوع صرف کسی کلام لفظی کو عارض ہوگا یا نفسی کو بھی اول محض تسمیے کہ صدق و کذب حقیقۃً

وصف معانی ہے نہ صفت عبارت و لہٰذا شرح مقاصد میں فرمایا طریق اطراد ہذا الوجہ فی کلامہ

المنتظم من الحروف المسموعۃ انہ عبارۃ عن کلامہ الازلی ومرجع الصدق والکذب الی المعنی بر تقدیر ثانی

یہ کلام نفسی وہی کلام قدیم یا علیٰ تقدیر التجزی اوسکا بعض ہوگا جو ازل میں ایجاباً کلیاً صادق تھا یا اوسکا

غیر شق ثانی پر قیام حوادث لازم اور اول میں انقلاب صدق بکذب کہ کلام نفسی میں بھی محال تھی یا بھی

[illegible]

نہیں ہوسکتی جھوٹی کبھی سچی ورنہ مطابقت و لا مطابقت بین الصادق لازم آئے اور نقیضین یا ہم نقیضین نہیں یا بالجملہ کلام صادق کے لیے ثبوت صدق ضروری تو سلب ضرورت ضرور فسلوب ہو المطلوب وانت تعلم ان صدق الکلام القدیم سبحنہ وتعالے لیس علے وجہ الاختیار فان القدیم لایستند الی المختار من حیث ہو مختار والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق ولانی اقتدار فلا یستنزلک الشیطان ان الاستحالۃ انما جاءت من قبل ان العبد سبحنہ وتعالی لم یعد فی الازل الا کلاما صادقا وہو لا یقدر ان یخلق لنفسہ صفۃ حادثۃ فیبقی الامکان فی بدو الامر ماکان دلیل یازدہم وہو اخصر واظہر **اقول** وباللہ التوفیق امکان کذب اوسکی فعلیت بلکہ دوام بلکہ ضرورت کو مستلزم اگر کلام نفسی ازلی ابدی واجب للذات مستحیل التجدد کذب پر مشتمل ہو تو کلام لفظی کا کذب ممکن نہیں ورنہ وجود دال بلا مدلول یا کذب دال مع صدق المدلول لازم آئے اور دونوں بالبداہۃ محال اور جب کلام لفظی میں کذب ممکن نہو تو نفسی میں بھی ممکن نہیں ورنہ باری عزوجل کا عجز عن التعبیر لازم آئے تو اجماع امکان کذب ماننے والا اپنے رب کو واقعی کاذب مانتا اور اوسکے کلام نفسی میں کذب موجود بالفعل مانتا اور ہاں فعل مع دوام وجوب مستلزم و بوجہ آخر اوضح واز ہر **اقول** وباللہ التوفیق تمہاری دعوی کا حاصل یہ کہ بعض ما ہو کلام اللہ تعالی فہو ممکن الکذب بالضرورۃ اور شک نہیں کہ کل ما ہو ممکن الکذب کاذب بالضرورۃ کہ کلام واحد میں امکان کذب سے فعلیت کذب متصور نہیں اور فعلیت کذب امتناع صدق اور امتناع صدق ضرورت کذب ہی نتیجہ نکلا بعض ما ہو کلام اللہ تعالی کاذب بالضرورۃ اب یہیں صغری عنوانی کا صدق خواہ بالفعل ہو کما ہو المشہور خواہ بالامکان کما ہو عند الفارابی ہر طرح باری عزوجل کا معاذ اللہ کاذب بالفعل ہونا لازم برتقدیر اول تو لزوم بدیہی اور برتقدیر ثانی اس قضیہ یعنی بعض ما ہو کلام اللہ تعالی بالامکان العام کاذب بالضرورۃ کو کبری ٹھہرائیے اور قضیہ کل ما ہو کلام اللہ بالامکان العام فہو کلام اللہ بالفعل کو صغری ثبوت صغری یوں کہ باری تعالی سے کوئی حالت منتظرہ نہیں شکل ثالث کی ضرب خامس یہی نتیجہ دیگی کہ بعض ما ہو کلام اللہ بالفعل کاذب بالضرورۃ والعیاذ باللہ تعالے بلکہ حقیقۃ یہ وجہ دلیل مستقل ہونے کے قابل کما لایخفی علے المتامل واللہ الموفق لابطال الباطل دلیل دوازدہم **اقول** وباللہ التوفیق صدق الہی صفت قائمہ بذات کریم ہے ورنہ مخلوق ہوگا کہ ذات وصفات کے سوا سب مخلوق اور ہر مخلوق عدم سے مسبوق تو لازم کہ عیاذاً باللہ ازل میں اللہ تعالی سچا نہو تعالی عن ذلک علوا کبیرا اور جب صدق صفت

لازم بالذات ہے اور جو ذات کا مقتضا ہے وہ ذات سے ضرور جدا نہیں ہو سکتا ذات بین محال کہ بعض معنی تعرض مقتضی کو
مقتضی ذات ہو یعنی ذات سے جدا ہونا محال خصوصاً انتقاب جب ثابت ہیں جہاں تغیر صفت کی مستحیل تو لا جرم کذب منافی
ذات ہوا اور منافی ذات کا وقوع نافی ذات اس سے بڑھکر اور کیا استحالہ ہو گا دلیل ہفتم اقول
وباللہ التوفیق ہم نے دلیل چہارم و ششم بدلائل ثابت کر آئے کہ صدق صفت لازمہ بالذات ہے
کذب بھی اگر ممکن ہو صفت ہی ہو گا ممکن ہو گا ذاتی نہیں ہو سکتا وہ کون سی صفت ہے ان لوازم سے
محال وانما ہے مخالفت صفت ضرورات اس سے اولا لازم کہ کذب الٰہی موجود بالفعل ہو کہ صفات
ثابت ہیں کوئی صفت منتظرہ نہیں و اتصافاً بالفعل ورنہ ثانیاً انتفا یا تخالف معنی [illegible]
صفات ثابتہ بالذات ہیں ثانیاً لازم آئے کہ تعالیٰ عنہ علواً کبیراً ثالثاً کذب واجب ہو کہ صفات
السبب واجب للذات ہیں ثالثاً لازم آئے صدق الٰہی محال ٹھہرے کہ وجوب کذب امتناع صدق کو
ہے رابعاً کذب صفت کمال ہو کہ صفات باری سب صفات کمال خامساً صدق
نقصان ہو کہ وہ عدم کذب کو مستلزم اور اب عدم کذب عدم کمال اور عدم کمال نقصان
سادساً سابعاً ثامناً صدق کلی و کذب جزئی جب دونوں صفت اور دونوں ممکن تو دونوں
واجب ہوں دونوں کمال ہوں اجتماع نقیضین ارتفاع نقیضین اجتماع اجتماع وارتفاع سب حاصل
تاسع عاشر حادی عشر یعنی اسی طرح سے دونوں کمال تو دونوں نقصان تو دونوں
مجمع کمال و نقصان ثانی عشر ثالث عشر رابع عشر جب دونوں صفت تو دونوں
تو دونوں منافی تو دونوں جامع اقتضا و تنافی خامس عشر جب دونوں مقتضا تو دونوں ذات
مستلزم اجتماع نقیضین اور جس کا وجود مستلزم محال ہو خود محال اور [illegible] امکان کذب وجود باری کو
البتہ محال ٹھہراتا ہے معنی معاذ اللہ دیکھئے کہ اس کی سلامتی کہاں تک ہے اور کیا کیا تک پہونچتا ہے
ہر دو استحالے ہیں اور ہر استحالہ مستقل دلیل مستقل تو آپ نے ملاحظہ فرمایا
دلیلیں ہوئیں دلیل بست و چہارم اقول وباللہ التوفیق اگر کذب کو عیب
منقصت نہ کہئے تو اتنا تو بالضرور کہ کوئی کمال نہیں ورنہ مولیٰ تعالیٰ کے لئے واجب
الثبوت ہوتا اور عقل سلیم شاہد کہ باری عزوجل کے لئے ایسی شئی کا ثبوت بھی محال جو کمال سے
خالی ہو اگرچہ نقص نہ ہو امام سعد الدین تفتازانی مبحث رابع فصل چہارم شرح مقاصد میں فرماتے

ہیں ان لم یکن من صفات الکمال امتنع اتصاف الواجب بہ للاتفاق علی ان کل ما یتصف ہو بہ یلزم
ان یکون صفۃ کمال علامہ ابن ابی شریف شرح مسایرہ میں فرماتے ہیں یستحیل علیہ تعالٰی کل صفۃ لاکمال
ولانقص لان کلا من صفاتہ الاصفۃ کمال ﴿دلیل بست و ہشتم﴾ اقول وباللہ
التوفیق بداہت عقل شاہد عدل کہ جو مطلق کذب پر قادر ہوگا کذب مطلق پر بھی قدرت رکھیگا
کہ بعض کلام میں کذب پر قادر اور بعض میں اوس سے عاجز ہونے کے کوئی معنی نہیں اور قرآن کلام
اللہ قطعا حق کہ جسکے بعض قضایا مثل قولہ تعالٰی لا الٰہ الا اللہ وقولہ تعالٰی محمد رسول
اللہ جنکا صدق بے تعقل صرف بے توقف شرع و توقیف سمع خود حکم کرتی ہے تو واجب
کہ قرآن عظیم بمقتضائے ذات ہو ورنہ کذب مطلق مقدور ہوگا کہ کلام صادق ہرگز کاذب نہیں ہو سکتا
اور جب مقتضائے ذات نہ ہو تو قطعا حادث و مخلوق تو کذب الٰہی کا ممکن ماننا قرآن عظیم
کلام اللہ کے حادث و مخلوق ماننے کو مستلزم اب بعنایت الٰہی یا اصرار کرو تو اپنے معتزلی کرامی گمراہ
ہونے سے کیوں انکار کرو ﴿دلیل بست و نہم﴾ اقول وباللہ التوفیق جب بتقدیر
امکان کذب بوجہ بطلان ترجیح بلا مرجح بے تعقل بداہت عقل ہر فرد کذب قدرت الٰہیہ میں ہوا
ہر فرد صدق کبھی مقدور ہوگا ورنہ صدق فی البعض واجب یا محال ہوگا تو کذب فی البعض محال یا
واجب حالانکہ ہر فرد کذب مقدور مانا تھا ہذا خلف پس صدق و کذب کا ہر فرد مقدور ہوا اور
ہر مقدور حادث تو کلام الٰہی سے ازل میں مطابقت ولا مطابقت دونوں مرتفع اور یہ بداہتہ
محال ﴿دلیل سی ام﴾ اقول وباللہ التوفیق کتب حدیث و سیر مطالعہ کیجیے بہت
خوش نصیب وہی عقل ہیں صرف اجمال جمال جہان آرائے حضور پرنور سید عالم سرور اکرم مولائے اعظم
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دیکھکر ایمان لائے کہ لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہ جھوٹ بولنے کا نہیں
اور تمنے ہمارے حبیب کا پیارا منہ نہ دیکھا جسپر خوبی و بہار دو عالم نثار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
اور ہماری جان قدوسی ہے اوسکے وجہ کریم کے لیے واللہ اگر آج حجاب اوٹھا دیں تو ابھی کھلتا ہے
کہ اس وجہ کریم پر امکان کذب کی تہمت کسقدر جھوٹی تہمت تھی مخالف اسی دلیل خیالی سے لگے
ہیں اوسے حجت القائی نقب دیتا اور مسلمان کی بداہت ایمانی سے انصاف لیتا اور اپنے
رب کے پاس اوس دن کے لیے ودیعت رکھتا ہوں یوم ینفع الصادقین صدقہم

یوم لا ینفع مال ولا بنون ٥ الا من اتی اللہ بقلب سلیم یا انہیں کچھ اور
بازنہ آئے تو دلیل سیقتیم ہیں وجہ دوم کہ بجائے خود دلیل مستقل تھی اس کے کون صعود و جائے
بہرحال تیسرا عدد کامل آنے دلیل سیت و ششم ۔ قال اللہ عز وجل ومن اصدق
من اللہ قیلا ٥ اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے اقول وباللہ التوفیق آیہ کریمہ نص جلی
ہے کہ کذب الٰہی محال عقلی ہے وجہ دلالت سنئے اور ہم تفسیر وحدیث و اقوال و کلمات فقہا سے روشن
کر اشال عبارات اگرچہ لفظا صرف نفی ضریت غیر کی ہیں کہ تفضیل مطلق فقط نفی برتر ہمسر کے لیے
مسوق ہوتی ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل کوئی نہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سب سے افضل ہیں ومن احسن من اللہ صبغۃ یعنی صبغۃ اللہ سب سے احسن ہے
ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ ای ہو احسن قولا من کل من عداہ علامۃ الوجود
سیدی ابو السعود علیہ رحمۃ الودود تفسیر ارشاد میں زیر قولہ عز وجل ومن اظلم ممن افتری
علی اللہ کذبا فرماتے ہیں ہو انکار واستبعاد لان یکون احد اظلم ممن فعل ذلک او مساویا لہ
وان کان سبک الترکیب غیر متعرض لانکار المساواۃ ونفیہا یشہد بہ العرف الفاشی والاستعمال المطرد
فانہ اذا قیل من اکرم من فلان او لا افضل من فلان فالمراد بہ حتما انہ اکرم من کل کریم وافضل من
کل فاضل الا یری الی قولہ عز وجل لا جرم انہم فی الاخرۃ ہم الاخسرون بعد قولہ
تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا الخ والسر فی ذلک ان النسبۃ بین الشیئین انما
تتصور غالبا لا سیما فی باب المغالبۃ بالتفاوت زیادۃ ونقصانا فاذا لم یکن احدہما ازید تحقق النقصان
لا محالۃ تو لاجرم معنی آیت یہ ہیں کہ مولیٰ عز وجل کی بات سب کی باتوں سے زیادہ صادق ہے جس کے
صدق کو کسی کلام کا صدق نہیں پہنچتا اور ظاہر کہ صدق کلام فی نفسہ اصلا قابل تشکیک نہیں کہ باعتبار
ذوات قضایا خواہ اختلاف قدم وحدوث کلام یا بقا وفنائے سخن یا کمال ونقصان متکلم خواہ کسی
وجہ سے اوس میں تفاوت ہاں ہو سکیں سچی سچی باتیں مطابقت واقع میں سب یکساں اگر ذرا بھی فرق ہو تو
سچی سچی ہی نہ رہا اصدق وصادق کہاں سے صادق آئیگا یہ معنی اگرچہ فی نفسہ بدیہی ہیں مگر کلام
واحد میں لحاظ کے لیے ہم اون اغبیا پر بھی انکشاف تام پائیں گے جنہیں بدیہیات میں بھی حاجت شانہ
جنبانی تنبیہ ہوتی ہے قرآن عظیم نے فرمایا محمد رسول اللہ ہم بھی کہتے ہیں محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا وہ جملہ محمد رسول اللہ کہ قرآن میں آیا زیادہ مطابق واقع ہے اور سمجھنے
کو محمد رسول اللہ کہا کہ مطابق ہے حاشا کوئی مجنون بھی اسمیں تفاوت گمان نہ کریگا یا متعدد باتونکو
دیکھیے تو یون نظر کیجیے قرآن عزیز نے فرمایا وحمله وفصاله ثلثون شهرا اور ہم کہتے ہیں
لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین کیا وہ ارشاد کہ بچے کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے میں
ہے زیادہ سچا ہے اور اس قول کے صدق میں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں معاذ اللہ کچھ کمی ہے
تو ثابت ہوا کہ اصدقیت یعنی اشد مطابقۃ للواقع غیر معقول ہے ہاں نظر سامع میں ایک تفاوت متصور
اور اسی تشکیک اصدق وصادق میں وہی مقصود ومعتبر جسے دو عبارتوں سے تعبیر کر سکتے ہیں ایک یہ
کہ وقعت وقبول میں زائد ہے مثلا رسول کی بات ولی کی بات سے زیادہ سچی ہے یعنی ایک کلام کہ ولی
سے منقول اگر وہی بعینہٖ رسول سے ثابت ہو جائے قلوب میں وقعت اور قبول کی قوت اور دلوں میں
سکون وطمانینت ہی اور پیدا کریگا کہ ولی سے ثبوت تک اوسکا عشر عشیر نہ تھا اگرچہ بات حرف بحرف
ایک ہی دوسرے احتمال کذب سے ابعد ہونا مثلا مستور کی بات سے عادل کی بات صادق تر ہے یعنی
بہ نسبت اوسکے احتمال کذب سے زیادہ دور ہے اور حقیقۃ تعبیر اول بھی تعبیر دوم کی طرف راجع کہ سامع
کے نزدیک جس قدر احتمال کذب سے دوری ہوگی اوسی درجہ وقعت ومقبولیت پوری ہوگی جب یہ
امر ممہد ہو لیا تو آیہ کریمہ کا مفاد یہ قرار پایا کہ اللہ عزوجل کی بات ہر بات سے زیادہ احتمال کذب
سے پاک ومنزہ ہے کوئی خبر اور کسی کی خبر اس امر میں اوسکے مساوی نہیں ہو سکتی اور شاید حضرات
مخالفین بھی اس سے انکار کرتے کچھ خوف خدا دل میں لائیں آپ جو ہم خبر اہل تواتر کو دیکھتے ہیں
تو وہ بالبداہۃ بروجہ عادت دائمہ ابدیہ غیر متخلفہ علم قطعی یقینی جازم ثابت غیر محتمل النقیض کو
مفید ہوتی ہے جسمیں عقل سلیم تجویز خلاف روا نہیں رکھتی اگرچہ بنظر نفس ذات خبر ومخبر امکان
ذاتی باقی ہے کہ اون کا تجمع علی الکذب قدرت الٰہیہ سے خارج نہیں تلویح میں ہے المتواتر یوجب
علم الیقین بمعنی ان العقل یحکم حکما قطعیا بانہم لم یتواطؤا علی الکذب وان ما اتفقوا علیہ حق
ثابت فی نفس الامر غیر محتمل للنقیض لا بمعنی سلب الامکان العقلی عن تواطئہم علی الکذب فانہ
ایسا امکان منافی قطع بالمعنی الاخص بھی نہیں ہوتا کما حقق فی المواقف وشرحہا واشار
الیہ فی شرح المقاصد وشرح العقائد وغیرہا اسے پیش نظر رکھکر کلام باری عزوجل کیطرف

چلیے امکان کذب باری کے بعد مباحث مذکورہ دلیل دوم و فرق امور عادیہ جو ارادہ غیبیہ سے
قطع نظر بھی ہو تو ثابت درجہ اسقدر ہے کہ کلام ربانی و خبر اہل تواتر کا نسبت کی قول ہم پلہ ہونگے
جیسا احتمال کذب یعنی نافی قطع و منافی جزم اس کلام پاک میں نہیں اوس خبر تواتر کا بھی نہ امر
پاک اور بنظر امکان ذاتی جو احتمال عقلی خبر تواتر میں باقی رہ بعینہ کلام الٰہی میں بھی باقی پھر کلام
الٰہی کا سب کلاموں سے اصدق ہونا اور کسی کی بات کا اوس کے برابر بھی ہمسری نہ کر سکنا کیونکر آیہ
کریمہ سمجھا معاذ اللہ کذب و سست آیا بخلاف عقیدہ مجیدہ اہلسنت و فاتہ السلام والسنت یعنی
امتناع عقلی کذب الٰہی کہ اس تقدیر پر کلام مولی اجل و علا میں کسیطرح احتمال کذب کا امکان نہیں بخلاف
خبر تواتر کہ احتمال امکانی رکھتی ہے اور یہ بات قطعا صرف اوسی کے کلام پاک سے خاص ہے کہ کوئی
شخص ایسی حدیث نکال سکے کہ کسی غیر خدا پر کذب محال عقلی ہو جائے عصمت اگر بمعنی امتناع
صدور و عدم قدرت ہی ہے تا ہم امتناع ذاتی نہیں کہ سلب عصمت خود زیر قدرت ہے بحمد اللہ
شمس تابندہ کیطرح روشن و درخشندہ صادق آیا کہ من اصدق من اللہ قیلا اور الغرہ
اللہ کیوں نہ صادق آئے کہ آخر من اصدق من اللہ حدیثا دیکھو یہ نشا تھا علما
کے اوس ارشاد کا کہ زیر آیہ کریمہ استدلال میں فرمایا کہ کوئی اوس سے کیونکر اصدق ہو سکے کہ
اوس پر تو کذب محال اور [illegible] ممکن والحمد للہ رب العالمین دلیل ہشت و نہم قال
المولی [illegible] تعالی قل ای شیٔ اکبر شہادۃ قل اللہ [illegible] یعنی تو کافروں سے پوچھ کون سی چیز
گواہی میں سب سے بڑی ہے تو خود ہی فرما کہ اللہ اقول اس کے لیے جو [illegible] آیہ کریمہ
سابقہ میں بھی اجلی و اظہر اور افادہ مراد میں اجلی [illegible] اسی قسمت غرض تھا
اور اثبات صدقیت کلام الٰہی [illegible] یہاں مراد ارشاد ہوتا ہے [illegible] حق جل علی کی گواہی
سب گواہیوں سے اکبر و اعظم و اعلی ہے اب اگر معاذ اللہ امکان کذب کو دخل دیجیے اور پھر
شہادت الٰہی کو شہادت اہل تواتر پر تفوق نہیں کہ جو یقین اس سے ملیگا اوس سے بھی ہوگا اور جو
احتمال اوس میں باقی اس میں بھی ہے تو قرآن پر ایمان لانے والے کو یہی چارہ کہ مذہب مہذب
اہلسنت کیطرف رجوع کرے اور جناب عزت سے امکان کذب سلب ہونے پر ایمان لائے باقی
تقریر دلیل مثل دلیل سابق ہے فافہم واعلم واللہ اعلم دلیل دہم قال ربنا عز و جل

وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمٰتہ وھو السمیع العلیم ۝
اور پوری ہے تیرے رب کا کلام صدق وانصاف مین کوئی بدلنے والا نہین اوسکی باتون کا اور وہی ہے
سننے والا جاننے والا) علما فرماتے ہین یعنی باری عزوجل کا کلام نہایت درجہ صدق وعدل پر ہے جسکا
ان امور مین تصور نہین ہوسکتا بیضاوی مین ہے بلغت الغایۃ اخبارہ واحکامہ ومواعیدہ صدقا فی الاخبار
والمواعید وعدلا فی الاقضیۃ والاحکام ارشاد العقل السلیم مین ہے المعنی انہا بلغت الغایۃ
القاصیۃ صدقا فی الاخبار والمواعید وعدلا فی الاقضیۃ والاحکام لا احد یبدل شیئا من ذلک
بما ھو اصدق واعدل ولا بما ھو مثلہ **اقول** وباللہ التوفیق صدق قائل کے لیے دو درجات ہین
درجہ ۱ روایات وشہادات مین قطعا کذب سے محترز ہو اور مخاطبات مین بھی زنہار ایسا جھوٹ روا نہ رکھے
جسمین تلبیس کا اضرار ہو اگرچہ اسیقدر کہ مخاطبات کا باور کرانا مگر ہزلا یا عبثا ایسے کذب کا استعمال کرے جو نہ
کسی کو نقصان دے نہ سننے والا یقین لاسکے مثلا آج زید نے منون کھانا کھایا یا آج مسجد مین لاکھون آدمی
تھے ایسا شخص کاذب نہ گنا جائیگا یا آثم ومردود الروایۃ نہو گا تاہم بات خلاف واقع ہے اور محض فضول غیر
نافع اگرچہ نفس کلام مین حکایت واقع مراد نہونے پر دلیل قاطع ولہذا حدیث مین ارشاد فرمایا انی وان
داعبتکم فلا اقول الا حقا اخرجہ احمد والترمذی باسناد حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **درجہ ۲** ان لغو وعبث جھوٹون سے بھی بچے مگر نثر یا نظم مین خیالات
شاعرانہ ظاہر کرتا ہو جس طرح قصائد کی تشبیبین ع بانت سعاد فقلبی الیوم متبول پر سب جانتے
ہین کہ وہان نہ کوئی عورت سعاد نامی تھی نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ اوسپر مفتون نہ
وہ انسے جدا ہوئی نہ یہ اوسکے فراق مین محزون محض خیالات شاعرانہ ہین مگر نہ فضول بحت
کہ تشحیذ خاطر وتشویق سامع وترقیق قلب وتزیین سخن کا فائدہ رکھتے ہین تاہم انداز حکایت
بے محکی عنہ ہے ارشاد فرمایا گیا وما علمنٰہ الشعر وما ینبغی لہ ط نہ ہمنے اوسے شعر
سکھایا نہ وہ اوسکی شان کے لائق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **درجہ ۳** اسنے بھی تحرز
کرے مگر مواعظ وامثال مین ادن امور کا استعمال کرتا ہو جنکے لیے حقیقت واقعہ نہین جیسے
کلیلہ دمنہ کی حکایتین منطق الطیر کی روایتین اگرچہ کلام قائل بظاہر حکایت واقع ہے مگر تغلیط
سامع نہین کہ سب جانتے ہین وعظ ونصیحت کے لیے یہ تمثیلی باتین بیان کی گئی ہین جنسے

منقصت و مقصود ... بھی التزام مصداق موجود و لہذا آیت قرآنیہ ... [illegible]

کے بعض کفار ایام بدعیان اسلام ... [illegible]

اور ... دعوے کے ... شیطان و ملک کے ... [illegible]

تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ۔ درجہ ... [illegible]

... سے اجتناب کلی کرے اگرچہ ... ہو خلاف واقع کا وقوع ہو ... [illegible]

... اولیاء اللہ کا ہے درجہ ... اللہ عز و جل سہواً و خطأً بھی صدور کذب سے محفوظ ... [illegible]

و قوعی باقی ہے ... ان اللہ تعالیٰ ... [illegible]

فی الارض رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر والحارث فی مسندہ و ابن ... فی مسندہ عن معاذ بن

جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ درجہ ... معصوم ... [illegible]

بالخصوص ... کہ کذب کا امکان وقوعی بھی نہیں ہے مگر بنظر نفس ذات امکان ذاتی ... [illegible]

انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین کا ہے درجہ ... کذب کا امکان ذاتی بھی ... [illegible]

اور ... جل جلالہ ... بالذات کذب ... کی نافی و منافی ہے اور اوس کی ... [illegible]

اس ... اگر محال عقلی ہے نہایت درجات ... جس سے مافوق ... [illegible]

ارشاد ... کہ ... رب کا صدق ... اعلیٰ درجہ ... ہے تو واجب ... اوس سے

صدور ظلم و خلاف عدل باجماع اہلسنت محال عقلی ہے یونہی صدور کذب و خلاف صدق بھی ... [illegible]

... نہایت نہایت تک پہنچا ہوگا کہ اوس کے مافوق ایک ... اور بھی پیدا ہوگا ... [illegible]

اور ... علیہم ... خلاف فثبت المقصود والحمد للہ العلی الودود ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسے یاد رکھو [illegible] دفاع از گمراہی [illegible] واللہ الہادی الی الحق المبین
والحمد للہ رب العالمین

تنبیہ ششم - رد شبہات امام وہابیین

یا معشر المسلمین [illegible] ان [illegible] ہدایہم اللہ تعالیٰ الی الحق المبین کا معاملہ سخت نازک [illegible] براہ
[illegible] امام وہابیہ [illegible] کی [illegible] آپ اوسکے خلاف کسی کی
بات قبول ہونی تو بڑی بات [illegible] سے آگ لگ [illegible] اور غصہ سے
[illegible] سے پہلے [illegible] کی قسم [illegible] ان [illegible] کا
[illegible] اوہا [illegible] کے بغیر چارہ کیا ہے [illegible] من [illegible] شرط
[illegible] اللہ [illegible] توفیق [illegible]
[illegible] سے قائل امام طرف سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کو اجازت شنیدن ہو پھر [illegible] کو حکم
[illegible] اگر قول خصم قابل قبول ہو تو اتباع حق سے کیوں ناحق عدول ہو [illegible]
[illegible] امام [illegible] کل [illegible] چند ساعت میں [illegible]
[illegible] آن [illegible] دونوں طرف [illegible] ساعت کے کان
[illegible] شیطان [illegible] آواز [illegible]
آوران [illegible] اون [illegible] ہونی [illegible]
القی السمع وھو شہید سے قابل ہیں [illegible] گوشت کے [illegible]
[illegible] میں [illegible] کے تخت [illegible] سے عرض [illegible]
[illegible] روشن [illegible]
[illegible] یستمعون القول فیتبعون احسنہ کا
قائل نہیں [illegible] تعصب باطل و اصرار عاطل کا وبال شدید [illegible]
[illegible] و [illegible] لا تسمعوا لہذا [illegible] ان [illegible]

[illegible]

الصبح الیس الصبح بقریب اوس دن رب ارجعون اعمل صالحا کا جواب
کلا ہوگا اور طعن ہے ابان الم یاتکم نذیر ہ کے جگر دوز تیر ہین بلا کا پلا ابھی سویرا
ہوش سنبھالو انکھین مل ڈالو اور آہستہ سوچنے کی راہ نکالو چل تو دیے ہیں کبھی دیکھتے ہو کہ اس
جھلی اندھیری مین کسلیے چیجیے ہو جتنے نہ صرف ایک مسئلہ کذب باری بلکہ خوارج و روافض معتزلہ
نیچریہ ظاہریہ کراسیہ وغیرہم طوائف ضالہ کی بدعات شنیعہ اور اونکے علاوہ صدہا ضلالات قبیحہ
فظیعہ کی خندقین جھنکا ہین اور تمہین ان ٹھوکروں سے لنگڑ مشوں کی خبر تک نہ ہوئی آنکھیں بند
وہ بلا کی نیندین جھکا آتین اور یہہ گمان یہہ کہ اس ٹھہر راہ کا ہدایت نال ہیہات ہیہات کہاں
ہدایت اور کہاں یہہ چال ہ اذا کان الغراب دلیل قوم + سیہدیہم طریق
الہالکینا + للہ اپنی حالت پر رحم کرو قبل اسکے کہ پھر معذرت سنا ہو لاء الذین
اضلونا السبیلا ہ کام نہ آئے اور لا تختصموا لدی کی غضب جھنجھلاہٹ اذ تبرا
الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ہ کا رنگ دکھائے ربنا افتح بیننا وبین قومنا
بالحق وانت خیر الفاتحین ہ فقیر اس تمہید تمہید و تہدید شدید کو اپنا شفیع بنا کر مجال مقال
مین قدم دھرتا اور ڈرتے ڈرتے نازک طبعوں گران سمعوں چین جبینوں تا توان بینوں سے
کچھ عرض کرتا ہے ہ کہتے تو وسے لگتا ہوں احوال دل مگر + ڈر ہے کہ شان ناز پہ
شکوہ گران نہو + ایہا القوم ان حضرت امام اول وہابیت شدیہ معلم ثانی طوائف نجدیہ کو
اپنی اوج کا فرد مقدم تھا بیباک وہی ہین اہلی کا عالم تھا زبان سے آگے بارہا چلتے جب اولی
پھر کیا کسی کے سنبھالے سنبھلتے جدھر جا نکلے سبھی ہو یا دبر لگی رکھنے سے پورا ہے ہ کہ بت
شکنی گاہ مسجد زنی آتش + از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد + اسیلیے حضرت کی ایک کتاب مین
جو کفر ہے تو دوسری مین ایمان اج جو ولی ہے کل پکا شیطان ایک آنکھ سے راضی دوسری سے
خفا ایک پہین زہر دوسرے مین شفا دور کیون جائیے ایک ہاتھ پر چڑھا ایک پر تقویت رکھ
لیجیے ایک دوسری کا رد کردی تو یہی اب ایک بڑی مصلحت ہے جسکے لیے حضرت نے اپنی تصانیف
مین بڑے بڑے پانی باندھے اور پیش خوش آہستہ آہستہ سب سامان کر لیے جسے فقیر نے اپنے
مجموعہ مبارکہ البارقۃ الشارقہ علی مارقۃ المشارقہ مجلد سوم فتاوای فقیر مسمی

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ مین مفصل و مدلل بیان کیا یہہ سمجھی
کہ وہ مطلب نہ نکلیگا جبتک اللہ تعالی کا وجوب صدق باطل نہو لہذا رسالہ یکروزی مین امکان
کذب کے قائل ہوئے اور اس بیہودہ دعوے کے ثبوت کو بہار جانکنی وہ ہذیان بین البطلان بکا ہے
ہذیان اول امام وہابیہ اگر کذب الہی محال ہوا ور محال پر خدا کو قدرت نہین تو اللہ
تعالے جھوٹ بولنے پر قادر نہوگا حالانکہ اکثر آدمی اوسپر قادر ہین تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے
بڑھ گئی یہہ محال ہے تو واجب کہ اوسکا جھوٹ بولنا ممکن ہو ایہا المسلمون حاکم اللہ شر المجون لتبد
بنظر انصاف اس اغوائی عوام وطغوائے تمام کو غور کرو کہ اس تپش کی گانٹھ مین کیا کیا سر کی پربان
بندی بین اولا دھوکا دیا کہ آدمی تو جھوٹ بولتے ہین خدا نہ بول سکے تو قدرت انسانی اوسکی
قدرت سے زائد ہوجائیگی حالانکہ اہلسنت کی ایمانی ایمان اور اوسکے تمام اعمال واقوال واوصاف واحوال سب
جناب باری عزوجل کے مخلوق ہین قال المولی سبحنہ وتعالے **واللہ خلقکم وما تعملون ۝**
تم اور جو کچھہ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے) انسان کو فقط کسب پر ایک گونہ اختیار
ملا ہے اوسکے سارے افعال مولی عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہین آدمی کی کیا طاقت کہ
بے اوسکے ارادہ و تکوین کے پلک مارسکے انسان کا صدق کذب کفر ایمان طاعت عصیان
جو کچھہ ہے سب اوسی قدیر مقتدر جل وعلا نے پیدا کیا ہے اور اوسکی عظیم قدرت عظیم ارادت سے
واقع ہوتا ہے **وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین ۝** تم نہ چاہو گے مگر یہہ کہ اللہ
چاہے جو پروردگار سارے جہان کا ع اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہوا ۵ ما شئت یہ کان وما تشاء یکون
لا ما یشاء الدہر والافلاک پھر کتنا بڑا فریب دیا ہے کہ آدمی کا فعل قدرت الہی سے جدا ہے یہہ خاص شنیعہ
معتزلہ کا مذہب نامہذب اور قرآن عظیم کا مردود و مکذب **ثانیا** ۔ **اقول** اس مدہوش سے پوچھو انسانکو
اپنے جھوٹ بولنے پر قدرت ہی یا معاذ اللہ عزوجل سے بلوانے پر پہر قدرت بڑھنا تو جبہی
ہوتا کہ اللہ تعالی آدمی سے جھوٹ بلوانے پر قابو نرکھتا اپنے کذب پر قادر نہوا تو انسان کو اوس عزیز
جلیل کے کذب پر کب قدرت تھی کہ قدرت الہی سے اوسکی قدرت زائد ہوگئی ولکن من لم یجعل
اللہ لہ نورا فمالہ من نور ۔ **ثالثا** حضرت کو اسی یکروزی مین یہہ تسلیم ہوچکی کہ کذب عیب ہے
ہے اور بیشک باری عزوجل مین عیب و نقصان آنا محال عقلی اور ہم اسی رسالہ کے مقدمہ مین روشن کر چکے

کہ محال پر قدرت ماننا اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانا بلکہ اوسکی خدائی سے منکر ہو جانا ہے [illegible]

[illegible] ابلیس خبیث علیہ اللعن نے یہہ عجز قدرت کا [illegible] ابن حزم

فاسد الفہم فاقد الحزم ظاہری المذہب ردی المشرب کو بھی سکھایا تھا کہ اپنے رب کا ادب و اجلال یکسر

پشت ڈال کتاب الملل والنحل میں بک گیا کہ اللہ تعالی قادر [illegible]

اللہ تعالی اپنے جیسے بیٹا بنانے پر قادر ہے کہ قدرت نہ مانو تو عاجز ہوگا تعالی اللہ عما یقول

الظلمون علوا کبیرا ۵ لقد جئتم شیئا ادا ۵ تکاد السموات یتفطرن منہ و

تنشق الارض وتخر الجبال ہدا ۵ ان دعوا للرحمن ولدا ۵ وما ینبغی للرحمن ان یتخذ

ولدا ۵ سیدی علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی مطالب وفیہ میں ابن حزم کا یہ قول نقل کر کے

فرماتے ہیں فانظر اختلال ہذا المبتدع کیف عقل [illegible] ہذہ المقالۃ [illegible]

سخت وہم وکیف فاتہ ان العجز انما یکون لو کان القصور جاء من جہۃ القدرۃ [illegible]

المستحیل لتعلق القدرۃ فلا یتوہم عاقل ان ہذا عجز یعنی اس بدعتی کی بدحواسی دیکھو [illegible]

قول شنیع پر کیا کیا تعجب ہیں [illegible] ہیں جو کسی وہم میں نہ سمائیں اور کیونکر اوسے [illegible] سوجھا کہ

عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہ ہے کہ محال خود ہی [illegible]

قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گزریگا اور یہ بھی فرمایا و بالجملہ فذلک التقدیر

للفاسد یودی الی تخلیط عظیم لا یبقی معہ شیء من الایمان ولا من [illegible] اصلا [illegible]

(کہ باری تعالی عزوجل محالات پر قادر ہے) وہ سخت وہمی [illegible] کا باعث ہوگی جس کے ساتھ ایمان کا

نام رہے نہ اصلا احکام عقل کا نشان) اور یہ بھی فرمایا [illegible] ابن حزم [illegible] الاستدلال

لیس لہ قدرۃ [illegible] الاشیع الضلالۃ ابلیس یعنی یہ مسئلہ قدرت میں ابن حزم [illegible] بھی بات

[illegible] باطل واقع ہوئی جس میں اوسکا کوئی پیشوا نہیں مگر سردار گمراہی ابلیس

[illegible] القدرۃ والارادۃ صفتان مؤثرتان والمستحیل لا یمکن ان یتاثر بہما [illegible]

[illegible] الذات العالیۃ واثبات الالوہیۃ [illegible]

[illegible] فای قصور وفساد ونقص اعظم من ہذا وہذا الاعتقاد یودی الی تخلیط عظیم [illegible]

لا یبقی معہ عقل ولا نقل ولا ایمان ولا کفر [illegible] من المبتدعۃ من ہذا المرض

[illegible] فانظر یا هذا التبیح کیف عمی عما یلزم علی هذا القول الشنیع من اللوازم التی لا یتفوه
بها الا ذمیم یعنی قدرت وارادہ دونوں صفتیں متعلق ہوتی ہیں اور محال کا انسے متعلق ہونا ممکن نہیں
[illegible] لازم آتا ہے کہ قدرت وارادہ اپنی نقص کے عدم اور وجود اللہ تعالیٰ کے عدم اور تحقق
خدا کا دیگر اور خالق سے جدا [illegible] ان سب باتوں سے متعلق ہوسکے اس سے بڑھکر کونسا
قصور و فساد و نقصان ہوگا اس تقریر پر [illegible] اور عظیم خرابی لازم آئیگی جسکے ساتھ عقل
رہے نہ نقل نہ ایمان نہ کفر اور بعض اشقیا نے بدمذہب کو جو یہہ امر نہ سوجھا تو صاف لکھہ گیا کہ ایسی
بات پر بھی خدا قادر ہے اسے اس بدبختی کا اندھا پن دیکھو کیونکر اسے نہ سوجھیں وہ شناعتیں جو
اس بدبخت کے قول پر لازم آئینگی [illegible] ہم کو بھی استثنا نہیں) مسلمان انصاف کریں کہ یہہ
[illegible] اس بدمذہب ابن حزم پر کیسی [illegible] سے کتنی [illegible]

کذلک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم و ان اللہ لا یہدی کید الخائنین ۵ رابعاً اقول العزۃ للہ اگر دہلوی ملا کی یہہ دلیل
صحیح ہو تو [illegible] خدا [illegible] ممکن ہوجائیں وجہ یہہ کہ جب یہہ قرار پایا کہ آدمی جو
کر سکے خدا بھی اپنی ذات پاک کے لیے کر سکتا ہے اور معلوم کہ نکاح کرنا عورت سے ہمبستر ہونا
اور [illegible] رحم میں نطفہ پہنچانا قدرت انسانی میں ہے تو واجب کہ الٰہی کا [illegible] خدا بھی یہہ باتیں
کر سکے ورنہ آدمی کی قدرت خدا سے بڑھ جائیگی اور جب اتنا ہو چکا تو وہ افعال جنکے سبب
اہل اسلام اتخاذ ولد کو محال جانتے تھے تمام وہ بھی سب قطعاً جائز ہان ہیں آگے نطفہ ٹھہرنے
اور بچہ ہونے میں کیا زہر گھل گیا ہے وہ کونسی ذلت و خواری باقی رہی ہے جسکے باعث [illegible]
ماننے [illegible] سکتا ہوگا [illegible] اگر خدا کا عاجز رہ جانا تو سخت تعجب ہے کہ یہہ تو خاص اپنے ہاتھہ کے کام
[illegible] جسکے لیے اسکی قدرت واقع ہوئے ہیں تو کیا اپنی [illegible]
[illegible] ہوتا ہے کہ نطفہ استقرار کر [illegible] اور خدا استقرار پر قادر ہو یا [illegible]
[illegible] رحم میں کوئی [illegible] تکمیل [illegible] بالغ اولاد [illegible] خدا [illegible]
[illegible] یہہ سب حال جب ہوسکا [illegible] ممکن ٹھہرے [illegible] ہونا قطعاً ممکن اور خدا [illegible]
پھر خدا ہی ہوگا قال اللہ تعالیٰ **قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ۵** تو

اگر جن کے لیے کوئی بچہ ہے تو مین سب سے پہلے پوجنے والا ہون) تو قطعا دو خدا کا امکان ہوا اگر
یہ منافی عزت ہو کر امتناع بالغیر ٹھہرے اور جب ایک ممکن تو کروڑون ممکن کہ قدرت خدا کی انتہا نہین
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭ **خامسا** ملائی دہلی کا خدا تو موہوم کہان کہان آدمی کی
حرص کریگا آدمی کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے پاخانہ پھرتا ہے پیشاب کرتا ہے آدمی قادر ہے کہ ہر
چیز کو دیکھنا نچاہے آنکھین بند کر لے سننا نچاہے کانون مین انگلیان دے لے آدمی قادر
ہے کہ اپنے آپکو دریا مین ڈبو دے آگ سے جلا لے خاک پر لیٹے کانٹون پر لوٹے رافضی ہو جائے
وہابی بنجائے مگر ملائے ملوم کا مولا ہے تو موہوم یہہ سب باتین اپنے لیے کر سکتا ہوگا ورنہ عاجز
ٹھہریگا اور کمال قدرت مین آدمی سے گھٹ رہیگا **اقول** غرض خدائی سے ہرطرح ہاتھ دھو
بیٹھنا ہے نکر سکا تو حضرت کے زعم مین عاجز ہوا اور عاجز خدا نہین - کر سکا تو ناقص ہوا ناقص خدا
نہین - محتاج ہوا محتاج خدا نہین - ملوث ہوا ملوث خدا نہین تو شمس واسس کیطرح اظہر
وازہر کہ دہلوی بہادر کا یہہ قول ابتر حقیقۃً انکار خدا کیطرف منجر ما قدرو اللہ حق قدرہ
والعیاذ باللہ عن اضلال الشیاطین مگر سبحن ربنا ہمارا سچا خدا سب عیبون سے پاک اور قدرت
علی المحال کی تہمت سراپا ضلال سے کمال منزہ عالم اور عالم کے اعیان اعراض ذوات صفات
اعمال اقوال خیر شر صدق کذب حسن قبیح سب اوسکی قدرت کاملہ وارادہ ازلیہ سے ہوتے ہین نہ
کوئی ممکن اوسکی قدرت سے باہر نہ کسیکی قدرت اوسکی قدرت کے ہمسر نہ اپنے لیے کسی عیب
ونقصت پر قادر ہونا اوسکی شان قدوسی کے لائق و درخور تعلی اللہ عما یقول الظلمون
علوا کبیرا ٥ وسبحن اللہ بکرۃ واصیلا والحمد للہ حمدا کثیرا ثم **اقول** فقیر ان پانچ کے
علاوہ ہذیان مذکور پر اور ابحاث دقیقہ رکھتا ہے جنکے ذکر کے لیے مخاطب قابل فہم دقائق درکار
نہ وہ حضرات جنہین اجلہ ذکا سلطع علم سیدہی سیدہی نفس عبارت مشکوۃ وغیرہ سن سناکر
اجازت سندکی دادو ستدتا بہ اذلۃ و اصاغر چہ رسد امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولہم واللہ

[illegible]

الہادی دہلی الابادی ❁ **ہذیان دوم مولوی نجدیہ** ❁ عدم کذب را از کمالات

حضرت حق سبحانہ بیشمارند و اور ا جلشانہ بان مدح میکنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشان را کسی بعدم
کذب مدح نمیکنند و پر ظاہر است کہ صفت کمال ہمین است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب بسیار دارد
و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضی حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہمان شخص ممدوح
میگردد و بسبب عیب کذب و اتصاف بکمال صدق بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم
بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع نمیتواند
کرد یا شخصیکہ ہر گاہ کلام صادق میگوید کلام مذکور از و صادر میگردد و ہر گاہ کہ ارادہ تکلم بکلام کاذب
می نماید آواز او بند میگردد یا زبان او ماؤف میشود یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید یا حلقوم
او را خفہ میکند و یا کسی کہ چند قضایا صادقہ را یاد گرفتہ است اصلا بر ترکیب قضایا ی دیگر قدرت
نمیدارد و بنا بر ین کلام کاذب ازو صادر نمیگردد و این اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح نیستند
یا مجنونیکہ بتکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح است و بنا بر
عجز از تکلم بکلام کاذب سخن گوید نہ از صفات مدح نیست یا مدح آن بسیار ادون ست از مدح اول
انتہی بلفظہ از کتاب المنتقل اس تسبیح باطل و تطویل لاطائل کا یہہ حاصل ہے حاصل کہ عدم کذب
اللہ تعالی کے کمالات و صفات مدائح سے ہو اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ متکلم باوجود
قدرت بلحاظ مصلحت بعیب الکذب سے بچنے کو کذب سے باز رہے نہ کہ کذب پر قدرت ہی نرکھے کیونکہ
یا پتھر کی کوئی تعریف نکریگا کہ یہہ جھوٹ نہین بولتا تو لازم کہ کذب الہی مقدور و ممکن ہو ❁

اقول و باللہ التوفیق اس ہذیان شدید الطغیان کے شنائع و مفاسد حد شمار سے
زائد ہیں ان شیون بدلگامیون پر جو تازیانے نگاہ اولین ذہن فقیر مین حاضر ہوئے پیش
کرتا ہون و باللہ العصمۃ فی کل حرف و کلمۃ **تازیانہ ۱ - اقول** العزۃ للہ و
العظمۃ للہ واللہ الذی لا الہ الا ہو **کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون
الا کذبا ۝** فیہ ظلم شدید و ضلال بعید تماشا کرنی کہ جابجا خود اپنی زبان سے کذب کو عیب
و اوث کہتا جاتا ہی پھر اوسی کو باری عزوجل کے لیے ممکن بتاتا اور اللہ کے جھوٹ نہ بولنے کی وجہ
یہہ ٹھہراتا ہے کہ حکیم ہے اور مصلحت کی رعایت رکھتا ہی لہذا ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن

التلوث بہ یعنی اس لحاظ سے کہ کہیں عیب و لوث سے آلودہ نہو جاؤں کذب سے بچتا ہے دیکھو صاف
صریح مان لیا کہ باری عزوجل کا عیب دار و ملوث ہونا ممکن وہ چاہے تو ابھی عیبی و ملوث بنجائے
مگر یہ امر حکمت و مصلحت کے خلاف ہے اسلیے قصداً پرہیز کرتا ہے تعلی اللہ عما یقولون علوا
کبیرا ○ اور خود سے اصل بنائے خود سری دیکھیے کہ اسے مقبوح کا یہ ادا استقبوح اس
کلام اللہ کے رد میں ہے کہ کذب نقص ہے اور نقص باری تعالی پر محال اسکے جواب میں فرماتے ہیں
محال بالذات ہونا ہمیں تسلیم نہیں بلکہ ان دلیلوں (یعنی دونوں نہ پاؤں) سے ممکن ہے تو
کیسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ فقط کذب بلکہ ہر عیب و آلائش کا خدا میں آنا ممکن واہ بہادر
کیا نہم کردش چشم میں تمام عقائد تنزیہ و تقدیس کی جڑ کاٹ کیا آج جاہل احمق کا ایل اٹھا بہرا
بہکا گونگا سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا کھانا پینا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا بیمار پڑنا بچہ جننا اونگھنا سونا
بلکہ مرجانا مر کے پھر پیدا ہونا سب جائز ہوگیا غرض اصول اسلام کے ہزاروں عقیدے جنہیں مسلمانوں
کے ہاتھ میں یہی دلیل تھی کہ مولی عزوجل پر نقص و عیب محال بالذات ہیں دفعۃً سب باطل و بے
دلیل ہو کر رہ گئے فقیر نے تنزیہ دوم میں زیر دلیل اول ذکر کیا کہ یہ مسئلہ کیسی عظمت والا اصل دینی
تھا جس پر ہزارہا مسئلہ ذات و صفات باری عزوجل متفرع یعنی اس ایک کے انکار کرتے ہی وہ سب
اڑ گئے وہیں شرح مواقف سے گزرا کہ ہمارے لیے معرفت صفات باری کیطرف کوئی راستہ نہیں
مگر افعال الہیہ سے استدلال یا یہ کہ او سپر عیوب و نقائص محال اب یہ دوسرا راستہ تو تمنے
خود بند کر دیا رہا پہلا یعنی افعال سے دلیل لانا کہ اوسنے ایسی عظیم چیزیں پیدا کیں اور ان میں یہ
یہ حکمتیں و دیعت رکھیں تو لاجرم انکا خالق بالبداہۃ علیم و قدیر و حکیم و مرید ہے اقول اولا
یہ استدلال صرف انہیں صفات کمال میں جاری جنہیں خلق و تکوین کو علاقہ ذاتی باقی ہزارہا
مسائل صفات ثبوتیہ و سلبیہ پر دلیل کہاں سے آئیگی مثلاً مصنوعات کا ایسا بدیع و رفیع ہونا سر کز
دلالت نہیں کرتا کہ انکے صانع صفت کلام یا صفت صدق سے بھی متصف یا نوم و اکل و شرب سے بھی منزہ
ہے ثانیاً جن صفات پر دلالت افعال و ہاں بھی صرف اوسکے حصول پر دال نہ یہ کہ اونکا
حدوث ممتنع یا زوال محال مثلاً اس عالم عظیم بنانے کے لیے بیشک علم و قدرت و ارادہ و
حکمت درکار مگر اس قدر بناتے وقت انکا ہونا ثابت ہوا نہ یہ کہ پہلے سے ہوئے اور ہمیشہ رہیں گے

دلیل ساکت اگر دلائل سمع کیطرف جیسے **اقول** اولا بعض صفات سمع پر متقدم تو ان کا
سمع سے اثبات دور کو مستلزم **ثانیا** سمع بھی صرف نفی کے سلوب و ایجابات میں وارد ان کے
سوا ہزاروں مسائل کس طرح سے اٹھینگے مثلا خصوص شیء عیدین کہیں تصریح نہیں کہ باری عزّ جلالہ اعراض
و امراض و بول و براز سے پاک ہے اسکا ثبوت کیا ہوگا **ثالثا** نصوص بھی فقط وقوع و عدم وقوع بتائینگے
وجوب و استحالہ و ازلیت و ابدیت کا پتا کہاں سے چلیگا مثلا بکل شیء علیم و
علی کل شیء قدیر سے یہ بیشک ثابت کرا سکے لیے علم و قدرت ثابت ہے مگر یہ کہ
کہ ازل سے ہیں اور ابد تک رہینگے اور ان کا زوال ازل سے محال تو یہیں وهو یطعم ولا
یطعم اور لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا اتنا حاصل کہ کھاتا پیتا سوتا اونگھتا نہیں نہ
یہ کہ یہ باتیں اوس پر ممتنع **ہاں ہاں** ان سب امور پر دلالت قطعی کرنے والا آن تمام
ازلیت و ابدیت و وجوب و امتناع پر بوجہ کامل ٹھیک اوترنے والا ہزاران ہزار مسائل صفات
ثبوتیہ و سلبیہ کے اثبات کا یکبارگی سچا ذمہ لینے والا تمہارے مخالف ذی ہوش غیر مجنون و مدہوش کے
سوجھ بوجھ میں دفعۃ بھاری پتھر دہرنے والا تمہارا مگر وہی دینی یقینی عقلی بدیہی اجماعی ایمانی مسئلہ
کہ باری تعالی ہر عیب و نقصت سے محال بالذات جسے بھی ہاتھ سے کیا سب کچھ ہوا تار رہا اب نہ
دین ہے نہ نقل نہ ایمان نہ عقل انا للہ وانا الیہ راجعون کذلک یطبع اللہ علی کل قلب
متکبر مفتون **ہاں وہابیہ نجدیہ کو دعوت عام ہے** اپنے مولا کے مسئلہ امام
متقدم کا یہ ہذیان امکان ثابت مان کر دیکھا ہے تو کہ اونکا معبود بول و براز سے بھی پاک
ہے یا نہیں حاشا بتقدیر امتناع تو امتناع عدم وقوع کے بھی لالے پڑینگے آخر قرآن و حدیث میں
تو کہیں اسکا ذکر نہیں نہ افعال الہی اس نفی پر دلیل اگر اجماع مسلمین کیطرف رجوع لائیں اور
بیشک اجماع ہے مگر جان برادر یہ بیشک ہمیں تو یہیں کہا کہ یہ عیب ہیں اور عیب سے منزہ
ہر مسلمان کا ایمان تو قطعا کوئی مسلم ان امور کو روا نہ رکھیگا جب عیب سے تلوث محکم روا
تو اب ثبوت اجماع کا کیا ذریعہ رہا کیا نقل و روایت سے ثابت کروگے حاشا نقل اجماع درکنار
سلفا و خلفا کتابوں میں اس مسئلہ کا ذکر ہی نہیں اگر کہیے بول و براز کا وقوع ایسے آلات
جسمانیہ پر موقوف جنسے جناب باری منزہ تو اولا اون آلات کے بطور آلات نہ احتیاج

ذات ہونے کے استحالہ پر سوا اوس جو بت نہ ہوگے کیا دلیل جیسے تمہارا امام دہلوی وہ بیٹھا ہے
ثانیا توقف ممنوع آخر بے آلات زبان ودہن ومگس وپردہ گوش کلام وبصر وسمع ثابت ہیں
بے الآلات بول بڑا ہے کون مانع اسیطرح لاکہون کفریات لازم آئینگے کہ تمہارا امام کا وہ
بہتان امکان تسلیم ہوکر قیامت تک نہ اونہینگی کہ ذلک لیحق اللّٰہ الحق ویبطل الباطل
ولو کرہ المجرمون ﴿۸﴾ مسلمانون نے دیکھا کہ اس طائفہ تالفہ کے سردار وامام
مدعی اسلام نے کیا بس بویا اور کیا پہل کہویا اور لاکہون کھلتا ہوا اسلام کو کیسا ڈہویا ہزارون
کفر شنیع وضلال فظیع کا دروازہ کیسا کہولا کہ اوسکا مذہب مان کر کبھی بند ہوگا پہر دعوی یہہ
کہ دنیا بہر مین ہمین موحد ہین باقی سب مشرک سبحن اللہ یہہ موحد اور یہہ دعوی اور ناقص عیبی
وملوث خدا کے پوجنے والے کس موہنہ سے اوس اپنے تراشیدہ باطل موہوم کو حضرت حق سبحنہ
کہتا ہے سبحن اللہ وہی تو سجدہ کے قابل جسمین دنیا بہر کے عیبون الائشون کا امکان حاصل الحمد
للہ مین اپنے رب ملک سبوح قدوس عزیز مجید عظیم جلیل کیطرف ہزار زبان وصد ہزار احسان رجوع
کرتا ہون تیرے اوس عیبی آلائشی تراشیدہ معبود اور اوسکے سب پوجنے والون سے مسلمانو
تمہارے رب کی عزت وجلال کی قسم کہ تمہارا سچا معبود جل وعلا وہ پاک منزہ وسبوح وقدوس ہے
جسکے لیے تمام صفات کمالیہ ازلاً ابداً واجب للذات اور اصلا کسی عیب لوث سے ملوث ہونا اوسکا
قطعاً محال بالذات اوسکی پاک قدرت اس ناپاک شناعت سے بری ومنزہ کہ معاذ اللہ اپنے عیبی
ونا قص بنانے پر حاصل ہو نعم المولی ونعم النصیر ﴿۵﴾ یہہ گنگا لوہم کا سوال موہوم تھا جو
اپنے لیے عیوب وفواحش پر قدرت تو رکھتا ہی مگر لوگون کے شرم لحاظ یا ہمارے جیسے خدا کے قہر و
غضب سے ڈر کر باز رہتا ہے ضعف الطالب والمطلوب ﴿۵﴾ لبئس المولی
ولبئس العشیر ﴿۵﴾ اوسفیہہ ملوم کذوب ظلوم الوہیت ومنقصت باہم اعلی درجہ منافی
ہین اللہ وہی ہے جسکے لیے جمیع صفات کمال واجب لذاتہ ہون توکسی عیب سے اتصاف
ممکن ماننا زوال الوہیت کو ممکن جاننا ہے پہر خدا خدا کب رہا وکان الظانین باللّٰہ
ظن السوء ﴿۵﴾ عنقریب انشاء اللہ تعالی تفسیر کبیر سے منقول ہوگا کہ باری کے لیے امکان
ظلم ماننے کا یہی مطلب کہ اوسکی خدائی ممکن الزوال ہے مین گمان نہین کرتا کہ اس عیاک کیطرح

[illegible]

(مسلمانوں کی تو خدا ایمان کرے) کیسی سمجھ وال کا فرنے بھی ہے وہ کہ تصریح کر دی ہے
کہ عیب لوث خدا میں آ تو سکتے ہین مگر بطور ترفع یعنی شخت بنی رکھنے کے لیے اوسکو دور
رکھتا ہے صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا فانہا لا تعمی الابصار
ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ولیکن
وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں والعیاذ بالمولی سبحنہ وتعالی ثم اقول طرفہ
تماشا ہے خدا کی شان متعلم نما انکا تو وہ ایمان کہ خدا کے لیے عیب کا امکان اور ارباب
طائفہ یون بے وقت کی کہیں کہ ناحق ہلکان کہ تمام اہلسنت کے خلاف حق تعالی کے بجھ بر
عقیدہ ٹھہرایا تو مولف کے پیشوا ایمان دین کا ہے مولف اسپر افسوس نہین کرتا حضرت ذرا
ٹھہر کر خبر لیجیے یہاں مولانا تو طائفہ عجز وجہل وظلم وبخل وسفہ وہزل و غیرہا دنیا کے سب
عیوب ونقائص کے امکان کا تحفہ کانے چلے ہیں پھر بفرض غلط اگر بیٹے ایک تمہیں عجز مان
بھی لیا تو تمہارے امام کے ایمان پر کیا بچا گیا ایک امر کہ خدا کے لیے اوس کے کرد ریحہ
ممکن تھا و مینو اوس حزین سے ایک خوشہ تسلیم کر لیا پھر کیا قہر کیا کہ تمہارا امام جو خدا کا
ناقص عیبی ملوث آلائشی ہو سکنے پر ایمان لایا نہ یہ قابل افسوس نہ خلاف است ہے یہ تو
تمہارے اعظم پیشوایان دین کی سنت ہے معاذ اللہ اس امام کی بدولت طائفہ بیچارے کی کیا
بری گت ہے ثم اقول اس سے بڑھکر مظلمہ حالیہ تناقض صریح امام الطائفہ اوسی
مونہہ سے خدا کے لیے عیب وتلوث ممکن مانتا ہے اوسی مونہہ سے کہتا ہے جھوٹ نہ بول
سکے تو قدرت جو گھٹ جائیگی جی گھٹ جائیگی تو کیا آفت آئیگی آخر جہان ہزار عیب ممکن تھے
ایسے ہم نے علیس ہے یہ کہ رب کریم رؤف رحیم عز مجدہ اپنے اضلال سے اپنی پناہ میں رکھے
آمین الٰہی آمین بجاہ سید الہادین محمد الصادق الحق المبین صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ
وصحبہ اجمعین تازیانہ ۲-۱ اقول وباللہ التوفیق ایہا المسلمون جاننا یہ چاہنا
کہ باری عزوجل کا عیوب ونقائص سے ملوث ہونا اس شخص کے نزدیک صرف ممکن ہی ہے
نہیں نہیں بلکہ یقیناً اوسی بالفعل ناقص جانتا اور کمال حقیقی سے دور مانتا ہے اسکی مسلمان
کمال حقیقی یہ ہے کہ اوس صاحب کمال کی نفس ذات مقتضی جملہ کمالات ومنافی جملہ

تلوثات ہو اور قطعاً جو ایسا ہوگا اوسپر ہر عیب ونقصان محال ذاتی ہوگا کہ ذات سے مقتضای ذات کا
ارتفاع یا ذات ومنافی ذات کا اجتماع دونون قطعاً بدیہی الامتناع اور بیشک ہم اہلسنت اپنے رب کو
ایسا ہی مانتے ہین اور بیشک وہ سچے کمال والا ایسا ہی ہے اس شخص نے کہ اوس عز جلالہ پر
عیب ونقصان کا امکان مانا تو قطعاً کمالات کو اوسکا مقتضای ذات نجانا تو کمال حقیقی سے
بالفعل خالی اور حقیقۃً ناقص و فاقد مرتبۂ عالی ہوا آج وجہ معلوم ہوئی کہ یہ طائفۂ تالفہ اپنے آپکو
موحد اور اہلسنت کو مشرک کیون کہتا ہے اسکے زعم مین اللہ عزوجل کے لیے اثبات کمالات
واجبۃ للذات شرک ہے کہ لفظ وجوب جو مشترک ہو جائیگا اگرچہ وجوب بالذات و وجوب للذات
فرق اوس طفل مکتب پر بھی مخفی نہین جو اربعہ وزوجیت کی حالت جانتا ہے و لہذا اس فرقۂ ضالہ
نے باتباع کرامیہ کمالات الٰہیہ کو مقتضای ذات نہ ٹھہرایا تو جیسے معتزلہ نے تعدد قدما سے
بچنے کو نفی صفات کی اور اپنا نام اصحاب التوحید رکھا یونہین اس طائفۂ جدید نے اشتراک لفظ
وجوب سے بھاگنے کو نفی اقتضای ذات کی اور اپنا نام موحد ترا شاو فی ذلک **اقول**

تعسًا لمن بالاعتزا	ل وبالتوہب جاوا	ذا اہل توحید و ذا	ک موحد عتوا *
تشابہت قلوبہم	فتناسب الاسماء	تشابیہ بابیہ	جہول سفیہ کو جسکا اوسکا استاذ

قدیم ابلیس رجیم علیہ اللعن نے یہہ نقصان وتلویث باری عزوجل کا مہلکہ سکھایا تو دوسری
کتاب افضاح الباطل مسمے بہ ایضاح الحق مین ترقی ضلال و شدت نکال کا رستہ دکھایا یعنی
اوسمین نہایت دریدہ دہنی مسائل تنزیہ وتقدیس باری تعالی عزوجل کو جنپر تمام اہلسنت کا
اجماع قطعی ہے صاف بدعت حقیقیہ بتایا۔ جری بیباک کی وہ عبارت ناپاک یہہ ہے تنزیہ اوتعالی
از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلا جہت ومحاذات وقول بجعد وبعالم ہمہ از قبیل ابتداع
واثبات قدم عالم وامثال آن ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ
را از جنس عقاید دینیہ میشمارد اھ ملخصا دیکھو کیسا بے دھڑک لکھہ دیا کہ اللہ عزوجل کی یہہ تنزیہین
تقدیسین کہ اوسے زمانہ ومکان وجہت سے پاک جاننا اور اوسکا دیدار بلا کیف حق ماننا سب
بدعت حقیقیہ ہین سچ ہے جب اللہ تعالی کے لیے ہر عیب وآلائش کو ممکن ماننا سنت ملعونہ
امام نجدیہ ہے تو اوس عز مجدہ جل مجدہ کی تنزیہ وتقدیس آپہی بدعت حقیقیہ شریعت وہابیہ ہوگی

وہی حساب ہے ع کہ توہم در میان ما تلخی۔ مشرکین بھی تو دین اسلام کو بدعت بتاتے تھے
ما سمعنا بهذا فی الملة الاخرة ان هذا الا اختلاق خیر یہانتک
تو نری بدعت ہی بدعت تھی آگے شراب ضلالت تیز و تند ہو کر اونچی چڑہی اور نشہ کی ترنگ کیف
کی امنگ دون پر آکر کفر تک بڑہی کہ اللہ عز و جل کو پاک و منزہ اور دیدار الہی کو بے جہت و
مقابلہ ماننے کو مخلوقات کے قدیم جاننے اور خالق تعالی کو بے اختیار ماننے کے ساتھ گنا
اور اوسے ان ناپاک مسئلون کے ساتھ کہ باجماع مسلمین کفر محض ہین ایک حکم مین شریک کیا
اب کیا لکھا جائے سوا اسکے کہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اچھے امام اور اچھے ماموم ع مذہب معلوم و اہل مذہب
معلوم ۔ تازیانہ ۱۱ ۔ اقول و باللہ التوفیق سفیہ سحیق کی اور جہالت و ضلالت دیکھیے
خود مانتا جاتا ہے کہ صدق اللہ عز و جل کی صفات کمالیہ سے ہے حیث قال صفت کمال ہین الخ
پھر اوسے امر اختیاری جانتا ہے کہ باری تعالی نے باوجود قدرت عدم برعایت مصلحت بطور ترفع
اختیار فرمایا اہلسنت کے مذہب مین اللہ عز و جل کے کمالات اوسکے پاکیزہ قدرت و اختیار سے
نہیں بلکہ باقتضائے نفس ذات بے توسط قدرت و ارادہ و اختیار اوسکی ذات پاک کے لیے
واجب و لازم ہین نہ کہ معاذ اللہ وہ اوسکی صنعت یا اونکا عدم اوسکے زیر قدرت تمام کتب
کلامیہ اسکی تصریح سے مالامال وہ احادیث و آثار تمہارے کان تک کبھی پہونچے ہونگے جنمین
کلام الہی کو باختیار الہی ماننے والا کافر ٹھہرا ہے اور عجب نہین کہ بعض اونمین سے مین بھی
ذکر کرون مگر مجھے یہان حیرت ہے کہ اس بیباک بدعتی کو کیونکر الزام دون اگر یہہ کہتا ہون
کہ صفات کمالیہ الہی کا اختیاری اور اونکے عدم کا زیر قدرت باری نہونا ائمہ اہلسنت کا مسئلہ
اجماعی ہے تو اوسنے جیسے اور مسائل اجماعیہ تنزیہ و تقدیس کو بدعت حقیقیہ لکھدیا یہان
کہدیگا کون اوسکی زبان پکڑتا ہے کہ ائمہ اہلسنت سب بدعتی تھے اور اگر یون دلیل قائم
کرتا ہون کہ صفت کمال کا اختیاری اور اوسکے عدم کا زیر قدرت ہونا مستلزم عیب و نقص
ہے کہ جب کمال اختیاری ہوا کہ چاہے حاصل کیا یا نکیا تو عیب و نقصان بھی روا ٹھہرا
اور مولی سبحنہ و تعالی کا موصوف بصفات کمالیہ ہونا کچھہ ضروری نہوا تو یہہ اوس بدمذہب کا

عین مذہب ہے وہ صاف لکھ چکا کہ باری عزوجل میں عیب و آلائش کا آنا ممکن مگر ان اپنے
پیرو ان سے اتنا ہوگا کہ آنکھ کھول کر دیکھنے جاؤ کس مقتری گرامی کو امام جانتے ہو جو صراحۃً عقائد
اجماعیہ اہلسنت وجماعت کو رد کرتا جاتا ہے یہ تو کہنا کہ ہم سنی ہیں [illegible] حضرت نے صفات
کمالیہ باری جل وعلا کا اختیاری ہونا کچھ فقط صفت صدق ہی میں نہ کہا بلکہ صفت علم الٰہی میں بھی
اسکی تصریح کی کتاب تفویت الایمان مسمی بہ تقویۃ الایمان ص [illegible] برعکس نہند نام زنگی کافور میں
صاف لکھدیا غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی
شان ہے حاشیہ لعدہ یہ اللہ عزوجل پر صریح بہتان ہے [illegible] کھلا اقرار کر گیا کہ اللہ جب
چاہے تو علم حاصل کرے چاہے جاہل ہی بنا رہے اور اچھا ایمان رکھتا ہے خدا بچائے اہلسنت
کے مذہب میں ازلاً ابداً ہر بات کو جاننا ذات پاک کو لازم ہے کہ نہ اسکے ارادہ واختیار سے
نہ اوسکا نہ حاصل ہونا یا زائل ہو جانا اسکے قابو واقتدار میں پھر [illegible] کفر کی بد مستیاں
گنتے جاؤ اور اپنے امام معظم کے لیے ہم اہلسنت کے امام اعظم ہمام اقدم امام الائمہ سراج
الامہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد واجب الانقیاد کا خلاصہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں

صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہما
فہو کافر باللہ تعالیٰ صفات الٰہی ازلی ہیں نہ حادث نہ کسی کی مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث
بتائے یا انہیں تردد کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کا منکر **اقول** وجہ
اسکی وہی ہے کہ صفات مقتضائے ذات تو انکا حادث وقابل فنا ہونا ذات کے حدوث
وقابلیت فنا کو مستلزم اور یہ عین انکار ذات ہے والعیاذ باللہ رب العالمین **تازیانہ ۲۴**
اقول وباللہ التوفیق جب صدق الٰہی اختیاری ہوا اور قرآن عظیم قطعاً اوسکا کلام صادق
تو واجب کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا مقتضائے ذات نہو ورنہ قرآن لازم ذات ہوگا اور صدق
لازم قرآن اور لازم لازم لازم اور لازم کا اختیاری ہونا بداہۃً باطل اور باجماع مسلمین جو
کچھ ذات ومقتضائے ذات کے سوا ہے سب حادث ومخلوق تو دلیل قطعی سے ثابت ہوا کہ مولوی
وہابیہ پر قرآن عظیم کو مخلوق ماننا لازم اور اس بارے میں اگرچہ حضرت عبداللہ بن مسعود وعبداللہ
بن عباس وجابر بن عبداللہ وابو درداء وحذیفہ بن الیمان وعمران بن حصین ورافع بن خدیج

وابو حکیم شامی وانس[۵۲] بن مالک وابو ہریرہ[۵۳] وغیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیثوں میں
مروی ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا مگر ان کا
کہ ائمہ محدثین کو ان احادیث[۵۴] میں کلام شدید ہے لہذا آثار واقوال صحابہ کرام وتابعین عظام وائمہ
اعلام علیہم رضا المنعام استماع کیجیے (ارشاد ۱ تا ۱۰) امام لالکائی کتاب السنہ میں بسند صحیح روایت
کرتے ہیں انبانا الشیخ ابو حامد احمد بن ابی طاہر الفقیہ انبانا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد بن
ہرون الحضرمی حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفین بن عیینہ عن
عمرو بن دینار قال ادرکت تسعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقولون من قال
القرآن مخلوق فھو کافر یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے (۱۱) بیہقی کتاب
الاسماء والصفات میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن آبائہ الکرام سے راوی کہ مخلوقیت
قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انہ یقتل ولا یستتاب قتل کیا جائے اور اوس سے توبہ نہ لیں
(۱۲) اوسی میں امام علی بن مدینی سے منقول انہ کافر (۱۳) اوسی میں امام مالک سے مروی کافر
فاقتلوہ کافر ہے اوسے قتل کرو (۱۴) جزء الفیل میں یحیی بن ابی طالب سے روایت من زعم ان
القرآن مخلوق فھو کافر جو قرآن کو مخلوق کہے کافر ہے ذکر ہذہ الاربع الامام السخاوی فی المقاصد
الحسنۃ (۱۵) امام احمد کتاب السنہ میں فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فھو عندنا کافر لان
القرآن من صفۃ اللہ قرآن کو مخلوق کہنے والا ہمارے نزدیک کافر ہے کہ قرآن خدا کی صفت
ہے (۱۶) امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فھو زندیق جو کہے
قرآن مخلوق ہے وہ بے دین ہے (۱۷) امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں القرآن کلام اللہ
من قال مخلوق فھو کافر قرآن کلام الٰہی ہے جو اوسے مخلوق کہے کافر ہے (۱۸) عبد اللہ
بن ادریس کے سامنے خلق قرآن ماننے والوں کا ذکر ہوا کہ اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں فرمایا
کذبوا لیس ھؤلاء بموحدین ھؤلاء زنادقۃ من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان اللہ مخلوق
ومن زعم ان اللہ مخلوق فقد کفر ھؤلاء زنادقۃ جھوٹے ہیں وہ موحد نہیں زندیق ہیں جس نے قرآن
مخلوق کہا اوس[۵۵] نے خدا کو مخلوق کہا اور جس نے خدا کو مخلوق کہا کافر ہوا یہ بے دین ہیں (۱۹ تا ۲۱)

وکیع بن الجراح و معاذ بن معاذ و یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فھو کافر (۲۲) ابن
ابی مریم نے فرمایا من زعم ان القرآن مخلوق فھو کافر (۲۳ و ۲۴) شبابہ بن سوار و عبدالعزیز
بن ابان قرشی فرماتے ہیں القرآن کلام اللہ و من زعم انہ مخلوق فھو کافر قرآن کلام اللہ ہے جو اوسے
مخلوق ماننے کافر ہے (۲۵) امام یزید بن ہارون نے فرمایا واللہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم
عالم الغیب والشہادۃ من قال القرآن مخلوق فھو زندیق قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں
بڑا مہربان رحمت والا حاضر غائب سب کا خبردار کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے زندیق ہے اور رد
ہذہ الا اخر فی الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ للعلامۃ النابلسی (۲۶) سیدنا امام اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وصایا میں فرماتے ہیں من قال ان کلام اللہ مخلوق فھو کافر باللہ العظیم جو قرآن کو مخلوق
کہے اوسنے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا (۲۷) امام فخر الاسلام فرماتے ہیں قد صح عن
ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رائی و رایہ علی ان من
قال بخلق القرآن فھو کافر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے بروایت صحیحہ ثابت ہوا کہ انہوں نے
فرمایا میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا بالآخر
میری اور انکی رائے متفق ہوئی کہ خلق قرآن ماننے والا کافر ہے (۲۸) مولانا علی قاری
شرح فقہ اکبر میں اسی نقل کرکے فرماتے ہیں صح ہذا القول ایضا عن محمد یہی قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ
سے بھی بسند صحیح مروی ہوا (۲۹ و ۳۰) فصول عمادی پھر فتاوی عالمگیری میں ہے من قال بخلق
القرآن فھو کافر (۳۱) خلاصہ میں ہے لو قال قرآن آفریدہ شدہ است یا گفت نہادہ شدہ
یکفر الخ (۳۲) خزانۃ المفتین میں ہے من قال بخلق القرآن فھو کافر فصل سئل نجم الدین
النسفی عن معلمۃ قالت قرآن آفریدہ شدہ است یا گفت استاد نہادہ شدہ است ہل یقع
فی نکاحہا شبہۃ قال نعم لانہا قالت بخلق القرآن ایہا المسلمون امام وہابیہ کے صرف اس ایک
قول کے متعلق صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علمائے دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے
یہ بتیس فتوے ہیں جنکی رو سے اوسپر کفر لازم اور اوسکے بہت اقوال کہ اس کے
مثل یا اس سے بھی شنیع تر ہیں انکا کہنا ہی کیا ہے ع قیاس کن زگلستان او بہار ش را
اللھم انا نسألک الثبات علی الایمان والسنۃ آمین آمین یا عظیم المنۃ یہہ چار تازیانے

خاص اس امر کے اظہار مین سمجھے کہ مولا تحذیر نے اس ایک قول مین کتنی کتنی بدہذیان کین معتزلیت کرامیت وغیرہا کس کس طرح کی ضلالتین لین کیسا کیسا عقائد اجماعیہ اہلسنت کو جھٹلایا اللہ عزوجل کی جناب مین گستاخی وبے ادبی کو کس نہایت تک پہونچایا جب بحمد اللہ تفضیل مستدل سے فراغت پائی اب بتوفیقہ تعالی تذلیل دلیل کیطرف چلیے یعنی اس ہذیان دوم مین جو اوسنے امکان کذب باری پر ایک فریبی مغالطہ دیا اوسکا رد بلیغ سنیئے ذرا اوسکی تقریر مغالطہ پر پھر ایک نظر ڈال لیجے کہ تازہ ہوجائے حاصل اس کلام پریشان کا یہہ تھا کہ عدم کذب باری تعالے کے صفات کمال سے ہی جس سے اوسکی مدح کیجاتی ہے اور صفت کمال وقابل مدح یہی ہے کہ کذب پر قادر ہوکر اوس سے بچے سرے سی قدرت ہی نہو تو عدم کذب مین کیا خوبی ہے پتھر کی کوئی تعریف نکریگا کہ جھوٹ نہین بولتا یوہین جو کذب کا ارادہ کرے مگر کسی مانع کے سبب بول نسکے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے **اب** بتوفیق اللہ تعالی پہلے نقوض اجمالی لیجے پھر حل مغالطہ کا مزہ دیجیے واللہ الہادی وولی الایادی **تازیانہ ۵** رب عزوجل فرماتا ہے ما انا بظلام للعبید ہ مین بندون کے حق مین ستمگر نہین) اور فرماتا ہے لا یظلم ربک احدا ہ تیرا رب کسی پر ظلم نہین کرتا) اور فرماتا ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ بیشک اللہ تعالی ایک ذرہ برابر ظلم نہین فرماتا) **اقول** ان آیات مین مولی عزوجل نے عدم ظلم سے اپنی مدح فرمائی کیون ملاجی بھلا جو ظلم پر قدرت ہی نرکھے اوسکی بے ظلمی کی کیا تعریف یون تو پتھر کی بھی ثنا کیجے کہ ظلم نہین کرتا اسیطرح جو صوبہ ظلم چاہے مگر حاکم بالا کا خوف مانع آئے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے تو لاجرم باری عز وعلا کو ظلم پر قادر کہیے گا سبحن اللہ تمسے کیا دور جب کذب وغیرہ ہر عیب وآلائش پر قدرت مان چکے تو ظلم مین کیا ستم رکھا اگر اتنا ہم

[illegible]

لیجیے کہ ظلم کہتے ہین ملک غیر مین تصرف بیجا کو جب باری سبحنہ وتعالی کو اسپر قادر مانیے گا تو پہلے بعض اشیا کو
اوسکے ملک سے خارج اور غیر کی ملک مستقل مان لیجیے مسلمانون کو تو بزور زبان ور زور دہتان
مشرک کہتے ہو خود ہی پکے کافر مشرک بنجا ہیے قال تعالی لله ما فی السموات وما فی الارض
(اللہ ہی کا ہی جو کچہہ آسمانون مین ہی اور جو کچہہ زمین مین ہین) وقال تعالی قل لمن ما فی السموات و
الارض قل لله (تو فرما کسکا ہی جو کچہہ آسمانون اور زمین مین ہے تو فرما اللہ کا ہی) وقال تعالی ام لهم شرک فی السموات
والارض (کیا اونکا ساجہا ہی آسمانون اور زمین مین) ولہذا اہلسنت وجماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری جل مجدہ سے
ظلم ممکن ہی نہین شرح فقہ اکبر مین ہے لا یوصف اللہ تعالی بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ
وعند المعتزلۃ انہ یقدر ولا یفعل (باری تعالی کو ظلم پر قادر نہ کہا جائیگا کہ محال زیر قدرت نہین
آتا اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہی اور کرتا نہین) بیضاوی وعمادی وغیرہما تفاسیر مین ہے الظلم
یستحیل صدورہ عنہ تعالی اہ ملخصا (اللہ تعالی سے ظلم صادر ہونا محال ہے) تفسیر روح البیان مین ہے
الظلم محال منہ تعالی (اللہ تعالے سے ظلم محال ہے) تفسیر کبیر مین ہے الذی یدل علی ان الظلم محال
من اللہ تعالی ان الظلم عبارۃ عن التصرف فی ملک الغیر والحق سبحنہ لا یتصرف الا فی ملک نفسہ
فیمتنع کونہ ظالما وایضا الظالم لا یکون الہا والشیء لا یصح الا اذا کانت لوازمہ صحیحۃ فلو صح منہ الظلم
لکان زوال الہیتہ صحیحا وذلک محال اہ ملخصا (ظلم الہی محال ہونے کی دلیل یہہ ہے کہ ظلم ملک
غیر مین تصرف سے ہوتا ہے اور حق تعالی جو تصرف کرے اپنی ہی ملک مین کرتا ہی تو اوسکا
ظالم ہونا محال اور نیز ظالم خدا نہین ہوتا اور شی جبہی ممکن ہوتی ہی کہ اوسکے سب لوازم
ممکن ہون تو اگر ظلم الہی ممکن ہو تو لازم ظلم یعنی زوال الوہیت بھی ممکن ہو یہہ محال ہے) اوسیمین
زیر قولہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الایۃ لکہتے ہین الظالم سفیہ
خارج عن الالہیۃ فلو صح منہ الظلم لصح خروجہ عن الالہیۃ (ظالم بے وقوف ہی خدائی سے خارج تو
اگر خدا سے ظلم ممکن ہو تو اوسکا خدائی سے نکل جانا ممکن ہو) یہہ تفسیر کبیر کی وہی عبارت
ہے جسکا ہم تازیانہ اول مین وعدہ کر آئے تھے تازیانہ ۶ - قال ربنا تبارک
وتعالی وقل الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا (تو کہہ سب تعریفین اوس خدا کو جسنے
اپنے لیے بیٹا نہ بنایا) وقال تعالی حاکیا عن الجن وانہ تعلی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ

ولا ولداہ بیشک بڑی شان ہے ہمارے رب کی جسنے اپنے لیے نہ عورت اختیار کی نہ بچہ) **اقول**
ان آیات مین سبوح قدوس جل جلالہ نے یون اپنی تعریف فرمائی اب بھلا میانجی کہین
اپنی دلیل سے چوکتے ہین ضرور کہین گے کہ اونکا خداے موہوم چاہے تو بیاہ کرے بچے
جنانے مگر عیب و لوث سے بچنے کو فرد رہتا ہے جب تو صفت مدح ٹھہری ورنہ سرے سے
قدرت ہی نہو تو خوبی ہی کیا ہے یحیی علیہ الصلاۃ والسلام کو فرمایا گیا سیدا وحصورا
سردار اور عورتون سے پرہیز رکھنے والا) جینر نامرد کی کون تعریف کریگا کہ عورتون سے
بچتا ہے **تازیانہ ۷** ۔ قال المولی سبحنہ وتعالی **وما کان ربک نسیا** (تیرا رب
بھولنے والا نہین) **اقول** اب دہلوی ملا اپنی ہذیانی دلیل کو آیہ کریمہ مین جاری کر دیکھے
رب تعالی ذکرہ نے عدم نسیان سے اپنی مدح فرمائی اور صفت کمال وقابل مدح یہی ہے کہ
باوجود امکان نسیان عیب لوث سے بچنے کو اپنے علوم حاضر رکھے تبھی کوئی تعریف
نکریگا کہ یہہ بات نہین بھولتا حالانکہ عدم نسیان قطعاً اوسی بھی حاصل ہو ہین اگر ایک شخص
بالقصد کسی مسئلہ کا بھلا دینا چاہتا اور عمداً اپنے دل کو اوسکے یاد سے پھیرتا ہی مگر جب بھولنے پر
آتا ہے کوئی یاد دلا دیتا ہے یون بھلانے پر قدرت نہین پاتا عقلاً ایسے شخص کو بھی عدم نسیان
سے مدح نکرینگے تو لاجرم واجب کہ باری سبحنہ کا نسیان ممکن ہو اور وہ اپنے علوم کو بھلا دینے پر
قادر تعالی عن ذلک علوا کبیرا **تازیانہ ۸** ۔ آیہ کریمہ **لا یضل ربی ولا ینسی** (میرا
رب نہ بہکے نہ بھولے) **اقول** موسی کلیم علی سیدہ وعلیہ الصلاۃ والتسلیم نے عدم ضلال سے
اپنے رب کی ثنا کی اگر دہلوی میانجی کی دلیل سچی ہو تو لازم کہ باری عز وجل کا بہکنا ممکن ہو کہ مدح
اسیمین ہے کہ باوصف امکان عیب ولوث سے بچنے کو ضلال مین نہ پڑے اگر ضلالت پر قدرت
ہی نہ پائی تو مجبوری کی بات مین تعریف کا ہے کی پتھر کو کوئی نہ کہیگا کہ یہہ راہ نہین بھولتا
یا جب پھینکتے ہین تو سیدھا زمین ہی پر آتا ہے کبھی بہک کر آسمان کو نہین چلا جاتا اسیطرح
جب کوئی شخص بہکنے کو ہو تو راہ بتا دی جائے یون بہکنے نپائے اسمین بھی کوئی تعریف نہین
یہہ چار **تازیانے** نقض کے لیے بس ہین اور جو شخص طرز تقریر سمجھ لیا اوسپر اور نقوض
کثیرہ کا استخراج بہت آسان مگر انصاف یہہ ہے کہ جو گستاخ دہن دریدہ حیا پریدہ اپنے رب سے کیسے

دنیا بھر کے عیوب آلائش روا کر چکا اوس سے ان استحالون کا ذکر بیجا اصل کردہ سہو ضلالت
جماع وولادت سب کچھ گوارا کریگا ۵ تیر بر جاہ انبیا انداز ☆ طعن در حضرت الہی کن
بے ادب زہی دانچہ دانی گوئے ☆ بیحیا باش ہر چہ خواہی کن ☆ تازیانہ ۹ ۔ اقول
ع عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگوئے ☆ جامعیت اوصاف عجب چیز ہے اور مجموعہ کا فضل
تھا دیر ظاہر دہلوی ملا کو بھی اللہ عزوجل نے جامعیت اصناف بدعت عطا فرمائی تھی دنیا بھر مین
کم کوئی طائفہ ارباب ضلالت نکلیگا جس سے ان حضرت نے کچھ تعلیم نہ لی ہو پھر ایجاد بندہ اوسکے
علاوہ تو اس نئے فتنے کو چاہیے عطر فتنہ کہیے یا ضلالت کی گھاٹیون کا عطر مجموعہ۔ اب یہ تفسیر
دلیل جو حضرت نے امکان کذب باری عزوجل پر قائم کی حاشا ان کی اپنی تراشی نہین کہ وہ دین
مین نئی بات نکال لینے کو بہت برا جانتے تھے بلکہ اپنے اساتذہ کاملہ حضرات معتزلہ خذلہم اللہ
تعالی سے سیکھ کر لکھی ہے اون خبیثون نے بعینہ حرف بحرف اسی دلیل سے مولی تعالی کا امکان
ظلم نکالا تھا اور جو نقض فقیر نے ان حضرت پر کیے بعینہ ایسی ہی نقضون سے ائمہ اہلسنت نے
اون ناپاکون کا رد فرمایا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین زیر قولہ عزوجل ان اللہ لا
یظلم مثقال ذرۃ فرماتے ہین قالت المعتزلۃ الآیۃ تدل علی انہ قادر علی الظلم لانہ تمدح بترکہ
ومن تمدح بترک فعل قبیح لم یصح منہ ذلک التمدح الا اذا کان ہو قادرا علیہ الا تری ان الزمن لا یصح
منہ ان یتمدح بانہ لا یذہب فی اللیالی الی السرقۃ والجواب انہ تعالی تمدح بانہ لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم ولم یلزم ان یصح ذلک علیہ وتمدح بانہ لا تدرکہ الابصار ولم یدل ذلک عند
المعتزلۃ علی انہ یصح ان تدرکہ الابصار یعنی معتزلہ نے کہا آیت مذکورہ دلالت فرماتی ہے کہ اللہ
تعالی ظلم پر قادر ہے اسلیے کہ رب عزوجل نے اوسکے ترک ظلم سے اپنی مدح فرمائی اور کسی فعل
قبیح کے ترک پر مدح جبھی صحیح ہوگی کہ اوسے اوسکے کرنے پر قدرت ہو آخر نہ دیکھا کہ لنجا اپنی تعریف
نہین کر سکتا کہ مین راتون کو چوری کے لیے نہین جاتا (مسلمان دیکھین کہ معتزلی دلیل کی یہہ
[illegible] بعینہ وہی ہذیان ملا جی خلیل ہے یا نہین فرق یہہ ہے کہ اونہون نے اوس
حکیم العدل پر تہمت ظلم رکھی انہون نے اوس واجب الصدق پر افترائے کذب اوٹھایا
اونہون نے بر تقدیر تنزہ اپنے رب کو لنجے سے تشبیہ دی انھون نے گونگے اور پتھر سے

ملایا وفی ذلک **اقول ۵** ہم آمنوا لطلما بظلم طلیکھم ✤ ذاقائل کذبا بکذب الہمر ✤

لاغرو فیہ اذا القلوب تشابہت فالشبہ نزاع الی اشباہہ آب ایمہ اہلسنت کا جواب سنیے

(امام ممدوح فرماتے ہین) اس دلیل سے جواب یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی تعریف فرمائی کہ اوسے غنودگی وخواب نہین آتی اس سے یہہ لازم نہ آیا کہ معاذ اللہ یہہ چیزین اوسکے لیے ممکن کبھی ہون اور اوسنے اپنی تعریف فرمائی کہ نگاہین اوسے نہین پاتین اس سے معتزلہ کے نزدیک اوسپر نظر پہونچنے کا امکان نہ نکلا انتہی کیون ہم نہ کہتے تھے ع انچہ شوخان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ تازیانہ ۱۰ - وہو الحل **اقول** وباللہ التوفیق صفات مدائح کی دو جانب متفاوت ہین بعض مدائح اولی ہوتے ہین یعنی اعلی درجہ کمال اور بعض تنزلی یعنی فائت الکمال کو مبلغ کمال پہر یہہ اوسکے حق مین مدح ہونگی جو مدائح اولی نہین رکھتا صاحب کمال تام کا اسپر قیاس جہل و سواس مثلا عبادت وتذلل وخشوع وخضوع وانکسار وتواضع انسان کے مدائح جلیلہ سے ہین اور باری جلشانہ پر محال کہ اونکا مدح ہونا فوت کمال حقیقی یعنی معبودیت پر مبنی تھا معبود عالم عز جلالہ کے حق مین عیب ومنقصت ہین بلکہ اوسکے لیئے مدح تعالی وتکبر ہے جل وعلا وسبحنہ وتعالی یونہین ترک نقائص ومعائب مین مخلوق کی مدح بالقصد باز رہنے پر مبنی ہونا بھی اوسکے نقصان ذاتی پر مبنی کہ وہ اپنی ذات مین سبوح وقدوس وواجب الکمال ومستحیل النقصان نہین بلکہ جائز العیوب والقبوح ہے اور بنظر نفس ذات کے عیوب ونقائص سے منافات نہین رکھتا تو غایت مدح اوسکے لیے یہہ ہے کہ جہانتک بنے اس عکر سے بچے اور تلوث سے بھاگے ولہذا جہان بوجہ فقدان اسباب وآلات بعض معائب وفواحش کی استطاعت نہ ہے وہان مدح بھی نہوگی جیسے نامرد لنجھے اپاہج گونگے کا زنا کرنا چوری کو نجانا جھوٹ نہ بولنا کہ مناط مدح کہ دور بھاگنا اور اپنے نفس کو باز رکھنا تھا یہان مفقود اور جب امکان ہے تو کیا معلوم کہ عصمت بی بی از بیچادری نہین شاید اسباب سالم ہوتے تو مرتکب ہوتا سفیہ جاہل نے اپنے رب جل وعلا کو بھی انہین گونگون لنجھون بلکہ لکڑیون پتھرون پر قیاس کیا اور جبتک عیب ونقصان سے متصف نہوسکے عدم عیب کو مدح نسمجھا حالانکہ یہہ مدح اولی وکمال حقیقی تھا کہ وہ اپنے نفس ذات مین متعالی وقدوس وسبوح واجب

الکمالات و مستحیل القبوح ہے تعالیٰ و تقدس تو یہان عیب ممکن سے باز رہنی اور بطور ترفع
بالقصد بچنے کی صورت ہی متصور نہین نہ حاشا لقد یہہ اوسکے حق مین مدح بلکہ کمال مذمت و قدح
ہے و للہ العزۃ جمیعا و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **تنبیہ نفیس** ایہا المسلمون
ایک عام فہم بات عرض کرون سفیہ جاہل کی ساری مبلغ سعی یہہ ہے کہ کذب پر قدرت پاکر پھر
اوس سے بچنا صفت کمال ہے نہ کہ کذب ممکن ہی نہو **اقول** جب کذب ممکن ہوا تو صدق ضروری
نرہا اور جو ضروری نہین وہ ممکن الزوال تو حاصل یہہ ہوا کہ کمال وہی ہے جسے زوال ہو سکے اور
جو ایسا کمال ہو جسکا زوال محال تو کمال ہی کیا ہے سبحن اللہ یہہ بھی ایک ہی ہوئی او احمق کمال
حقیقی وہی ہے جسکا زوال امکان ہی نرکھے ہر کمال قابل زوال عارضی کمال ہے نہ ذاتی کمال مسلمانو
لِلہ انصاف باری عزوجل کا صدق یون مانا کہ ہے تو سچا مگر جھوٹا بھی ہو سکتا ہے یہہ کمال ہوا
یا یون کہ وہ سبوح قدوس تبارک و تعالیٰ ایسا سچا ہے جسکا جھوٹا ہونا قطعا محال اہل اسلام
ان دونون باتون کو میزان ایمان مین تول کر دیکھین کہ کون گستاخ بے ادب اپنے رب کی
تنزیہ کو بدعت و ضلالت جاننے والا بحیلۂ مدح اوسکی مذمت و تنقیص پر اوترتا ہے اور کون سچا
مسلمان صحیح الایمان اپنے مولیٰ کی تقدیس کو اصل دین ماننے والا اوسکے صدق و نزاہت و جملہ
کمالات کو علی وجہ الکمال ثابت کرتا ہے والحمد للہ رب العلمین ○ و قیل بعدا للقوم
الظلمین ○ للہ الحمد اس **عشرہ کاملہ** نے ہذیان ناپاک گستاخ بیباک کی دھجیان اوڑا دین
مگر ہنوز اوسکی نزاکتون کو تو بس نہین ع صد سال می توان سخن از زلف یار گفت ❊ ابھی حضرت
کی اس چار سطری چاردیواری مین شواہد و زوائد وغیرہا مفاسد سے بہت ابکار افکار ستم کشیر
عیار آہوان **ظلم** و رم شکار کی چھلبل نظر آتی ہے جنھین بے خدمت کامل و تسکین بالغ ناشاد
ناہر اوسے سکتا بلکتا چھوڑ جانا خلاف مروت و فتوت ذاتی ہے لہذا اپنے سمند رہوار غضنفر خونخوار
صاعقہ برق بار کی دوبارہ عنان لیتا اور خامۂ پختہ کار شہر و ر شہسوار شمشیر گیر ضیغم شکار کو ❊
از سر نو رخصت جولان دیتا ہون و باللہ التوفیق **تازیانہ ۱۱ قولہ** عدم کذب را از کمالات
حضرت حق سبحنہ می شمارند **اقول** اس ہوشیار عیار کی چالاکی دیدنی صدق کو چھوڑا عدم کذب پر ساختہ
چھیڑا تاکہ جماد وغیرہ کی نظیرین چل سکے ظاہر ہے کہ پتھر کو سچا نہین کہہ سکتے مگر یہہ ٹھیک ہے کہ جھوٹا نہین جان لاکہ

قلب حاضر اور عقل ناظر ہو تو فقیر ایک نکتہ بدیعہ القا کرے سلب کسی شی کا بنفسہ ہرگز صفت کمال نہین ورنہ لازم آئے کہ معدومات کروڑون اوصاف کمال سے موصوف اور اعلی درجہ مدح کے مستحق بلکہ باری تعالی کی تنزیہ و تقدیس مین اوسکے شریک ہون کہ بحالت عدم موضوع سب سالبے سچے ہین جو کسی موجود ہی نہین وہ جسم بھی نہین جہت مین بھی نہین زمان مین بھی نہین مکان مین بھی نہین مصور بھی نہین محدود بھی نہین مرکب بھی نہین متجزی بھی نہین حادث بھی نہین متناہی بھی نہین کاذب بھی نہین ظالم بھی نہین مخلوق بھی نہین فانی بھی نہین ذی زوجہ بھی نہین ذی ولد بھی نہین اوسے خواب بھی نہین اونگھہ بھی نہین بہکنا بھی نہین بھول بھی نہین بنسن یہہ اور ان جیسے صدہا اور سب صادق ہین مگر کوئی مجنون ہی ان سلوب کو اوس مسلوب کے لیے صفت مدح و کمال جانیگا ہان عیوب و نقائص کا سلب اوسوقت معرض مدح و بیان کمال مین آتا ہے جب کسی صفت کمال کے ثبوت پر مبنی اور وصف مدح سے منبی ہو و لہذا قضایای مذکورہ باری عز و جل کے مدائح سے ہین کہ ان چیزون کا سلب اعظم صفات کمال یعنی وجوب وجود کے ثبوت سے ناشی اور اسکے بیان سے اوسکا سبوح و غنی و قدوس و متعالی ہونا ظاہر باری عز و جل کو کہنا کہ متجزی نہین بیشک مدح ہے کہ اس سے اوسکا غنا سمجھا گیا اور نقطہ کو کہنے مین کچھہ تعریف نہین کہ اوسکے لیے خوبی نہ نکلی کہ وہان غنا درکنار متجزی محتاج کے محتاج المحتاج کی محتاجی سے و علی ہذا القیاس جب یہہ امر ممہد ہو لیا تو ظاہر ہو گیا کہ حقیقۃً صدق صفت کمال ہے نہ مجرد عدم کذب جو معدومات بلکہ محالات کے بارے مین بھی صادق البتہ سلب کذب وہان مفید مدح جہان اوسکا سلب ثبوت صدق کو مستلزم ہو مثلاً زید عاقل ناطق کی تعریف کیجیے کہ جھوٹا نہین بیشک تعریف ہوئی کہ جھوٹا نہین تو آپ ہی سچا ہوگا اور سچا ہونا صفت کمال تو اس سلب نے ایک صفت کمال کا ثبوت بتایا لہذا محل مدح مین آیا جہان ایسا نہو وہان زنہار نہ مفید مدح نہ مظہر کمال یہہ نکتہ بدیعہ ملحوظ رکھیے پھر دیکھیے کہ عیار بہادر کی وہی ہوتی نظیر کیا کیا کیے کو یہہ بختی ہین واللہ الموفق ٭

تازیانہ ۱۲ و ۱۳ - **قولہ** اخرس و جماد کہ کسے الشان را بعدم کذب مدح نمیکند **اقول** دونون لطیفون پر پتھر پڑے ہین گنگ و سنگ کی کیون مدح کرین کہ وہان سلب کذب ثبوت صدق سے ناشی نہین گونگا یا پتھر اگر

جھوٹا نہوا تو کیا خوبی کہ سچا بھی تو نہیں تو وہ استلزام صفت کمال جو مبنائے مدح تھا یہان
منتفی نہیں ہے کہ منفصلہ حقیقیہ کے مقدم وتالی ہین جب دو صفت مدح و ذم محمول ہون تو
جس فرد موضوع سے ذمیہ کو سلب کیجیے مدحیہ ثابت ہوگی کہ یہان ہر ایک کا رفع دوسرے
کی وضع کو منتج بخلاف اون چیزون کے جو زیر موضوع مندرج ہی نہیں کہ اونسے دونون محمول کا
ارتفاع معقول پھر سلب ذم ثبوت مدح پر کیونکر محمول یہان قضیہ کل متکلم مخبر اما صادق واما کاذب
تھا اخرس وجماد پر سرے سے وصف عنوانی ہی صادق نہیں پھر عدم کذب انکے لیے کیا باعث مدح ہو
دیکھا او ذی ہوش یہہ فارق ہے نہ وہ کہ جناب عیب ممکن نہو کمال حاصل ہی نہیں ولاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم **تکمیل جمیل - اقول** اوجھوٹی نظرون سے سچا رہو عوام کو چھلنے والے
اس تفرقہ کی سچی نظیر دیکھ کہ مسلمانکو اہل بدعت کے بہتر فرقے پورے گنا کر کہیے رافضی وہابی خارجی
معتزلی جبری قدری ناصبی وغیرہ نہیں تو بلاشبہ اوسکی بڑی تعریف ہوئی اور بعینہ یہی کلمات کسی
کافر کے حقمین کہیے تو کچھ تعریف نہین حالانکہ یہہ سالبہ قضیے دونون جگہ قطعاً صادق تو کیا اسکی
وجہ یہہ ہے کہ وہ مسلمان باوجود قدرت رافضی وہابی ہونے سے بچا لہذا محمود ہوا اور اس کافر
رافضی وہابی ہونے پر قدرت ہی نتھی لہذا مدح نہ ٹھہرا کوئی جاہل سا جاہل یہہ فرق نہ سمجھیگا بلکہ
تفرقہ وہی ہے کہ جب یہہ فرقے اہل قبلہ کے ہین تو مسلمان کے حقمین اون بہتر کی نفی سنی ہونے کا
اثبات کریگی لہذا اعظم مدائح سے ہوا اور کافر سرے سے مقسم یعنی کلمہ گوہی سے خارج تو انکی نفی سے
کسی وصف محمود کا اوسکے لیے اثبات نہ نکلا ولہذا مفید مدح نہ ٹھہرا والحمد للہ علی اتمام الحجۃ ووضوح
المحجۃ **تازیانہ - ۱۴ - قولہ** بخلاف کسیکہ لسان او ماوف شدہ باشد ومتکلم بکلام کاذب نمی
تواند کرد **اقول** - اچھا ہوا کہ تم بھی اوسی کس کے مثل ہو لے کہ ایسے کاذب کلامون کے لب تو نہ
بولتے اگر [illegible] ماوف اللسان متکلم بکلام صادق بھی نکر سکیگا تو عدم مدح کی وہی وجہ کہ سلب کذب
سے ثبوت صدق نہیں **تازیانہ - ۱۵ - قولہ** یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ
غیر مطابق للواقع نمی تواند کرد - **اقول** اسسے بڑھکر فاسد المتفکرہ کون ہوگا پھر کتنے قضایا تم
باطلہ کا عقد کرتے ہو بھلا حضرت کیا فساد متفکرہ صرف قضایا تم کاذبہ ہی کے لیے ہوگا اور
جب مطلقا ہے تو عقد قضیہ مطابقہ پر بھی قدرت نہوگی تو صراحۃً وہی فارق صادق اور وہم احمق

ہان جب تام العقل سالم النطق کو لطف الٰہی صدق محض کی استطاعت دے کہ بوجہ مانع غیبی اصدار کذب سے ممنوع و مصروف ہو تو یہہ عدم کذب بیشک مدح عظیم ہوگا اوسی وجہ سے کہ اب ثبوت صادقیت کبریٰ سے مبنی اور کمال جلیل یعنی عصمت من اللہ پر مبنی خلاصہ یہہ کہ شخص مذکور اس طور پر زیر موضوع مندرج اور بطور فساد تفکر خارج فظہر التفرقہ و ذہب الوسوسہ تازیانہ ۱۶

تا ۱۹ - قولہ یا شخصے کہ کلام صادق ازو صادر گردد و ہر گاہ ارادہ کاذب نماید آواز بند یا زبان ماؤف شود یا کسے دہن او بند یا حلقوم خفہ کند اقول ایسا تو کیا کہون جو آپکی طبع نازک بالکل خفہ کند ہان اتنا کہونگا کہ ابکی تو اوچھل کر تارے ہی توڑ لائے یہہ چار نظیرین دو منتظر ہی کہ باید و شاید او عقل کی پڑیا جب وہ عزم تکلم بکذب کریگا تو کلام نفسی مین کاذب ہو چکا اگرچہ بوجہ مانع صادر نہو سکا تو اوسکے عدم سے حکم کذب کیونکر ٹہرا کذب حقیقۃً صفت معانی ہے نہ صفت الفاظ پھر اوسکی مدح کیا معنی قطعًا مذموم ہوگا بھلا یے دیکہا اگلے نظیرون مین عدم کذب کی صورت تھی یہان اللہ کی عنایت سے وہ بھی نرہی صریح کذب متحقق و موجود اور عدم کذب کی نظیرین مین معدود و پھیی تو کہتے ہین کہ اللہ تعالی جب گمراہ کرتا ہی عقل پہلے لے لیتا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین

تازیانہ ۲۰ - قولہ یا کسے کہ چند قضایای صادقہ یاد گرفتہ و اصلا بر ترکیب قضایای دیگر قدرت ندارد بنا بر علیہ تکلم بکاذب ازو صادر نگردد اقول یہہ صورت بھی وہی فساد عقل کی ہے جسمین فقط حفظ صوادق کا شعبدہ بڑھایا مگر کام نہ آیا قطع نظر اس سے کہ یہہ تصویر کیسی اور ایسے شخص سے حفظ قضایا معقول بھی ہے یا نہین اولا انسان مرتبہ عقل بالملکہ مین بالبداہت ترکیب قضایا پر قادر تو ہے سی تصویر ہی باطل اور عقل ہیولانی مین کہ تعقل انطباعی نہین ہوتا اگر تعقل نسبت خبریہ معقول بھی ہوتا ہم حکایت و قصد افادت قطعًا غیر معقول اور صدق و کذب باعتبار حکایت ہی ہین نہ باعتبار مجرد علم ورنہ معاذ اللہ عالم کو اذب کاذب ٹہرے تو یہان بھی سلب کذب سے ثبوت صدق لازم نہوا اور وہی فارق پیش آیا ثانیا جو اصلا کسی قضیہ حتے قضایای و ہمیہ و اشکال محسوسہ بدیہیہ حسیہ پر بھی قادر نہو قطعًا مجانین بلکہ حیوانات سے بھی بدتر اور جماد سے ملحق تو اوسکا کلام کلام نہوگا صوت بے صورت ہوگا اور صدق و کذب اولا و بالذات صفت معانی ہے پھر صفت عبارات تو بات اگرچہ بامعنی سچی ہو کہ سامع اوس سے ادراک معنی مطابق للواقع کرے مگر اس سے

اوس جمادی آواز کرنے والے کا صدق لازم نہین کہ معنی متصف بالصدق اوسکے نفس سے قائم
نہین حتے کہ علمانے کلام مجنون کو بھی خبریت سے خارج کیا اور ظاہر کہ صدق و کذب اوصاف
خبر ہین نہ شامل مطلق آواز مولٰینا بحر العلوم قدس سرہ فواتح مین فرماتے ہین الکلام الصادر عن المجنون
لایکون مقصوداً بالافادة فلا یکون حکایة عن امر حتے یکون خبراً

تنبیہ دائرو سائرہ تسفیہ جملہ نظائر **اقول** ایہا المسلمون سفیہ جاہل نے حتی الامکان اپنے رب مین راہ کذب نکالنے
کو نظیرین دین بلکہ بحمد اللہ سب بیجا ہمنے اسوقت تک اونکے رد مین اس امر پر بنائے کار رکھے کہ عدم
کذب فی نفسہ کمال نہین جبتک ثبوت کمال پر مبنی ہو اور یہان ایسا نہین اوسکی سزا کو اسیقدر بس تھا
مگر غور کیجیے تو معاملہ اور بھی بالکل معکوس اور عقل مستشہد کا کاسہ منکوس اور تمام نظائر رد در قفا
ہین یعنی یہان عدم قدرت علی الکذب کا بر بنائے کمال ہونا بالائے طاق اونکا بر بنائے عیوب و نقائص
ہے کہین عدم عقل کہین عجز آلات کہین لحوق مغلوبی کہین عروض آفات پھر ایسا عدم کذب اگر ہوگا
تو مورث ذم ہوگا نہ باعث مدح یہہ وجہ ہے کہ ان صور مین سلب کذب سے تعریف نہین کرتے نہ وہ
جاہلانہ و سفیہانہ خیال کہ عیب پر قدرت ہونا مانع کمال آب ختم الٰہی کا ثمرہ کہ سفیہ جاہل کو خدا
و جماد مین فرق نہ سوجھا اوسکا عدم کذب اوسکے کمال عالی یعنی سبوحیت و قدوسیت بلکہ نفس
الوہیت سے ناشی کہ الوہیت اپنی حد ذات مین ہر کمال کی مقتضی اور ہر نقص کی منافی اور انکا
عدم کذب عیوب و نقائص پر مبنی پھر کیسی پرلے سرکی کوری یا سینہ زوری کہ عین کمال کو
نقص پر قیاس کرے اور اینٹون پتھرون کے عیوب و نقائص باری جل مجدہ کو ذمے دھرے
جاہل پر ایسی نظیر دینی لازم تھی جسمین عدم کذب باآنکہ کمال سے ناشی ہوتا پھر بھی بحالت عدم
امکان مدح نہ سمجھا جاتا و انّٰی لہ ذلک اب جو اوسکا حامی ہے سبکو دعوت عام دیجیے کہ ایسی
نظیر ڈھونڈھ کر لاؤ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا الآیۃ

تنبیہ دوم **اقول** اس سے
زائد قہر یہہ ہے کہ اپنا لکھا خود نہین سمجھتا نظیرین دیکر بالجملہ کہکر آپ ہی خلاصہ مطلب یہہ نکالتا ہے کہ عدم
کذب اگر بنائے عجز ہو تو مورث مدح نہین معلوم ہوا کہ ان نظائر مین تحقق عجز و قصور پر مطلع ہے پھر
باری عز و جل کے عدم کذب کو ان سے ملاتا ہے حالانکہ وہان عیب و منقصت پر عدم قدرت زنہار
عجز نہین بلکہ عین کمال و مدحت اور معاذ اللہ داخل قدرت ماننا ہی صریح نقص و مذمت یہہ تقریر کافی و وافی

طور پر مقدمہ رسالہ و نیز تو تالث ہذیان اول مین گزری اور وہین یہہ بھی بیان ہوا کہ عجز جب ہے
کہ جانب فاعل متصور ہو کمی ہا بہہ جیسے سفیہ ان تیری نظرون مین کہ گنگ و سنگ اپنے نقصان کے
باعث جھوٹ سچ کچہہ نہین بول سکتے نہ یہہ کہ جانب قابل نالائقی ہو کہ تعلق قدرت کی قابلیت
نہین رکھتا جسطرح جناب باری عز و جل کا کذب وغیرہ تمام عیوب سے منزہ ہونا اسے ہرگز کوئی مسلم
عاقل عجز گمان نکریگا مگر ابن حزم سا کوئی ضال اجہل یا ان حضرت سا جاہل اضل و باللہ العصمۃ
عن مواقع الزلل والحمد للہ الاعز الاجل بحمد اللہ یہہ صرف نظائر پر تازیانون کا دوسرا **عشرہ کاملہ** تھا
بلکہ خیال کیجیے تو یہانتک اسی مسئلہ کے متعلق سفاہات شریفہ پر ستات تازیانے اور گزرے
تازیانہ اول مین دو سے نہم اقول جسنے حضرت کا تناقض بتایا اور دوم و سوم و چہارم کے بعد
کی تنبیہات اور بستم کا ثانیا اور اوسکے بعد کی دو تنبیہین یہہ ساتون جدا گانہ تازیانے تھے
تو حقیقۃ عشرہ اولی مین چودہ اور ثانیہ مین تیرہ کل **ستائیس تازیانے** یہانتک ہو
چلتے وقت کے تین اور لیتے جایئے کہ تیس کا عدد وجود دونون تنزیہ سابق مین بھی ملحوظ رہا ہے
پورا ہو جائے خصوصاً انمین ایک تو ایسا شدید و کاری جس سے جان بحانی مشکل جو آپکا خلاصہ
مطلب کھولے اصل مذہب سر چڑھکر بولے و باللہ التوفیق و افاضۃ التحقیق **تازیانہ**
۲۸- اقول و باللہ التوفیق ناظر عیار نے اگرچہ بظاہر اغوائے جہال کو کہ عوام اہل
اسلام اپنے رب ذو الجلال والاکرام کے حق مین صریح دشنام سنکر بھڑک نجاتین مطلب کی
کے روئے زشت پر پردہ ڈالنے کو براہ تقیہ کہ روافض سے بڑھکر اصل اصیل مذہب نجدیہ ہے
یہہ کلمات بڑھا دیے کہ کذب مذکور ازمی منافی حکمت اوست پس ممتنع بالغیر ست مگر اسکی سانجھی
جو مذہب خفیہ جوش پر آیا اور نظیرین دینے کا شوق گرمایا تو کہلے بندون علانیہ بتا یا کہ کذب الٰہی
مین اصلاً امتناع بالغیر کی بو بھی نہین قطعاً جزماً جائز و وقوعی ہے جسکے وقوع مین استحالہ عقلی
و شرعی درکنار استبعاد عادی کا بھی نام و نشان نہین ثبوت لیجیے اگر اسکے مذہب مین
کذب الٰہی ممکن بالذات و ممتنع بالغیر ہوتا تو نظیرین وہ دیتا جنمین کذب ممتنع بالذات ہو کہ وہ
جہان امتناع ذاتی ہوتا ہی عدم کذب باعث مدح نہین ہوتا اور باری عز و جل کے لیے ممتنع
ہے تو اوسکے حق مین امتناع ذاتی نہین مگر بر خلاف اسکے مثالین وہ دین جنمین امتناع

ذاتی کا پتا نہیں مثلاً جسکا مونھہ بند کرلین یا گلا گھونٹ دین اور اسوجہ سے وہ جھوٹ نہ بول سکے
تو ظاہر کہ بولنے پر یقیناً قادر اگر بالفرض امتناع ہے تو اس عارض کے وجہ سے تو نہو اگر امتناع
بالغیر امام نجدیہ اسی بھی مانع مدح جان کر باری عزوجل سے صراحۃً سلب کرتا ہے پھر کیون بنا فقانہ
کہا تھا ممتنع بالغیر ست صاف کہا ہوتا اصلاً امتناع بالغیر ہم بہرہ ندارد ای حضرت ودر کیون
جائیے یا سہل بسم اللہ اخرس وجمادہی کی نظیر نہ لیجیے بھلا اخرس تو انسان ہے جماد کے
لیے بھی کلام محال شرعی تک نہیں صرف محال عادی ہے کتب حدیث دیکھیے بطور خرق عادت
ہزار ہا بار پتھرون جمادون سے کلام واقع ہوا اور ہزار ہا بار ہوگا قریب قیامت آدمی سے
اوسکا کوڑا باتین کریگا جب اہل اسلام یہود عنود کو قتل کرینگے اور وہ پتھرون درختون کی
آڑ لینگے شجرہ حجر مسلمان سے کہینگے ای مسلمان آ یہہ میرے پیچھے یہودی ہے اسیطرح
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گونگے کا کلام کرنا احادیث مین وارد اللہ عزوجل فرماتا ہے

وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا انطقنا الله الذي انطق كل شيء

(کافر اپنی کھالون سے بولے تمنے کیون ہمپر گواہی دی وہ بولین ہمین اوس اللہ نے بلوایا
جسنے ہر چیز کو گویائی بخشی) اگر کلام جماد واخرس ممتنع بالغیر یا محال شرعی ہوتا زنہار وقوع کا
نام نہ پاتا کہ ہر ممتنع بالغیر کا وقوع اوس غیر یعنی ممتنع بالذات کے وقوع کو مستلزم تو وقوع
نے ظاہر کر دیا کہ صرف خلاف عادت ہے جب وقوع کلام ثابت اور اوسکے استحالہ کذب پر
ہرگز کوئی دلیل عقلی نہ شرعی تو یقیناً اوسکے لیے بھی جواز وقوعی جو امتناع بالغیر کا منافی قطعی ہے
جھوٹ بہادر استدلال کرتا ہے کہ ایسا عدم کذب مفید مدح نہیں ہوتا اور باری عزوجل مین
مدح تو لاجرم وہان ایسا عدم بھی نہوگا آنا تو اوسکے کلام کا منطوق صریح ہے آگے خود دیکھ لیجیے
کہ اخرس وجماد مین کیسا عدم تھا جسکو باری عزوجل مین نہیں مانتا زنہار نہ امتناع عقلی تھا نہ استحالہ
شرعی بلکہ صرف استبعاد عادی تو بالضرور اللہ تبارک اپنے رب مین کذب کو مستبعد بھی نہیں جانتا
العظمۃ للہ اگر لازم قول ٹھہرے تو اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہے مگر یہہ حسن احتیاط اللہ
عزوجل نے ہم اہلسنت ہی کو عطا فرمایا اہل بدعت خصوصاً نجدیہ کہ یہہ شخص جنکا معلم و امام ہے
کفر وشرک کو اپنے سر لیے ہوتے ہین یا نتیجے اور کفر وشرک پھیلے اگر جزاء سیئۃ

سیئة مثلہا کی ٹھہرے تو کیا ہم انکے ایسے صریح کفریات پر بھی فتوائے کفر نہ دیتے
مگر الحمد للہ یہان ادفع بالتی ھی احسن پر عمل اور کلمہ طیبہ کا ادب پیش نظر ہے کہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والے کو حتی الامکان کفر سے بچاتے ہین
والحمد للہ رب العالمین **تازیانہ ۲۹ - اقول** منافات حکمت کے سبب کذب
زبانی ممتنع بالغیر کہنا اس سفیہ کا صریح تناقض ہے شی ممتنع بالغیر جب ہو سکتی ہے کہ کسی محال
بالذات کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن کا ممکن کو ناممکن کرنا ناممکن اور انتفائے حکمت اگرچہ ہم اہلسنت
کے نزدیک ممتنع بالذات مگر ان حضرت کے مذہب مین بالیقین ممکن کہ آخر سلب حکمت ایک عیب
ومنقصت ہے اور وہ تمام عیوب ونقائص کو ممکن مان چکا پھر کس منہ سے کہتا ہے کہ منافات حکمت
باعث امتناع بالغیر ہوئی الحمد للہ اہل بدعت کے بارے مین اسیطرح سنت باری تعالی ہے
کہ اونہین کے کلام سے اونھین کے کلام پر حجت والزام قائم فرماتا ہے ع ومنہا علی اطلالہا
لستواہد ٭ سچ کہا ہے دروغگو را حافظہ نباشد **تازیانہ ۳۰ - اقول** سبحن اللہ ہم
یہہ ثابت کر رہے ہین کہ امام الطائفہ نے امتناع بالغیر محض تقیۃً مانا حقیقۃً اوسکا مذہب
جواز وقوعی ہے مگر غور کیجیے تو وہان کچھہ اور ہی گل کھلا ہے امام و ماموم خادم ومخدوم سارا
طائفہ ملوم کذب الٰہی کو واقع وموجود گا رہا ہے صراحۃً کہتے ہین کذب مقدور اور بلاشبہہ مقدوریت
کذب مقدوریت صدق کو مستلزم کما دللنا علیہ فی الدلیل السادس والعشرین اور امام الطائفہ
نے توصاف بتایا کہ برعایت مصلحت صدق اختیار فرمایا اب کتب عقائد ملاحظہ کیجیے ہزار در
ہزار قاہر تصریحین ملینگی کہ جو کچھہ باختیار صادر ہو قدیم نہین تو لاجرم صدق الٰہی حادث ٹھہرا اور
ہر حادث ازل مین معدوم اور ازل کے لیے نہایت نہین تو بالیقین لازم کہ ازل غیر متناہی
مین مولی تعالی سچا نہ رہا ہو اور جب سچا نہ تھا تو معاذ اللہ ضرور جھوٹا تھا للاتصال الحقیقی بینہما پھر
ضلال ملیشت کا چہرۂ زشت چھپانے کو کیون کہتے ہو کہ کذب الٰہی ممکن ہے کیون نہین کہتے
کہ خدائے موہوم طائفۂ ملوم کرورون برس تک جھوٹا رہ چکا ہے اب بھی اپنی پرانی آن پر آئے
تو کیا ہے تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا ٥ **تازیانہ ۳۱ -** مین نے بارہا قصد
کیا کہ تازیانون مین دس بیس تیس پر بس کرون مگر جب اون حضرت کی شوخیان بھی مانین

وہان تو ع زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ✤ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ✤ اسی رسالہ یکروزی مین عبارت مذکورہ سے دو سطر اوپر جو نظر کرون تو وہان تو خوب ہی سانچے مین ڈھلے ہین یہان عروس مذہب کے جمال مطلب پر پردہ تقیہ تھا وہان حضرت بے نقاب جلی ہین اعتراض تھا کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام اوصاف کمالیہ مین حضور کا شریک من حیث ہو شریک ممکن ہو تو خبر الٰہی کا کذب لازم آئے کہ وہ فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور وصف خاتمیت مین شرکت ناممکن حضرت اسکا ایک جواب یون دیتے ہین بعد اخبار ممکن ست کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا مستلزم تکذیب نصے از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست داخل تحت قدرت الٰہیہ کما قال اللہ تعالی ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا ۝ حاصل یہہ کہ امکان شریک مانا تکذیب قرآن کو اوسصورت مین مستلزم کہ آیات قرآن محفوظ بھی رہین حالانکہ ممکن کہ اللہ تعالی قرآن ہی کو فنا کردے پھر تکذیب کاہے کی لازم آئے **اقول** ایہا المؤمنون دیکھو صاف صریح مان لیا کہ خدا کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائے تو ہو جائے اسمین کچھ حرج نہین حرج تو اسمین ہے کہ بندے اوسے جھوٹا جانین یہہ اوسی تقدیر پر ہوگا کہ آیات باقی رہین جنکے ذریعہ سے ہم جان لین کہ خدا کی فلانی بات جھوٹی ہوئی اور جب قرآن ہی محو ہوگیا پھر جھوٹی پڑی بھی تو کسیکو جھوٹ کی خبر بھی ہوگی تکذیب کون کریگا غرض سارا ڈر تا اسکا ہے کہ بندون کے سامنے کہین جھوٹا نہ پڑے واقع مین جھوٹا ہو جائے تو کیا پرواہ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ ای سفیہ ملوم یہہ تیرا خدا ہی موہوم ہوگا جو بندون کے طعنہ سے ڈر کر جھوٹ سے بچے اور اونسے چرا چھپا بھلا گر خوب پیٹ بھر کر بولے ہمارا سچا خدا بالذات ہر عیب ونقصت سے پاک ہے کہ کذب وغیرہ کسی نقصان کو اوسکے سراپردہ عزت تک بار ممکن نہین اور جو افعال اوسکے ہین حاشا وہ اونمین کسی سے نہین ڈرتا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ۝ اوس کے شان ہے اور لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ۝ اوسکے جلال عظیم کا بیان ✤ لہ الکبریاء فی السموات والارض سبحنہ وتعالی عما یصفون ۝ تازیانہ

[illegible]

۳۲ ۔ رب جلیل کو خلق کا خوف ماننا حضرت کا قدیمی مسلک ہے تقویۃ الایمان میں بھی بحث
شفاعت میں فرما گئے آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب در گزر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے
دلوں میں اس آئین کی قدر گھٹ نہ جاوے العظمۃ للّٰہ سفیہ جہول نے خدا کو بھی دارا و سکندر یا ہمایوں
و اکبر سمجھا ہے کہ اپنی مرضی پوری کرنے کو لوگوں کے لحاظ سے حیلے ڈھونڈھتا ہے الا لعنۃ اللّٰہ
علی القوم الظالمین ۰ تازیانہ ۳۳ ۔ قولہ ۔ سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہے

اقول اسی طرح یہ بھی مجملہ بدعات قرآن مجید اللّٰہ عزوجل کی صفت قدیمہ ازلیہ ابدیہ ممتنع الزوال
ہے نہ اوسکا وجود اللّٰہ عزوعلا کے ارادہ و اختیار و خلق و ایجاد سے نہ اوسکا سلب و اعدام
اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت میں ورنہ اپنی ذات کریم کو بھی سلب کر سکے کہ مقتضائے ذات سے
انتفائے ذات منتفی نہیں ہو سکتا تازیانہ ۳۴ ۔ قولہ کما قال اللّٰہ تعالیٰ اقول
کیا خوب کہاں ذاہب کہاں مسلوب مگر آپ کو تحریف معنوی مرغوب تسلیم ہیہات یہہ
کہاں نکلا کہ سلب سے مراد قلب سے زوال ہے اولاً جس ضرورت سے اسطرف جاتے ہو وہ حضرت کی
بالکل خلاف مذہب کہ یہہ شخص صفات باری کو علانیہ مخلوق و اختیاری مانتا ہے جیسا کہ علم الٰہی
و صدق ربانی کے بارہ میں اوسکی تصریحیں ہمنے اوپر نقل کیں اور بیشک جو چیز مخلوق و معدوم ہو سکے
اوسکی ذات کا سلب بھی ممکن تو یہ خلاف مسلک قائل تاویل قول غلط و باطل ثانیاً ہم نے
تنزیہ دوم میں بدلائل ثابت کر دیا کہ صدق کو اختیاری ماننے والا قطعاً قرآن عظیم کو حادث مانے
اور بیشک ہر حادث قابل فنا پھر اوسکے نزدیک فنائے قرآن یقیناً جائز ثالثاً خاص یہاں بھی
حضرت کا مطلب اونکے جاہلانہ نظر میں جبھی نکلیگا کہ قرآن مجید فی نفسہ معدوم ہو سکے کہ جب خبر ہی
نہ رہی تو کاذب کیا ہو گی ورنہ مجرد سہو ہو جانا ہرگز منافی کذب نہیں ہو سکتا کما لا یخفی فاعرف
تازیانہ ۳۵ ۔ اقول بفرض محال اگر سلب قرآن ممکن بھی ہوتا ہم جناب سفاہت مآب کا
جواب مجاب قطعاً ناصواب معترض نے لزوم کذب سے استحالہ قائم کیا تھا نہ لزوم تکذیب سے اور بیشک
اس تقدیر پر لزوم کذب سے اصلا مفر نہیں کہ خبر جب خلاف واقع ہو تو اوسکا صحیفہ عالم سے انعدام
مانع کذب قائل نہ ہو گا مانا کہ خبر معدوم ہو گئی اوسکے بعد اوسکا خلاف واقع ہوا تو غایت یہہ کہ لحظہ تو
کذب کا یہہ وقت تھا نہ کہ کذب اسوقت اوسی عارض ہوتا جسکے لیے وجود معروض درکار تھا ۵

جسوقت موجود تھی اوسیوقت بوجہ مخالفت واقع کاذب تھی گو ظہور کذب بعد کو ہو یا کبھی نہو اب انسان ہی
مین دیکھیے اوسکا کلام کہ عرض ہے اور عرض علمائے متکلمین کے نزدیک صالح بقا نہین فوراً موجود ہوتے
ہی معدوم ہو جاتا ہے با اینہمہ جب اوسکا خلاف واقع ہوتا ہے کہتے ہین فلان کی بات جھوٹی تھی غرض
اس نفیس جواب لاجواب اور اون دو ہذیان تباہ و خراب کی قدر اونکے مثل سمجھا نہین ہی جاتی ہونگے
یا معاذ اللہ عفو الٰہی بشرط صلاحیت کام نفرمائے تو اوسکی سچی قدر اوسدن کھلیگی یوم یقوم الناس
لرب العالمین ۝ الحمد للہ یہ حضرت کی چند سطری تحریر بالفعل پینتیس ۳۵ کوڑے ہین اور پانچ
ہذیان اول پر گزرے تو پورے چالیس تازیانے ہوئے واقعی حضرت طائفہ نے
بغلامی معلم الملکوت تہاری ہولے پر کذب و عیوب کا افترائے ممقوت کیا اور شرع مین افترا کی سزا
اسی کوڑے مگر غلام کے حق مین آدہی حد فعلیہن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب تو
چالیس کوڑے نہایت بجا واقع ہوئے اللہ عزوجل سے آرزو کہ قبول فرمائے اور ان تازیانون کو
سبوح کے حق مین نکال و عقوبت تابع کیلیے ہدایت و عبرت اہلسنت کے واسطے قوت و استقامت
بنائے آمین یا ارحم الراحمین بیشک ہمارے طرف کے علما شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے حضرت کے
ہذیان دوم کی بھی ضرور دھجیان لی ہونگی مگر اسوقت تک فقیر کی نظر سے اس بارہ مین کوئی تحریر نگزری
جو کچھ حاضر کیا بحمد اللہ سب القائے ربانی ہے کہ عبد ضعیف پر فیض لطیف سے فائض ہوا امید کرتا ہون
کہ انشاء اللہ العزیز اس بسط جلیل و وجہ جمیل للہ جزیل حصہ خاص فقیر ذلیل کا ہے فللہ المنۃ فی کل آن
و حین والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین

تنزیہ چہارم - علاج جہالات جدیدہ مین

اقول و بحول اللہ اصول ایہا المسلمون امکان کذب الٰہی کو خلف وعید کی فرع جاننا اور اوسمین اختلاف

الله کی وجہ سے امکان کذب کو مختلف فیہ ماننا ایک تو افترا دوسرے کتابیں و بیشک مسئلہ خلف وعید میں
بعض علما جانب جواز گئے اور محققین نے منع و انکار فرمایا مگر حاشا کہ اس سے امکان کذب ثابت نہ یہ علمائے
مجوزین کا مسلک بلکہ وہ اس سے بہزار زبان تبری و تحاشی کرتے ہیں پھر انکی طرف امکان کذب کی
نسبت سخت کذب ستم جسارت جسکے بہتان واضح البطلان ہونے پر حجج قاہرہ قائم **حجت اولے**
یہی نصوص قاطعہ کہ تنزیہ اول میں گزرے جن سے واضح کہ کذب باری محال ہونے پر اجماع قطعی
منعقد تمام کتب کلامیہ میں جہاں اس مسئلہ کا ذکر آیا ہے صاف تصریح فرما دی کہ اس پر اجماع و اتفاق
علما ہے یا لے حکایت خلاف اوسپر جزم فرمایا ہے **حجت ثانیہ** - **اقول** طرفہ یہ کہ جو علما
مسئلہ خلف وعید میں خلاف بتاتے ہیں وہی استحالہ کذب پر اجماع نقل فرماتے ہیں جیسے شرح
مقاصد میں ہے ان المتاخرین منہم یجوزون الخلف فی الوعید (یعنی متاخرین خلف وعید جائز
مانتے ہیں) اوسی شرح مقاصد میں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء
وہو علی اللہ تعالی محال (کذب الہی باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب وسے پاک
بے عیب پر قطعاً محال) اگر علما کو خبر نہ تھی کہ امکان کذب جواز خلف وعید پر متفرع تو ہم اوسے مختلف
فیہ لکھکر اسے کیونکر اجماعی بتاتے تھے ہیں اب چودھویں صدی میں اگر ان حضرات کو اس تفریع کی خبر
ہوئی **حجت ثالثہ** - **اقول** طرفہ یہ کہ جو علما خلف وعید کا جواز مانتے ہیں خود وہی کذب
الہی کو محال و اجماعی محال جانتے ہیں جیسے مواقف میں ہے لا یعد الخلف فی الوعید نقصا (خلف وعید
نقص نہیں گنا جاتا) اوسی مواقف میں ہے انہ تعالی یمتنع علیہ الکذب اتفاقا (کذب باری بالاتفاق محال
ہے) جیسے شرح طوالع میں ہے الخلف فی الوعید حسن اوسی میں ہے الکذب علی اللہ تعالی محال (
جیسے علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد میں لکھا ذہب بعض العلماء الی ان الخلف فی الوعید جائز علی
اللہ تعالی لا فی الوعد وبہذا وردت السنۃ (بعض علما اس طرف گئے کہ وعید میں خلف اللہ تعالی پر جائز ہے
نہ وعدہ میں اور یہی مضمون حدیث میں آیا) پھر بعد ذکر حدیث اوسی عرف و کلام عرب سے مؤید کیا کما نقلہ
افندی اسمعیل حقی فی روح البیان وہی علامہ جلال فرما چکے الکذب علیہ تعالی محال لا تشملہ القدرۃ (اللہ
تعالی کا کذب محال ہے قدرت الہی میں داخل نہیں) مگر یہ علما خود اپنا لکھا نہ سمجھتے تھے کہ ہم متلازم
چیزوں میں ایک کا جواز دوسرے کا استحالہ کیونکر مانے لیتے اور اپنے کلام سے آپ ہی تناقض کرتے ہیں

اب صدہا سال کے بعد ان حضرات کو کشف ہوا کہ مذہب کے معنی وہ تھے جو خود اہل مذہب کی فہم میں
نہ تھے **حجت رابعہ۔ اقول** افسوس ان ذی ہوشوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ علما سلف جواز کا محصل
وہی کیا ٹھہراتے اور اس تقریر شنیع یعنی امکان کذب کو کیونکر کس طرح سے دفع فرماتے ہیں میں یہاں
اونسے بعض وجوہ نقل کرتا ہوں (وجہ ۱) وعید سے مقصود انشائے تخویف وتہدید ہے نہ اخبار تو اوس
سے احتمال کذب کا محل ہی نہ رہا مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے الخلف فی الوعید جائز فان
اہل العقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا دون الوعد فان الخلف فیہ نقص یستحیل علیہ سبحٰنہ وزوبان
ایضا واللہ تعالیٰ خبرہ فہو صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک واعتذر بان کونہ خبر اسم بل ہو انشاء
للتخویف فلا باس ح فی الخلف یعنی وعید میں خلف جائز ہے کہ سلیم عقلیں اوسے خوبی گنتی ہیں
نہ عیب اور وعدہ میں جائز نہیں کہ اوسمیں خلف عیب ہے اور عیب اللہ عزوجل پر محال اسپر اعتراض
ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وعید بھی ایک خبر ہے تو یقیناً سچی کہ باری جل وعلا کا کذب محال اور عذر کیا گیا
کہ ہم اوسے خبر نہیں مانتے بلکہ انشائے تخویف ہے تو اب خلف میں حرج نہیں (دیکھو خلف وعید جائز
ماننے والوں نے استحالہ کذب الٰہی کا صراحۃً اقرار اور اوسکے امکان سے بہزار زبان اجتناب انکار
کیا اور اپنی مذہب کی وہ توجیہ فرمائی جسنے اس احتمال باطل کی گنجائش ہی نہ رکھی پھر معاذ اللہ امکان
کذب ماننے کو اون کے سر باندھنا کیسی وقاحت وشوخ چشمی ہے (وجہ ۲) فرماتے ہیں
آیات وعید آیات عفو سے مخصوص ومقید ہیں یعنی آتیہیں عفو و وعید دونوں ہیں وارد تو اونکے ملانے
سے آیات وعید کے یہہ معنی ٹھہرے کہ جنہیں معاف نہ فرمائیگا وہ سزا پائینگے جب یہہ معنی خود
قرآن عظیم ہی نے ارشاد فرمائے تو جواز خلف کو معاذ اللہ امکان کذب سے کیا علاقہ رہا امکان
کذب تو جب نکلتا کہ جزماً حتماً وعید فرمائی جاتی اور جب خود متکلم جل وعلا نے اوسی مقید بعدم عفو
فرمادیا ہے تو چاہے وعید واقع ہو یا نہو ہر طرح اوسکا کلام یقیناً صادق جسمیں احتمال کذب کو
اصلا دخل نہیں یہی جواب اکثر کتب علما مثل تفسیر بیضاوی انوار التنزیل وتفسیر عمادی ارشاد العقل
السلیم وتفسیر حقی روح البیان وشرح مقاصد وغیرہا میں اختیار فرمائی لطف یہہ ہے کہ خود ہی
ردالمحتار جسکے مدعی جدید غیر مہتدی ورشید نے مسئلہ خلف میں خلاف نقل کیا اوسی ردالمحتار
میں اسی جگہ اسی قول جواز کے بیان میں فرمایا حاصل ہذا القول جواز التخصیص لما دل علیہ اللفظ

بوضوا اللغوي من العموم فے نصوص الوعید اس قول کا حاصل یہہ ہے کہ نصوص وعید میں جو ظاہر لفظ اپنے
معنی لغوی کی رو سے عموم پر دلالت کرتا ہی کہ جو شخص ایسا کریگا یہہ سزا پائیگا اوسمین تخصیص جائز ہی
یعنی عام مراد نہو بلکہ اون لوگون کے ساتھہ خاص ہو جنھین مولی تعالی عذاب فرمانا چاہی ایمان
سے کہنا اوسی ردالمحتار مین یہین یہین یہہ تصریح صریح تو تھی جسنے اوس تفریع خبیث و قبیح کی
صاف بیخ کنی کردی آجتک کسی عاقل نے بھی عام مخصوص منہ البعض کو کذب کہا ہی ایسے عام تو
قرآن عظیم مین اسوقت بکثرت موجود پھر امکان کذب کیون مانو صاف نہ کہدو کہ قرآن مجید مین
(خاک بدہان گستاخان) جابجا کذب موجود ہی واہ شاباش ردالمحتار کی عبارت سے اچھا استناد کیا
کہ آدھی نقل اور آدھی نقل پھر بھی دعوی رشد و دیانت باقی ہے ذرا آدمی خدا سے تو حیا کرے
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (وجہ ۳۳) اگر بالفرض کوئی نص مفید تخصیص و تقیید وعید
نہ بھی آتا تاہم کریم کی شان یہی ہے کہ غیر مستمر و غلامون کے حقمین وعید بنظر تہدید فرمائے اور اُس
میں یہی مراد لی کہ اگر ہم معاف نفرمائین تو یہہ سزا ہی خلاصہ یہہ کہ قرینہ کرم تخصیص و تقیید وعید کے
لیے بس ہے اگرچہ مخصص قولی نہو اقول وبہ یحصل قران التخصص مع المخصص بخلاف ما سبق فہو
خاص بمذہب من یجیز التراخی والانفصال وہذا جار علی مذہب الکل یہہ وجہ وجیہ فقیر غفر اللہ تعالی لہ
کے خیال مین آئی تھی یہان تک کہ علامہ خیالی رحمہ اللہ تعالی کو دیکھا کہ حاشیہ شرح عقائد مین اسکی
تصریح فرمائی حیث قال لعل مرادہم ان الکریم اذا اخبر بالوعید فاللائق بشانہ ان یبنی اخبارہ
علی المشیۃ وان لم یصرح بذلک بخلاف الوعد فلا کذب ولا تبدیل یعنی امید ہی کہ خلف وعید
جائز ماننے والے یہہ مراد لیتے ہین کہ کریم جب وعید کی خبر دے تو اوسکی شان کے لائق یہی ہے
کہ اپنی خبر کو مشیت پر مبنی رکھے اگرچہ کلام مین اسکی تصریح نفرمائی بخلاف وعدہ کے تو خلف
وعید مین نہ کذب ہی نہ بات بدلنا) مسلمانو دیکھا کہ خلف وعید جائز ماننے والے اس تفسیر پاک
سے جو مدعی بیباک نے گڑھی کسقدر دور بھاگتے اور کس کس وجہ سے اوسے علانیہ رد کرتے ہین
پھر اپنی جھوٹی بات بنانے کے لیے ناکردہ گناہ اونکے سر ایسا الزام شدید باندھنا کسقدر بیجا
جرأت و بیحیائی ہے قال اللہ سبحنہ و تعالی ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ
بریئا فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا۔ حجت خامسہ۔ اقول مجوزین

خلف وعید اپنی مذہب پر بڑی دلیل یہہ پیش کرتے ہین کہ باری عزاسمہ نے فرمایا ان اللہ لا
یغفران یشرک به ویغفر مادون ذلك لمن یشاء بیشک اللہ تعالی کفر کو معاف
نہین فرماتا اور کفر سے نیچے جتنے گناہ ہین جسے چاہیگا بخشدیگا) اسی رد المحتار مین اسی مقام پر اسی
مسئلہ کے بیان مین آپکی منقولہ عبارت سے چار ہی سطر بعد فرمایا ادلة المتشبثین التی من انصہا
قولہ تعالی ان اللہ لا یغفران یشرک به ویغفر مادون ذلك اور یہی مین اوسکی
ماخذ حلیہ شرح منیۃ امام محقق ابن امیر الحاج مین ہے اور پر ظاہر کہ دعوی دلیل پر متفرع اور اوسکی
مفاد کا تابع ہوتا ہے سبحن اللہ جب جواز خلف خود ارشاد متکلم بالوعید جل مجدہ کیطرف مستند کہ اوسنے
فرمادیا ہم جسے چاہینگے بخشدینگے تو دلیل امکان کذب کو اصلا راہ نہین دیتی مگر بدلول مین
زبردستی خدا واسطے کو مان لیا جائیگا اس جہالت کی کوئی حد ہے آپکے نزدیک یہہ علما اپنے
دعوی و دلیل کی بھی سمجھہ نرکھتے تھے کہ خلف تو اوس معنی پر جائز مانین جسے امکان کذب لازم
اور دلیل وہ پیش کرین جو اس معنے کی بالکل قاطع وحاسم - خدارا اپنی جہالتین سفاہتین علما
کے سر کیون باندھتے ہو ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈری آنکھہ ؛ تند انصاف
اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہہ جرم کریگا یہہ سزا پائیگا اور ساتھہ ہی اوسی فرمان مین یہہ بھی ارشاد
فرمائے کہ ہم جسے چاہینگے معاف فرمادینگے تو کیا اگر وہ بعض مجرمون سے درگزر کرے تو اپنے پچھلے حکم مین
جھوٹا پڑیگا یا اوس آئین کی قدر لوگون کے دلون سے گھٹ جائیگی جیسا کہ وہ احمق جاہل دعوی
کرتا ہے یا اگر کوئی شخص بدلیل اس دوسرے ارشاد کے ثابت کرے کہ بادشاہ نے جو سزا مقرر فرمائی
ہے کچھہ ضرور نہین کہ ہو ہی کر رہے بلکہ ٹل بھی سکتی ہے تو کیا اوسکے قول کا حاصل یہہ ہوگا کہ وہ
بادشاہ کا کذب محتمل مانتا ہے ذرا آدمی سمجھہ سوچ کر تو بات مونہہ سے نکالے سبحن اللہ جس رد المحتار سے
سند لائے اوسی مین وہین وہین اوسی بیان مین اوسی صفحہ مین وہ صاف و روشن تصریحین موجود
جنسے اس تفریع ناپاک کی پوری قلعی کھلتی ہے حضرت ایک ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائین اور باقی بالکل
ہضم گویا دیکھا ہی نہین اسی کا نام دین و دیانت ہے اسی پر دعوی رشد و ہدایت ہے مگر حضرات وہابیہ عادت
سے مجبور ہین نقل عبارت مین قطع برید ان صاحبون کا داب قدیم رہا ہے یہانتک کہ انکے متکلمین نے
رسالے کے رسالے جی سے گڑھکر علمائے سابقین کیطرف نسبت کر دیے انتہا یہہ کہ عالم و امام دل سے

ترستے کہ باوجود تکرر مطالبہ تمام عالم میں اونکے وجود کا پتا نہ دے سکے فقیر کے بعض احباب سلمہم اللہ
تعالی نے رسالہ سیف المصطفی علی ادیان الافترا (١٢٩٩ھ) اسی باب میں لکھا اور اوسمین ان حضرات کے عقائد
واکابر کی ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے زیادہ ایسی ہی عیاریوں بددیانتیوں کا ثبوت دیا واقعی حضرات نجدیہ نے ایک
حدیث صحیح عمر بھر کے عمل کو بس سمجھی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت ع بیحیا باش وانچہ خواہی کن

بحث سادسہ - اقول

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قال ابوعمرو بن العلاء لعمرو بن عبید ما تقول فی اصحاب
الکبائر قال اقول ان اللہ ینجز الوعید کما ینجز وعدہ قال ابوعمرو انک رجل اعجم لا اقول اعجم
اللسان ولکن اعجم القلب ان العرب تعد الرجوع عن الوعد لؤما وعن الایعاد کرما والمعتزلۃ حکوا ان
اباعمرو بن العلاء لما قال ہذا الکلام قال لہ عمرو بن عبید یا اباعمرو فہل یسمی اللہ مکذب نفسہ قال لا قال
فقد سقطت حجتک قالوا فانقطع ابوعمرو بن العلاء وعندی انہ کان لابی عمرو ان یجیب عن ہذا السؤال
ان ہذا انما یلزم لو کان الوعید ثابتا جزما من غیر شرط وعندی ان جمیع الوعیدات مشروطۃ بعدم العفو
فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب فی کلام اللہ تعالی اھ ملخصا یعنی امام ابوعمرو ابن العلاء رحمہ اللہ تعالی
نے عمرو بن عبید پیشوائے معتزلہ سے فرمایا اہل کبائر کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے کہا میں
کہتا ہوں اللہ تعالی اپنی وعید پوری کریگا جیسا کہ اپنا وعدہ بیشک پورا فرمائیگا امام نے
فرمایا تو عجمی ہے میں نہیں کہتا کہ زبان کا عجمی بلکہ دل کا عجمی ہے عرب وعدہ سے رجوع کو نالائقی
جانتے ہیں اور وعید سے درگزر کو کرم - معتزلہ حکایت کرتے ہیں اس پر عمرو نے جواب دیا خدا کو
اپنی ذات کا جھٹلانے والا ٹھہرائیگا امام نے فرمایا نہ عمرو نے کہا تو آپکی حجت ساقط ہوگئی اس پر
امام بند ہوگئے - اب امام رازی فرماتے ہیں میرے نزدیک امام یہ جواب دے سکتے تھے کہ اعتراض
تو جب لازم آئے کہ وعید یقینی بلا شرط ہو اور میرے مذہب میں تو سب وعیدیں عدم عفو سے مشروط
ہیں تو خلف وعید سے معاذ اللہ کلام الہی میں کذب کہاں سے لازم آیا اب عاقل بنظر انصاف
غور کرے **اولا** اگر تجویز خلف امکان کذب ماننا ہوتی تو برتقدیر صدق حکایت امام کا بند ہونا
کیا معنی اونہیں صاف کہنا تھا میں جواز خلف مانتا ہوں تو امکان کذب میرا بھی مذہب اور
برتقدیر کذب معتزلہ علمائے اہلسنت کیوں نہیں فرماتے کہ تمنے وہ حکایت گھڑی جو آپہی اپنے

کذب کی دلیل ہے مجوزین خلف تو امکان کذب مانتے ہی ہیں پھر امام اس الزام پر بند کیون ہوجائے **ثانیاً** آگے چلکر امام رازی امام ابن العلاء کیطرف سے اچھا جواب دیتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں سب وعیدین مقید ہیں تجن اللہ جب وعیدین مقید ہونگی تو امکان کذب کدھر جائیگا کیون نہین کہتے کہ ہمارے مذہب میں کذب ممکن تو الزام ساقط غرض بیشمار وجوہ سے ثابت کہ مدعی جدید غیر مہتدی ورشید نے علمائے کرام پر جیتا طوفان باندھا **حجت سابعہ**۔

اقول۔ آپکی یہی رد المحتار جس سے آدھا فقرہ نقل کرکے ائمہ دین پر پوری تہمت کردی اس بحث میں حلیہ امام علامہ ابن امیر الحاج سے ناقل ہے شروع عبارت یون ہے وافقہ علی الاول صاحب الحلیۃ المحقق ابن امیر الحاج وخالفہ فی الثانی وحقق بانہ یبتنی علی مسئلۃ شہیرۃ وہی انہ ہل یجوز الخلف فی الوعید فظاہر ما فی المواقف الخ اور ختم یون ہذا خلاصتہ ما اطال بہ فی الحلیۃ اوریہہ صاحب حلیہ خود مسلمانون کے حق مین جواز خلف کو ترجیح دیتے ہیں اسی رد المحتار میں اونسے منقول الاشبہ ترجح جواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار۔ آب ملاحظہ ہو کہ یہی امام علام قائل جواز خود آپکی اوس تفریع شنیع یعنی امکان کذب سے کیسی سخت تحاشی فرماتے ہیں اسی حلیہ میں بعد ختم بحث کے فرمایا وحاشا للہ ان یراد بجواز الخلف فی الوعید ان لا یقع عذاب من اراد اللہ الاخبار بعذابہ فانہ محال علی اللہ تعالی قطعا کما ان عدم وقوع نعیم من اراد اللہ الاخبار عنہ بالنعیم محال علیہ قطعا کیف لا وقد قال تعالی ومن اصدق من اللہ قیلا ومن اصدق من اللہ حدیثا ۝ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ ج یعنی حاشا للہ خلف وعید جائز ہونے کے یہہ معنی نہیں کہ اللہ عزوجل نے جسکے عذاب کی خبر دینی چاہی اوسکا عذاب واقع نہو یہہ تو اللہ تعالی پر قطعاً محال ہے جسطرح یہہ بالیقین ممکن نہیں کہ اوسے جسکی نعیم کی خبر دینی چاہی اوسکے لیے نعیم واقع نہو اور کیونکر اوسکی خبر کا کذب محال نہوگا حالانکہ وہ خود فرماتا ہے اللہ سے زیادہ کسکا قول سچا ہے اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے تیرے رب کی باتین سچ اور عدل میں کامل ہیں کوئی اوسکی باتونکا بدلنے والا نہیں) کیون ایمان سے کہنا یہہ وہی علماء ہیں جنہیں تم امکان کذب ماننے کا بہتان کرتے ہو اللہ حیا دے **حجت ثامنہ لقطع عرق ضلالت ضاسنہ**۔

اقول۔ وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق علمائے مجوزین کے

یعنی خلف وعید بمعنی عفو ہے نہ بمعنی کذب جیسا کہ اس جاہل نے گمان کیا

طرق استدلال ومناظرہ وجدال شاہد عدل ہین کہ اونکے نزدیک خلف وعید وعفو ومغفرت مین نسبت
تساوی اور دونون جانب سے ترافق کلی ہے ثبوت سنیے قریب گزرا کہ اونھون نے اپنے دعوی پر کریمہ
ویغفر مادون ذلک لمن یشاء سے استدلال کیا اور حلیہ بحر دالمختار مین جس سے
آپ ہمیشہ کے لیے اپنے پیچھے ایک آفت لگانے کو ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائے اس دلیل کو انص
واظہر دلائل مجوزین کہا اور یہ ظاہر کہ آیت صرف جواز مغفرت ارشاد فرماتی ہے اسیکو اونھون نے
جواز خلف پر دلیل ٹھہرایا تو اونکا یہہ استدلال برہان قاطع کہ وہ مغفرت کو خلف سے عام نہین
مانتے کہ جواز اعم ہرگز جواز اخص کا مثبت نہین ہو سکتا اور عنقریب آتا ہے کہ معتزلہ نے امتناع عفو پر
آیات وعید سے تمسک کیا اسپر ان علما نے جواب دیا کہ خلف جائز ہے تو لاجرم جواز خلف کو امتناع عفو کا
رد مانا اور نہ بہار جواز اعم امتناع اخص کا نافی نہین ہو سکتا تو اونکا یہہ جواب دلیل ساطع کہ وہ خلف کو
مغفرت سے عام نہین مانتے رہا تباین وہ بالبداہت اور خود اسی رد واثبات سے بین البطلان
پس تساوی متعین اور مراد مجیبین یعنی ظاہر ہو گیا کہ وہ صرف عدم وقوع وعید بوجہ عفو کو خلف سے
تعبیر فرماتے اور جائز ٹھہراتے ہین کہ یہی مغفرت سے مساوی ہے نہ کہ معاذ اللہ تبدیل قول وتکذیب
خبر کہ عفو سے عموم وخصوص دونون رکھتی ہے مثلاً ورگزر بنا ہی تخصیص نصوص وتقیید وعید واقع ہوئی
تو عفو ہو جود اور تبدیل مفقود اور کسی جرم پر ایک سزاے شدید کی وعید حتمی اور ایقاع کیوقت اوسمین
کمی کی تو عفو مفقود اور تبدیل موجود اور اگر عفو تخفیف کو شامل کیجیے تو عام مطلقاً سہی بہرحال خلف
کہ اوسکا مساوی ہے کذب سے قطعاً عام مطلقاً یا من وجہ اب تو اپنی جہالت فاحشہ پر متنبہ ہوے
کہ جواز اعم کو امکان اخص کا مستلزم مان رہے ہو فالحمد للہ علی اتمام الحجۃ وایضاح المحجۃ تحجیت

تاسعہ قاہرہ قالعہ قاتلہ قارعہ بازغۃ التبیین وامغۃ الکذابین

اقول — وباللہ التوفیق ایہا المسلمون ذرا قلب حاضر درکار اس مدعی جدید غیر مہتدی ورشید
نے کذب باری عزوجل کا صرف امکان عقلی ہی ائمہ دین کیطرف نسبت نکیا بلکہ معاذ اللہ اونھین
کفر صریح کا قائل قرار دیا پھر بحمد اللہ اونکا دامن سنت ماس تو کفر وضلالت کے ناپاک دھبون
سے پاک ومنزہ مگر یہہ حضرت خود ہی اپنے ایمان کی خیر منا تین یون نمانین تو مفصل جانین
اصل امر یہہ ہے کہ خلف بایں معنی کہ متکلم ایک بات کہکر پلٹ جائے اور جو خبر دی تھی اوسکی

خلاف عمل مین لاے بلاشبہہ اقسام کذب سے ہے کہ کذب نہین مگر خلاف واقع خبر دینا تو اس
معنی پر خلف کو ممکن یا سائغ یا واقع یا واجب جو کچھ مانیے بعینہ وہی حکم کذب کے لیے ثابت ہوگا
کہ یہہ جانب وجود ہی اور جانب وجود مین قسیم مقسم کو مستلزم اور عقل احکام قسم سے مقسم پر حاکم
کہ اسکا وجود بے اوسکے محال و ناممکن تو لاجرم اوسکا امکان اسکے جواز اور اوسکا وجود اسکی وقوع
اور اوسکا وجوب اسکی ضرورت کو لازم حضرت مدعی جدید نے اپنی جہالت و ضلالت سے کلام علما مین
خلف کے یہی معنی سمجھے کہ باری تعالی عیاذا باللہ بات کہکر پلٹ جائے خبر دیکر غلط کر دے لہذا جواز
خلف پر امکان کذب کو متفرع کیا حالانکہ حاش للہ عالم مین کوئی عالم اسکا قائل نہین بلکہ وہ حضرات
اس معنی پر وہ مخترع عفو و کارو بلیغ فرماتے اور جواز خلف کو تخصیص نصوص و تقیید وعید وغیرہا
ایسے امور پر بنا کرتے ہین جنکے بعد نہ معاذ اللہ کہکر پلٹنا نہ بات کا بدلنا اس امر پر دلائل قاہرہ
و تصریحات باہرہ سن ہی چکے مگر ان حضرت کو یہہ مسلم نہین خواہی نخواہی خلف کو اوسی معنے پر
ڈھالتے ہین جو ایک قسم کذب ہی تاکہ اوسکے جواز سے امکان کذب کی راہ نکالین بہت اچھا
اگر یہی معنی مراد ہون تو اب انظر کیجیے کہ جواز خلف کے کیا معنی ہین اور وہ اپنے کس معنی پر ائمہ
مین مختلف فیہ حاشا جواز صرف بمعنی امکان عقلی محل خلاف نہین بلکہ قطعاً جواز شرعی و امکان
وقوعی مین نزاع ہے جسکے بعد امتناع بالغیر بھی نہین ہوتا دلائل سنیے (اولا) اہلسنت بالاجماع
اور معتزلہ کا ایک فرقہ مغفرت عاصیان کبائر کردگان وبے توبہ مردگان کے امکان عقلی پر متفق
ہین یعنی کچھہ عقل محال نہین جانتی کہ اللہ تعالے اونسے مواخذہ نفرمائے مگر امکان شرعی
مین اختلاف پڑا اہلسنت بالاجماع شرعاً بھی جائز بلکہ واقع اور یہہ فرقہ وعیدیہ سمعاً ناجائز اور عدم
واجب مانتے ہین انھون نے آیات وعید سے استناد کیا اوسکے جواب مین جواز خلف کا مسئلہ
پیش ہوا یعنی اے معتزلہ تمہارا استدلال تو جب تمام ہو کہ یہہ وقوع وعید شرعاً واجب مانین

وہ خود تمہارے نزدیک جائز الخلف ہے تو عفو بھی جائز کا جائز ہی رہا اور شرعاً وجوب عذاب کہ تمہارا دعویٰ تھا
ثابت نہوا امام علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں فرماتے ہیں البحث الثانی عشر اتفقت الامۃ ونطق
الکتاب والسنۃ بان اللہ تعالیٰ عفو غفور یعفو عن الصغائر مطلقا وعن الکبائر بعد التوبۃ ولا یعفو عن
الکفر قطعا واختلفوا فی العفو عن الکبائر بدون التوبۃ فجوزہ الاصحاب بل اثبتوہ خلافا للمعتزلۃ تمسک
القائلون بجواز العفو عقلا وامتناعہ سمعا وہم البصریون من المعتزلۃ وبعض البغدادیۃ بالنصوص الواردۃ
فی وعید الفساق واصحاب الکبائر واجیب بانہم وافلو فمع عمومات الوعد بالثواب ودخول الجنۃ علی
ان مرد الخلف فی الوعد لؤم لا یلیق بالکریم وفاقا بخلاف الخلف فی الوعید فانہ ربما یعد کرما اھ ملتقطا
دیکھو علما اس جواز خلف سے عذاب کے وجوب شرعی کو دفع فرماتے ہیں اور وجوب شرعی کا
مقابل نہیں مگر جواز شرعی اگر صرف امکان عقلی مراد ہو تو وہ ان معتزلہ کے مذہب کیا منافی اور
انکی دلیل کا کیونکر نافی ہوگا وہ کب کہتے تھے کہ واجب عقلی ہے جو تم امکان عقلی کا قصہ پیش کرو
تو ثابت ہوا کہ یہ علما بالیقین خلف وعید کو شرعاً جائز مانتے ہیں **ثانیاً** محققین کہ جواز خلف نہیں
مانتے آیہ کریمہ **ما یبدل القول لدی** سے استدلال کرتے ہیں کما فی شرح عقائد النسفی وشرح
الفقہ الاکبر وغیرہما اور ظاہر کہ آیت میں نفی وقوع صرف استحالہ شرعی پر دلیل ہوگی نہ امتناع عقلی پر
تو لازم کہ وہ علما جواز شرعی مانتے ہوں ورنہ محققین کی دلیل محل نزاع سے محض اجنبی اور امر نزاعی
کی نافہمی پر مبنی ہوگی وہ نہ کہدینگے کہ اس سے صرف استحالہ شرعی ثابت ہوا وہ امکان عقلی کے کب
خلاف ہے جسکے ہم قائل ہیں **ثالثاً** واحدی نے بسیط میں آیہ کریمہ **انک لا تخلف المیعاد**
سے صرف وعد مراد لیا اور وعید پر حمل کرنے سے انکار کیا کہ اوسمیں تو خلف جائز ہے تفسیر کبیر میں
فرمایا احتج الجبائی بہذہ الآیۃ علی القطع بوعید الفساق (ثم ذکر احتجاجہ والاجوبۃ عنہ الی ان قال)
وذکر الواحدی فی البسیط طریقۃ اخری فقال لم لا یجوز ان یحمل ہذا علی میعاد الاولیاء دون وعید الاعداء
لان خلف الوعید کرم عند العرب الخ ظاہر ہے کہ علمائے مجوزین اگر صرف امکان عقلی مانتے تو آیت میں
اس حمل کی انہیں کیا حاجت تھی کہ انتفائے شرعی جواز عقلی کے کچھ منافی نہیں **رابعاً** قائلان
جواز کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ خلف وعید صرف بحق مسلمین جائز ہے نہ بحق کفار عبارات علیہ
الاشبہ ترجیح القول بجواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار اھ بحوالہ ردالمحتار

گزری مگر ہیں اوسکی جگہ اور تحفے پیش کروں مختصر العقائد میں ہے الملک یتعبد الناس عبیدہ وله
ان یفعل بهم ما یرید ولکن وعد ان لا یعذب احد بغیر ذنب وان لا یخلد المومن المذنب فی النار ویستحیل
ان یخلف فی میعادہ وکذا وعد ان یعذب المومن المذنب زمانا والکافر مؤبدا ولکن قد یعفو عن المومن
المذنب ولا یعذبه لانه تکرم وتفضل فیترک الوعید اما فی حق الکفار فلا یکون العفو وان کان تکرما
وتفضلا قال الله تعالی ولو شئنا لآتینا کل نفس هدیها ولکن حق القول منی الآیة
اخبر انه لا یفعل مع الکفار الا بطریق العدل روح البیان میں ہے الله تعالی لا یغفر ان یشرک
به فیجوز وعیدہ فی حق المشرکین ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء فیجوز ان یخلف وعیدہ فی حق المومنین
سبحن الله اگر صرف امکان عقلی میں کلام ہوتا تو وہ تو باجماع اشاعرہ بلکہ جماہیر اہلسنت حتی کہ ما
میں بھی حاصل وھو التحقیق یفعل الله ما یشاء ویحکم ما یرید ہ شرح مقاصد الطالبین
فی علم اصول الدین میں ہے اتفقت الامة ان الله تعالی لا یعفو عن الکفر قطعا وان جاز
عقلا ومنع بعضهم الجواز العقلی ایضا لانه مخالف لحکمة التفرقة بین من احسن غایة الاحسان ومن
اساء غایة الاساءة وضعفه ظاہر اھ ملخصا اسمیں شرذمہ لا یجوزون العفو عنهم فی الحکمة آجیوہم
بدلائل قاطعہ ثابت ہوا کہ قائلین جواز جواز شرعی لیتے اور خلف کے امتناع بالغیر سے بھی انکار
رکھتے ہیں اب لفظ خلف کے وہ معنی لیے جو ایک قسم کذب ہی تو قطعاً لازم کہ تمہارے زعم
باطل میں ان علما کے نزدیک کذب الہی نہ صرف عقلاً بلکہ شرعاً بھی جائز ہو جسے امتناع بالغیر سے
بھی بہرہ نہیں یہ صریح کفر ہے والعیاذ بالله رب العلمین امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا
شریف میں فرماتے ہیں من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم
ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلک المصلحة بزعمه ام لم یدعها فهو کافر باجماع
جو الله تعالی کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی الله تعالی علیه وسلم کی
نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ
اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اسمیں کسی مصلحت کا ادعا
کرے یا نکرے ہر طرح بالاجماع کافر ہے) سبحن الله حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا
پر کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا جناب باری عزوجل کا جواز کذب ماننے والا کیونکر

بالاجماع کافر و مرتد نہو گا اب تو جانا کہ تمنے اپنی جہالت و وقاحت سے کفر و اسلام مین تمیز
نکی اور کفر خالص پر معاذ اللہ ائمۂ دین مین نزاع ٹھہرا دی سبحن اللہ یہہ فہم و فقاہت یہہ دین
و دیانت اور اسپر عالم رشید بلکہ شیخ مرید بننے کی ہمت ع آدمیان گم شدند ملک خرافت
گرفت ٭ ورا یہہ مقام یاد رکھیے کہ آپکو خاتمہ مین اس سے کام پڑنا ہے واللہ المستعان
علے ما تصفون ۝ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تحقیق عاشر ظاہرہ
باہرہ زاہرہ قاہرہ اقمروا دہی من فیتہا الاولے - اقول
و باللہ التوفیق ہنوز بس نہین اگرچہ علما مسئلہ خلاف مین بلفظ جواز تعبیر کرتے ہین مگر قلب
صافی و نظر وافی نصیب ہو تو کھل جائے کہ وہ جس شئی پر خلاف جائز کہتے ہین اوسے یقینی
نہ صرف جائز بلکہ بالیقین واقع مانتے ہین تو تمہارے زعم خبیث پر قطعا لازم کہ ائمۂ دین کذب
الٰہی کو یقینا واقع و موجود بالفعل جانتے ہین اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہوگا دلائل لیجیے
اولا ہم ثابت کر آئے کہ خلاف و عفو اونکے نزدیک متساوی ہین اور ایک مساوی کا وقوع
وقوع مساوی دیگر کو قطعا مستلزم خواہ تساوی فی التحقق ہو یا فی الصدق کہ اول کا تو یہین
منطوق تلازم فی الوجود اور ثانی اوس سے بھی زیادہ ادخل فی المقصود فان الانفکاک فی
الوجود انفکاک فی الصدق مع شئے زائد لیکن عفو بالیقین واقع ابھی شرح مقاصد سے گزرا
جوزہ الاصحاب بل اثبتوہ تو ثابت ہوا کہ وہ علما جسے خلف وعید کہتے ہین یقینا واقع اب تم خلف
اوس معنی ناپاک پر حمل کرلیتے ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی کے بالیقین واقع و موجود ہونے مین
کیا کلام رہا صدق اللہ تعالی فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی
الصدور ۝ بیشک آنکھین اندھی نہین ہوتین وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینوں مین ہین
والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالی ثانیا تعیین تساوی سے قطع نظر بھی کیجیے تاہم آیۂ کریمہ ویغفر ما
دون ذلک سے اونکا استدلال دلیل قاطع کہ خلف عفو سے خاص یا مباین نہین لاجرم
مساوی نہی تو عام ہوگا بہرحال وقوع مغفرت وقوع خلف اور تمہارے طور پر وقوع خلف
وقوع کذب کو مستلزم ہو کہ کذب الٰہی یقینی الوقوع ٹھہریگا اور کیا گمراہون کے سر پر سینگ
ہوتے ہین ثالثا مختصر العقائد کی عبارت گزری کچھ دیر ہوئی جسمین خلف وعید کو محال کہکر

وعید مسلمین کے بارے میں دیکھ لیجئے کیا لفظ لکھا تجوز ان تترک الوعید نلکھا بلکہ صاف صاف تترک الوعید مرقوم کیا پھر ثبوت مدعا میں کیا کلام رہا رہا الیعا اون دلائل قاطعہ عقلیہ کے بعد تمہاری سمجھ کے لائق قاطع نزاع ودافع شغب یہہ ہے کہ امام محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی رحمہ اللہ تعالی اسنے اوسی حلیہ میں جو اسی رد المحتار کی جس سے آپ ناقل اسمقام میں ماخذ ہے صاف بتادیا کہ خلف وعید صرف عفو سے عبارت ہے اب آپ ہی بولیے آپکے مذہب میں عفو بالیقین واقع ہے یا نہیں اگر ہے تو وہی خلف ہے اور تم خلف کو اصل کذب سمجھے تو اپنے خدا کو یقیناً کاذب کہہ چکے یا نہیں حلیہ کی وہ عبارت یہہ ہے الدعاء المذکور یستلزم انہ یجوز الخلف فی الوعید وظاہر المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلۃ بہ لانہ لایعد نقصا بل جوداً وکرماً ولہذا مدح بہ کعب بن زہیر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم حیث قال نبئت ان رسول اللہ اوعدنی + والعفو عند رسول اللہ مامول + دیکھو صراحۃً مدح بالعفو کو مدح بخلف الوعید قرار دیا اسیطرح ختم بحث میں قول ابن نباتہ سعدی الحمد للہ الذی اذا وعد وفا واذا اوعد عفا کو اسی باب سے ٹھہرایا اب بھی وضوح حق میں کچھ باقی رہا یہہ دوسرا مقام یاد رکھنے کا ہے کہ کتنے صراحۃً وقوع وجود کذب الہی کو ائمہ اہلسنت کا مذہب جانا اور ایسی کفر شنیع وارتداد فظیع کو ایک اختلافی مسئلہ مانا

کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ۝ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار بالجملہ بحمد اللہ بحج قاہرہ وبینات باہرہ شمس واس سے زیادہ روشن وابین ہوگیا کہ علما جس معنے پر خلف جائز مانتے ہیں حاش للہ اوسے امکان کذب سے اصلا علاقہ نہیں اونکے نزدیک خلف بمعنی عدم ایقاع وعید بوجہ تجاوز وکرم ہے کہ عین عفو یا عفو کا منتہی وملازم اور یہہ معنی نہ صرف جائز بلکہ باجماع اہلسنت بلاشبہہ واقع رہا خلف بمعنی تبدیل قول وتکذیب خبر جسکے جواز پر امکان کذب متفرع ہو سکے ہرگز ہرگز اون علما کی مراد نہ عالم میں کوئی عالم اوسکا قائل بلکہ وہ بالاتفاق بکزبان وبکدل اوس سے تبری وتحاشی کامل کرتے اور کذب الہی کے استحالہ قطعی وامتناع عقلی پر اجماع تام رکھتے ہیں اول سے آخر تک اونکے تمام کلمات ومحاورات ووجوہ مناظرہ وطرق رد واثبات ہزار در ہزار طور سے

اس امر پر شاہد عادل و ناطق فصل کما قد ظہر علی کل ذی عقل اور امام ابن امیر الحاج نے تو بحمد اللہ
یہہ امر باتم وجوہ منجلی کردیا کہ خود جواز خلف کو راجح مانکر اس سفنے ناپاک تراشیدہ مدعی بیباک کی وہ
بیخکنی فرمائی جسکی غرب سے شرق تک خبر آئی یونہین امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین انکے
کلام امام ابوعمرو ابن العلاء قائل جواز خلف کی وہ کچھ تائید کی جو اوپر گزر چکی جب معنی تبدیل کی
نوبت آئی جسپر ان حضرت نے تفریع کی ٹھہرائی اوسپر وہ شدید و عظیم نکیر فرمائی کہ کج فہمی جاہلان کی
قیامت دکھائی اسی تفسیر مین فرماتے ہین الخبر اذا جوز علی اللہ الخلف فیہ فقد جوز الکذب علی
اللہ تعالی وہذا خطأ عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالی منزہ عن
الکذب ومعلوم ان فتح ہذا الباب یفضی الی الطعن فی القرآن وکل الشریعۃ اہ ملخصا یعنی جب خبر
خلف اللہ تعالی پر جائز رکھا جائے تو بیشک کذب الہی کو جائز ماننا ہوگا اور یہہ سخت خطا ہے بلکہ
قریب ہے کہ کفر ہوجائے اسلیے کہ تمام عقلا (یعنی نہ صرف اہل اسلام بلکہ سمجھ وال کافر بھی) اتفاق
کیے ہوے ہین کہ باری تعالی کذب سے منزہ ہے اور معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید
اور تمام شریعت مین طعن تک لیجائیگا) بس خدا کی شان ہی شان نظر آتی ہے کہ واضح روشن
ایمانی اجماعی مسائل مین مدعیان علم و دیانت و رشد و مشیخت اغوای عوام و تلبیس ہوام کو لونہ
دیدہ و دانستہ کورمقری بنجاتے اور خوف خالق و شرم خلائق سبکو یکدست سلام کرکے ائمہ
دین پر یون کھلے بہتان جیتے طوفان اوٹھاتے ہین ع چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندی خدا ع فان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ ○ وان کنت تدری
فالمصیبۃ اعظم ○ بس زیادہ کیا کہون سوا اسکے کہ اللہ ہدایت دے آمین **تنبیہ نبیہ** الحمد للہ
تحقیق ذروۂ علیا کو پہونچی اور عیارون طرارون کی افترابندی اپنی سزا کو اب صرف یہہ امر قابل
تنقیح رہا کہ جب خلف بمعنی تبدیل کے استحالہ پر اجماع قطعی قائم اور بمعنی مساوی عفو بالاجماع
جائز بلکہ واقع تو علمای مجوزین و محققین مانعین مین نزاع کس امر پر ہے **اقول** وباللہ التوفیق
وبہ العروج علی اوج التحقیق علی الخبیر سقطت ہان منشا نزاع اس اطلاق خلف کی تجویز ہے
مجوزین نے خیال کیا کہ خلف وعید معاذ اللہ کسی عیب و منقصت کا نشان نہین دیتا بلکہ
عفو و کرم پر دلیل ہوتا اور محل مدح و ستائش مین بولا جاتا ہے ولہذا اجاب بجا عرف عرب مین

اوسپر استناد کرتے ہین قال قائلہم ؎ وانی وان اوعدتہ او وعدتہ * لمخلف ایعادی و منجز
موعدی * وقال آخر ؎ اذا وعد السّرا انجز وعدہ * وان اوعد الضرا فالعفو مانعہ *
بنابران خلف وعید کی تجویز کی محققین نے دیکھا کہ یہہ لفظ معنی محال یعنی تبدیل مقال کو موہم
اور یہان ایہام محال بھی منع ہین کا فی کما نصوا علیہ فی مسئلۃ معقد العز * اور اسکے ساتھ وقوع
تمدح صرف مخلوق مین ہے خالق عزوجل کا اوسپر قیاس صحیح نہین لاجرم اس تجویز سے تحاشی کی
خلاصہ یہہ کہ آیات وعید مین بنظر ظاہر عموم عدم وقوع ایک صورت خلف مین ہے اگرچہ بنظر
تخصیص و تقیید حقیقت خلف سے قطعًا منزہ مجوزین اسی خلف صوری کو خلف وعید سے
تعبیر کرتے اور اسی جائز رکھتے ہین کہ مفید مدح ہے اور محققین منع فرماتے ہین کہ موہم نقص
و قدح ہے ورنہ اگر خیال معنی کیجیے تو بلاشبہہ وہ جس امر کو خلف کہتے ہین قطعا بالاجماع جائز
و واقع ولہذا علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض شرح شفاے امام قاضی عیاض
مین مسئلہ خلف کو اہلسنت کا اتفاقی قرار دیا اور اوسمین خلاف صرف معتزلہ کیطرف نسبت کیا
حیث قال الوعید لا یجوز تخلفہ عند المعتزلۃ لقولہم بانہ یجب علی اللہ تعالی تعذیب العاصی بظاہر کہ
اس نسبت کا منشا وہی نظر معنی ہے کہ معنی مقصود مجوزین کے جوازمین واقعی اشقیاے معتزلہ ہی
خلاف ہی اہلسنت مین کوئی اوسکا منکر نہین جسطرح معنی کذب و تبدیل کے بطلان و امتناع مین
اہلسنت بلکہ اہل اسلام بلکہ اہل ملل بلکہ اہل عقل کا اجماع ہے جسمین کسی فرقہ کا خلاف معلوم و
ظاہر نہین یہہ ہی بحمد اللہ محل نزاع کی تحریر انیق و تقریر رشیق والحمد للہ ولی التوفیق علی الہام
التحقیق وارشاد الطریق امام محقق مدقق علامہ حلبی نے اوسی حلیہ مین جواز خلف مان کر معنی
کذب و تبدیل سے وہ تحاشی عظیم فرمائی جسکی نقل بحث سابعہ مین گزری پھر تحریر مراد کی یون ارشاد
کی المراد بالوعید صورۃ العموم بالوعید اریدبالخطاب مسئلہ جواز خلف مین وعید سے صورت
عموم مراد ہی کہ بظاہر حکم سب مخاطبین کو شامل نظر آتا ہے) یعنی تنہا الفاظ وعید پر نظر کیجیے تو
صاف یہی حکم معلوم ہوتا ہی کہ جو ایسا کرینگے سب سزا پاینگے پھر جبکہ بدلائل قاطعہ ثابت ہو
کہ بعض کو نہوگی تو بظاہر وعید متخلف ہوئی حالانکہ وہ عموم صرف صوری تھا نہ حقیقی کہ حقیقت
مین عمومات وعید آیات مشیئت سے مکتسب تقیید جنکا حاصل یہہ کہ ہم معاف نفرمائین تو سزا

ہوگی بس اسقدر محصل خلف ہی جسے معاذ اللہ کذب و تبدیل سے کچھ علاقہ نہیں پھر اس مراد و مقصود کی تحقیق
فرما کر ارشاد کرتے ہین ثم حیث کان المراد ہذا فالوجہ ترک اطلاق جواز الخلف فی الوعد والوعید دفعا
لایہام ان یکون المراد منہ ہذا المحال یعنی جب معلوم ہو لیا کہ جواز خلف سے صرف اسقدر مراد ہی نہ وہ کہ معاذ اللہ
امکان کذب کو راہ دی کہ کذب و تبدیل تو یقینا اللہ تعالے پر مستحیل تو مناسب یہی ہی کہ وعدہ
یا وعید کسیمین جواز خلف کا لفظ نہ بولین کہ اس سے کسیکو اوس معنی محال کا وہم نگزرے)
واقعی امام ممدوح کا گمان بجا تھا آخر دیکھیے نہ کہ اس چودہوین صدی مین جہال سفہا کو وہ وہم
آخر ہی آیا والعیاذ باللہ سبحنہ و تعالے پھر فرماتے ہین وانما وقفنا ہم علی الاطلاق لشہرۃ المسئلۃ
بینہم بہذہ الترجمۃ ونستغفر اللہ العظیم من کل ما لیس فیہ رضاہ ہمنے جو اس لفظ کے اطلاق مین علما کے
سابقین کا ساتھ دیا اسپر باعث یہ تھا کہ مسئلہ اونمین اسی نام سے شہرت رکھتا ہی اور ہم اللہ عزوجل
سے مغفرت چاہتے ہین ہر اوس بات کی جو اوسے پسندیدہ نہیں) سفیہ جاہل دیکھے کہ اوسکی امکان
کذب کے شوشے کرہر گئے قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا
فقیر غفر اللہ تعالے لہ نے بتوفیق المولے سبحنہ و تعالے اس مقام کی زیادہ تحقیق و تنقیح حواشی شرح
عقائد و شرح مقاصد و شرح مواقف پر ذکر کی اگر مخافت تطویل نہوتی اون نفائس جلیلہ کو بھی گوش
سامعین کرتا وفیما ذکرنا کفایۃ والحمد للہ ولی الہدایۃ غرض اس مقدار سے زائد کسی امر کو محل نزاع ٹھہرانا
خود اونکے مقتضائے کلام و مقال و تمسک و استدلال سے جدا پڑنا اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ
کرنا اور اونکے اجماعیات قاطعہ سے منکر ہونا اور اون مہالک شنیعہ و قبائح فظیعہ کا اونکے ذمے
باندھنا ہی جنسے وہ ہزار جگہ بتصریح صریح تبری کرتے ہین آور واقعی بحمد اللہ بار ہا دیکھا ہے کہ ائمہ
اہلسنت مین جو مسئلہ اصول مختلف فیہ رہا ہے اگرچہ بعض ناظرین ظواہر الفاظ سے دہوکا کہا گئین
مگر عند التحقیق اوسکا حاصل نزاع لفظی یا ایسی ہی کسی ہلکی بات کیطرف راجع ہوا ہے پھر ایک فریق
کے دوسرے پر الزامات حقیقۃً اپنی معنی مراد پر الزام ہین جس سے دوسرے کا ذہن خالی نا اوسکی
مراد سے انھین تعلق نہ اسے دیکھکر کوئی عاقل یہہ وہم کرسکتا ہی کہ وہ امر جسکا الزام دیا گیا فریقین
مین مختلف فیہ ہی بلکہ یہہ تو عامۂ نزاعات حقیقیہ معنویہ مین بھی ہمیشہ ہوتا چلا جاتا ہے صوریہ و لفظیہ
الزام اوسی امر سے دیتے ہین جسکا بطلان متفق علیہ ہے مختلف فیہ سے مختلف فیہ پر احتجاج یعنی چہ خصوصا

جب ایک امر میں اختلاف دو سے میں تنازع کی نزع ہو کہ اس تقدیر پر فرع سے الزام صادرہ علی المطلوب ہے
یہہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل کہ طرف مقابل سخت ابلہ و جاہل۔ خیر بات دور پہونچی نظائر لیجیے مثلاً
ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام عارف باللہ حارث محاسبی و جعفر بن حرب و عبد اللہ بن کلاب
و امام المتکلمین عبد العزیز مکی و ائمہ سمرقند اول کے قائل اور اسیطرح امام ہمام ابو الحسن اشعری قدس
سرہ مائل بلکہ اسی پر امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نص شریف دلیل کامل
اور امام عماد السنہ احمد بن حنبل وغیرہ جماعت محدثین سے قول ثانی منقول اور یہی ائمہ بخارا و من واقفہم
کے نزدیک مختار و منصور و معتمد و مقبول۔ آسپر ائمہ سمرقند و بخارا میں نزاع کو جو طول ہوا مخفی نہیں انہوں
نے اونپر مخلوقیت قرآن کا الزام رکھا اوہنوں نے انپر نامخلوقیت افعال عباد کا طعن کیا
اور حقیقت دیکھیے تو بات کچھ بھی نہیں اپنی اپنی مراد پر دونوں سچ فرماتے ہیں ایمان مخلوق
بیشک مخلوق کہ مخلوق و صفات مخلوق سب مخلوق اور ایمان کہ صفت خالق عزوجل ہے
جسے اسمائے حسنے سے اسم پاک مؤمن دلیل یعنی اوس ملک جلیل جل جلالہ کا ازل میں اپنے
کلام کی تصدیق فرمانا وہ قطعاً غیر مخلوق کہ خالق و صفات خالق مخلوقیت سے منزہ بلکہ ذکرہ
الفاضل العلامۃ کمال الدین بن ابی شریف القدسی فی المسامرۃ شرح المسایرۃ اب کیا کوئی احمق
جاہل اس نزاع کو دیکھکر یہہ گمان کریگا کہ بعض صفات خالق کا مخلوق یا بعض افعال مخلوق کا
نامخلوق ہونا ائمہ اہلسنت میں مختلف فیہ ہے حاشا و کلا یونہی مسئلہ زیادت و نقصان ایمان
کہ قدیم سے مختلف فیہا امام رازی وغیرہ بہت محققین اسے بھی نزاع لفظی بتا رہے ہیں
فتح الرحمن میں ہے ذہب الامام الرازی و کثیر من المتکلمین الی ان ہذا الخلاف لفظی راجع الی
تفسیر الایمان پھر کہا ہذا ہو التحقیق الذی یجب ان یعول علیہ اسیطرح اور مسائل پائیے گا
اگر اسپر حمل کیجیے جب تو امر نہایت اسہل مجوزین بھی مساوی عفو لیتے ہیں اور مانعین بمعنی تبدیل فعل
دونوں سچ کہتے ہیں اور دونوں اجماعی باتیں مگر فقیر نے بحمد اللہ جو تنقیح مناط کر دی اوسپر نزاع بھی
معنوی رہی اور قول مانعین کا محقق و راجح ہونا بھی کھلگیا اور رسالت جالبین کا علاج کلی بحمد اللہ ہو گیا
بروجہ کافی ذلک من فضل اللہ علینا و علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ؁
اللہم لک الشکر الابدی والمن السرمدی والحمد للہ رب العلمین ○ تسجیل جلیل

وتکمیل جمیل - اقول وباللہ التوفیق مدعی جدید بیچارے کی حالت نہایت قابل رحم ہے غریب نے امام الطائفہ کی بات بنانے کو عقل و دیانت کو یان رخصت دیا اپنے رب کو جیسے بنی لائق کذب کر دینے کا ذمہ لیا ائمہ امت و ساداتِ ملت پر کھلی آنکھوں جیتا بہتان کیا غرض لاکھ جتن کر چھوڑے مگر کال نہ کٹا یعنی امام کی پیشانی سے داغ ضلالت مٹنا تھا نہ مٹا انکو یاد ہو کہ اصل بات کاہے پر چھڑی تھی ذکر یہہ تھا کہ حضور پرنور سید المرسلین خاتم النبیین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل وہمسر حضور کی جملہ صفات کمالیہ مین شریک برابر محال ہے کہ اللہ تعالی حضور کو خاتم النبیین فرماتا ہے اور ختم نبوت ناقابل شرکت تو امکانِ مثل مستلزم کذب الٰہی اور کذب الٰہی محال عقلی ؎ منزہ عن شریک فی محاسنہ ٭ فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم ٭ اسپر اوس سفیہ نے جواب دیا کہ کذب الٰہی محال نہیں ممکن ہے کہ خدا کی بات جھوٹی ہو جائے اور اسپر جو ہذیانات بکے اونکی خدمتگزاری تو آپ سن ہی چکے اب یہہ حضرت اوسکی حمایت مین خلف وعید کا مسئلہ پیش کرتے ہین یعنی اونکے امام [illegible] نہی بلکہ اوسکا قول ایک گروہ ائمہ کے موافق ہے اہو سبحٰن اللہ ؎ اماے چنین مقتدے چنان ٭ جہان چون نہ بیند بدیے چنان ٭ اے حضرت سب کچھ جانے دیجیے مگر یہہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بھی معاذ اللہ کوئی وعید ہے جسکے امکان کذب کو جواز خلف پر متفرع کیجیے گا یہہ تو وعدہ ہے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بشارت عظیمہ کہ تمہین اس فضل جلیل سے مشرف کیا کہ تمہاری شریعت مطہرہ کو شرفِ ابدیت بخشا تم ناسخ ادیان ہوئے تمہارے دین متین کا ناسخ کا فی نہ آئیگا تم سب سے بلند و برتر ہی تم سے بالا کوئی ہوا نہ ہوگا اسمین خلف تو ہر طرح بالاتفاق محال ہے پہر تمہارے امام کا کیا کام نکلا اور مخالفت اجماع مسلمین و احداثِ بدعت ضالّہ فی الدین کا داغ کیونکر مٹا ہان یہہ کہ اوسکی امدِ ساکھ تو تمہاری عقل و دیانت کا کام تمام ہوا اسے کام نکلنا سمجھیے چاہی کام ہو جانا قسمت کا بدا کہ دین و دیانت سے یون گئی بیچی اور امام بیچارے کی بات بھی نہ بنی نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم جیسے گئے الشقی لیبی ویقیم ؎ ذلیل و خوار و خراب و خستہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ٭ جنہین دین حق کا سنہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ٭ صدق القائل ؎ اذا کان الغراب

اکیس ۲۱ دلیل قوم پسیبد یہم طریق الہالکینا والحمد للہ یہہ بظاہر دس حجج باہرہ اور حقیقۃً
دلائل قاہرہ ہین کہ حجت رابعہ ہین وجہ ۲ دو وجہ ۳ حجت سادسہ ہین ثانیاً حجت تاسعہ و
عاشرہ دو نون ہین ثانیۃً ثالثۃً رابعاً بالجملہ کے بعد عبارت امام رازی تنبیہ تنبیہ ہین
کلام امام حلبی یہہ گیارہ مستقل حجتین تھین انہین مدعی جدید پر اکیس کوڑے سمجھے تو بائیسو
تازیانہ یہہ تبجیل جلیل کا ہوا اور سرکے تلو ملا کر ایکسو بائیس کوڑے
انہین جمع رکھیے اور آگے چلیے کہ سائل کے بقیہ سوال کو اظہار جواب و تحقیق صواب کا انتظار
کرتے دیر گزری اب وقت وہ آیا کہ ادہر عطف عنان کرون اور بیان حکم قائل کے لیے سید ان
بدیع تحقیق رفیع ہین قدم دھرون واللہ الہادی وولی الایادی والصلاۃ علی حبیبہ سراج النادی

خاتمہ تحقیق حکم قائل مین

اقول وباللہ التوفیق اللہم غفرانک الضلال والکفر اجاز براد ریہہ پوچھتا ہے کہ اکا برہم
عقیدہ کیسا اور ان کے پیچھے نماز کا حکم کیا ہے یہہ پوچھ کر ان امام و ماموم ہر ایک جماعت ائمہ کا
نزدیک کتنی وجہ سے کفر آتا ہے حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ مین ہرگز انکی تکفیر پسند
نہین کرتا ان مقتدیون یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہون اگرچہ انکی بدعت
و ضلالت مین شک نہین اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہین کرتا کہ ہمین ہمارے نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے
زیادہ روشن و جلی نہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی نہ رہے
فان الاسلام یعلو ولا یعلی مگر یہہ کہتا ہون اور بیشک کہتا ہون کہ بلا ریب ان تابع و متبوع
سب پر ایک گروہ علما کے مذاہب مین بوجوہ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ ذی الفضل الدائم
مقصود اس بیان سے یہہ ہے کہ ان عزیزون کو خواب غفلت سے جگاؤن اور اون کے
اقوال باطلہ کی شناعت ہائلہ انہین جتاؤن کہ او بے پرواہ بکر یوکس نیند سو رہی ہو گلا دور
پہونچا سورج ڈھلنے پر آیا گرگ خونخوار بظاہر دوست بنکر تمہارے کان پر تھپک رہا ہے کہ ذرا
جھپٹتا ہو اور اپنا کام کرے جو باتون مین تمہاری بیہاہٹ کی باعث اختلاف پڑ چکا ہے

بہت حکم لگا چکے کہ یہہ بکریان ہماری گلے سے خارج ہین بھیڑیا کھالے شیر لیجائے ہمین کچھہ کام نہین اور جنھین ابھی تک تم پر ترس باقی ہے وہ بھی تمہاری ناشائستہ حرکتون سے ناراض ہوکر اپنے خاص گلے مین تمہارا آنا نہین چاہتے ہیہات ہیہات اس بیہوشی کی نیند اندھیری رات مین جیسے چرواہان تجھہ رہے ہو واللہ وہ چرواہان نہین خود بھیڑیا ہے کہ ذیاب فی ثیاب کے کپڑے پہنکر تمہین دھوکا دے رہا ہے پہلے وہ بھی تمہاری طرح اس گلہ کی بکری تھا حقیقی بھیڑیے نے جب سے اوسے شکار کیا اپنے مطلب کا دیکھکر دھوکے کی ٹٹی بنا لیا اب وہ بھی اسکے وقت کی خبر سنتا اور بھولی بھیڑون کو لگا کر لیجاتا ہے لہذا اپنی حالت پر رحم کرو اور جہانتک دم رکھتے ہو ان گرگ و نائب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک گلہ مین جسپر خدا کا ہاتھہ ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ اور اوسکے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین آکر ملو کہ امن چین کا رستہ چلو اور مرغزار جنت مین بےخوف چرو او رب میرے ہدایت فرما آمین

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سید العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جو کچھہ اپنے رب کے پاس سے لائے اون سب مین اونکی تصدیق کرنا اور سچے دل سے اونکی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے اوامہ اللہ لنا حتی نلقاہ بہ یوم القیامۃ وندخل بہ بفضل رحمتہ دار السلام آمین اور معاذ اللہ اونمین کسی بات کا جھٹلانا اور اوسمین ادنی شک لانا کفر اعاذنا اللہ منہ بحفظہ العظیم ورحم عجزنا وضعفنا بلطفہ الفخیم انہ ہو الغفور الرحیم آمین آمین الہ الحق آمین پھر یہہ انکار جس سے خدا بچائے اور سب مسلمانون کو پناہ دے دو طرح ہوتا ہے لزومی والتزامی التزامی یہہ کہ ضروریات دین سے کسی شے کا تصریحا خلاف کرے یہہ قطعا اجماعا کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چڑے اور کمال اسلام کا دعوی کرے کفر التزامی کے یہی معنی نہین کہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جہال سمجھتے ہین یہہ اقرار تو بہت طوائف کفار مین بھی نہ پایا جائیگا ہمنے دیکھا ہے بہتیرے ہندو کافر کہنے سے چڑتے ہین بلکہ اوسکے یہہ معنی کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اسنے دعوی کیا وہ بعینہ کفر و مخالف ضروریات دین ہو جیسے ملائکہ تا لقہ نیاجرہ کا وجود و ملک و جن و شیطان و آسمان و نار و جنان و معجزات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والسلام سے اون معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق

صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہین انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ و توہمات عاطلہ کو
لے مرنا نہ ہرگز ہرگز ان تاویلون کے ڈھکوسلے اونھین کفر سے بچائینگے نہ محبت اسلام و
ہمدردی قوم کے جھوٹے دعوے کام آئینگے قاتلہم اللہ انی یؤفکون ○ اور لزومی
یہہ کہ جو بات اسنے کہی عین کفر نہین مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن و لازم حکم کو ترتیب
مقدمات و تتمیم تقریبات کرتے لے چلیے تو انجام کار اوس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم
آئے جیسے روافض کا خلافت حقہ راشدہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت جناب
صدیق اکبر و امیر المومنین حضرت جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما سے انکار کرنا کہ تضلیل
جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کیطرف موودی اور وہ قطعا کفر مگر اونہون نے صراحۃ
اس لازم کا اقرار نکیا تھا بلکہ اوس سے کمال تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام
وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کو زبانی دعوون سے اپنا پیشوا بتاتے
اور خلافت صدیقی و فاروقی پر اونکے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہین اس قسم کے کفر مین علمائے
اہلسنت مختلف ہوگئے جنھون نے مآل مقال و لازم سخن کیطرف نظر کی حکم کفر فرمایا اور تحقیق یہہ ہے
کہ کفر نہین بدعت و بدمذہبی و ضلالت و گمراہی ہے والعیاذ باللہ رب العلمین امام علامہ قاضی عیاض رحمہ
اللہ تعالی شفا شریف مین فرماتے ہین من قال بالمآل لما یؤدی الیہ قولہ و یسوق الیہ مذہبہ کفرہ
فکانہم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولہم و من لم یراخذہم بمآل قولہم ولا الزمہم موجب مذہبہم لم یر
اکفارہم قال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول بالمآل الذی الزمتموہ لنا و نعتقد نحن و انتم انہ
کفر بل نقول ان قولنا لا یؤل الیہ علی ما اصلناہ فعلی ہذین الماخذین اختلف الناس فی اکفار اہل
التاویل والصواب ترک اکفارہم اھ ملخصا جب یہہ امر ممہد ہولیا تو اب ان امام و ماموم کے
کفریات لزومیہ گنیے امام ۴ کے کفرون کا تو شمار ہی نہین اوسنے تو صرف انہین چند
سطرون مین جو تتمہ سوم مین اوس سے منقول ہوئین کفر لزومی کی سات اصلین تیار کین جنہین
ہر اصل صدہا کفر کیطرف منجر اور اوسکا مذہب مان کر ہرگز ہرگز اوسے نجات نہ ملیگی والعیاذ باللہ العلی
الاکبر **اصل اول** جو کچہہ انسان کرسکے خدا اپنی ذات کریم کے لیے کرسکتا ہی ورنہ قدرت انسانی
بڑھ جائیگی (دیکھو بیان اول) اس اصل کے کفرون کی گنتی نہین مگر ہم اوسیقدر شمار کرد...

اور پھر گن آیا ہون یقینا قطعًا لازم کہ اس سفیہ کے مذہب پر ۱ اوسکا معبود کھانا کھا سکتا ہے ۲
پانی پی سکتا ہے ۳ پاخانہ پھر سکتا ہے ۴ پیشاب کر سکتا ہے ۵ اپنا سمع روک سکتا ہے
۶ اپنا بصر روک سکتا ہے ۷ دریا مین ڈوب سکتا ہے ۸ آگ مین جل سکتا ہے ۹ خاک پر لیٹ سکتا ہے
۱۰ اکانٹو پھر لوٹ سکتا ہے ۱۱ وہابی ہو سکتا ہے ۱۲ رافضی بن سکتا ہے ۱۳ اپنا نکاح
کر سکتا ہے ۱۴ جماع کر سکتا ہے ۱۵ عورت کے رحم مین اپنا نطفہ پہونچا سکتا ہے ۱۶ اپنا بچہ
جنا سکتا ہے ۱۷ نیز اس اصل پر لازم کہ خدا خدا نہین ۱۸ ہزارون کرورون خدا
ممکن ہین ۱۹ آیۂ کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون ۰ حق نہین ان سب امور کا ثبوت
ہذیان مذکورہ کے ردون مین ہدیۂ ناظرین ہوا **اصل دوم** خدا کے لیے عیوب و
نقائص محال نہین بلکہ مصلحت سے کیا اور نیز قصدًا بچتا ہے (ہذیان دوم) اس اصل کے کفر اصل
اول سے صدہا درجے فزون جس سے لازم کہ اس بیباک کے مذہب ناپاک پر ۲۰ اہل اسلام
کے عامہ عقائد تنزیہ و تقدیس کہ اونکے نزدیک ضروریات دین سے ہین سب باطل ہین
دلیل ۲۱ اس نامعبود کا وہمی معبود عاجز ۲۲ جاہل ۲۳ احمق ۲۴ کاہل ۲۵ اندھا
۲۶ بہرا ۲۷ ہکلا ۲۸ گونگا سب کچھ ہو سکتا ہے ۲۹ کھانا کھائے ۳۰ پانی پیے ۳۱
پاخانہ پھرے ۳۲ پیشاب کرے ۳۳ بیمار پڑے ۳۴ بچہ جنے ۳۵ اونگھے ۳۶ سوئے
۳۷ مر جائے ۳۸ مر کر پھر پیدا ہو سب کچھ روا ہے ۳۹ اسکا علم ۴۰ قدرت ۴۱ سمع
۴۲ بصر ۴۳ کلام ۴۴ مشیت وغیرہا صفات کمال کے ازلی ہونے کا کچھ ثبوت
نہین ۴۵ تا ۵۰ انکے ابدی ہونے کا کچھ ثبوت نہین ۵۱ اوسکی الوہیت قابل زوال
ان سب لزومون کا بیان تازیانہ اول مین گزرا بلکہ ۵۲ خود اس اصل کا ماننا درحقیقت
بالفعل اللہ عزوجل کو ناقص جاننا ہے (دیکھو تازیانہ ۲) اور بیشک جو اللہ عزوجل کیطرف
نقص کی نسبت کرے قطعًا کافر۔ اعلام بقواطع الاسلام مین ہے من نفی او اثبت ما ہو صریح
فی النقص کفر اھ **اصل سوم** جن باتون کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی وہ سب خدا کے لیے
ممکن ہین (ہذیان ۲) اسکے کفر بھی بکثرت ہین قطعًا لازم کہ اس سفیہ کے طور پر ۵۳ اوسکے
معبود کی جورو ہو سکتی ہے ۵۴ بیٹا ہو سکتا ہے ۵۵ بھول سکتا ہے ۵۶ بہک سکتا ہے

۵۷ بعض اشیا اوسکے ملک سے خارج ہین الی غیر ذلک من الکفریات (دیکھو ت ۵ تا ۸)
اصل چہارم صدق الٰہی اختیاری ہے (۲) اس سے لازم کہ سفیہ کے مذہب پہ
۵۸ قرآن مجید مخلوق ہے جسکے کفر پر ۳۲ فتوے گزرے ۵۹ اوسکا معبود ازل مین کاذب
تھا ۶۰ اب بھی کاذب ہے ۶۱ کبھی صادق نہین ہوسکتا ۶۲ قرآن مجید کا جملہ جملہ غلط
ہے ۶۳ اللہ مخلوق ہے ۶۴ بلکہ محال ہے الی غیر ذلک وہ کفریات کثیرہ کہ سوا قضیۂ منفصلہ
ہین جنکا الزام گزرا اصل پنجم علم الٰہی اختیاری ہے (تنبیہ بعد ۵۶) اسپر لازم کہ
جاہل کے نزدیک ۶۵ علم الٰہی مخلوق و حادث ہے جسکے کفر پر فتواے امام اعظم رضی اللہ
تعالی عنہ گزرا ۶۶ اللہ تعالی ازل مین جاہل تھا ۶۷ جب چاہے جاہل بنجائے ۶۸ اللہ
حادث ہے ۶۹ قابل فنا ہے الی غیر ذلک اصل ششم کذب الٰہی ممکن ہے
اور ہم ثابت کرآئے کہ اوسکا کلام نہ صرف امکان عقلی بلکہ امکان وقوعی بلکہ عدم استبعاد
عادی مین نص صریح ہے اور ۷۰ یہہ خود کفر ہے پھر اس تقدیر پر قطعا یقینا ۷۱ شریعت
سے یکسر امان مرتفع ۷۲ خدا کی خبر سے یقین مندفع ۷۳ اسلام پر وہ مطاعن جنسے جواب
ناممکن اصل ہفتم ۷۴ اللہ تعالی بندوں سے چھپا کر بہلا پھسلا کر آیات قرآنیہ جعلی کردے
تو کچھ حرج نہین (ت ۱۱) ہیہات یہہ تو اوسنے صاف صریح کہا تھا مین سمجھ ہون اسے
لزوم مین داخل کرون یا التزام مین پھر اسپر ۷۵ حشر نشر حساب کتاب جنت نار عذاب ثواب
کسی چیز پر ایمان نرہا کہ ہر خبر مین صاف صریح احتمال نقیض باقی تو یقین کیسا تو ایمان
کہان والعیاذ باللہ رب العلمین ہماری تقریرات سابقہ و تحریرات لاحقہ دیکھنے والا
اس امام نجدیہ کے کفریات لزومیہ کو صدہا تک پہونچا سکتا ہے بلکہ جسقدر یہان مذکور
ہوئے وہ بھی یہان پورے نہ گنے گئے پھر بھی معاذ اللہ پچھتر ۷۵ کفر کا لزوم
پھر یہہ تو صرف ایک ہی قول پر ہین باقی کفریات تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کی
گنتی ہی کیا ہے پھر وہ اقبالی کفر علاوہ رہے جو ایمان تقویۃ الایمان و صراط مستقیم مین
الٹے کھلے بھرے ہین غرض حضرت کے کفریات لزومیہ و اقبالیہ کی تفصیل کرتے فی کفر ایک
نقطہ اونکی قبر پر دیتے جائیے تو غالبا دم بھر مین ساری قبر کا مونہہ کالا ہوجائے یہہ اونکی

سزا ہے کہ کفر و شرک دھری دھری کیے بیچا محض بلا وجہ سچے مسلمانون کو کافر مشرک کہا یہانتک کہ انکے طور پر صحابہ تابعین سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب تک کوئی کفر و شرک سے نہ بچا گویا حضرت کے نزدیک کفر امور عامہ سے تھا پھر یہہ خود اوس سے بچکر کہان جاسکے کہ گردکہ نیافت گماتدین تدران ۵ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان امان نداد کہ شب را سحر کند ؛ کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ○ اللہم احفظ لنا الایمان واعصمنا من شر الشیطان بجاہ حبیبک محمد سید الانس والجان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف وکرم آمین والحمد للہ رب العلمین ۸ ان امام صاحب پر چالیس بلکہ کتنو تازیانی اوپر گزرے تھے بحمدہ یہہ ہوئے کہ ایک جماعت ائمہ کے نزدیک تم تکفیر وجہ سے کافر ہو امام الطائفہ پر ایک ہی قول پر پونے دو سو کوڑے یاد رکھیے آپ **مقتدی** صاحبون کی طرف چلیے انہین **دیوبندی** تقلیدنے تو دیوبندگی یعنی اوس امام غوی عوام کی پیروی سے قدم آگے نہ بڑھایا یعنی کوئی ایسی نئی بات پیش نکی جسپر الزام کفر لگے جدید حصہ پایا صرف انہین احکام امام کا ترکہ پایا اور اوسکی باقی خرافات لشدت اہمال قابل التفات اہل علم نہین تاہم معرض بیان مین سکوت نامحمود لہذا بطور اجمال تعرض مقصود **قولہ** ہمارا اعتقاد ہے کہ خدائی کبھی جھوٹ بولا نہ بولے **اقول** یہہ زبانی اظہار محض بے بنیاد و ناپایدار کہ جب کذب ممکن بلکہ جائز و وقوعی ہوا جیسا کہ تمہارے امام کا مشرب ہے تو ہرگز اس اعتقاد کیطرف کوئی راہ نہین بلکہ صراحۃً ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ○ مین داخل ہونا ہے وہ تقریرین کہ فقیر نے دلیل دوم تنزیہ دوم مین حاضر کین یہان نہایت وضوح وانجلا جاری جنہین بحمد اللہ اس اظہار باطل کی ذلت وخواری کی پوری ذمہ داری سچا ہے تو کذب الہی جائز رکھکر اپنے اعتقاد پر دلیل تو قائم کرے اور جب نہ قائم کرسکے تو واضح ہوجائیگا کہ یہہ بالائی استمالت بھی صرف خاطر داری عوام کے لیے تھی آخر اوسکا امام صراحۃً لکھ ہی چکا کہ خیر اجیسا کہ خدا جھوٹ بول لے تجھے حرج نہین اللہم انی اعوذ بک من اضلال الشیاطین والعیاذ باللہ رب العلمین **قولہ** مگر بول سکتا ہے **اقول** انظر کیف یفترون علی اللہ الکذب وکفی بہ

انما مبناہ **قولہ** بہشتیون کو دوزخ اور دوزخیون کو بہشت مین بھیجدے **اقول**
قطع نظر اس سے کہ مومن مطیع کی تعذیب ہمارے ائمہ کرام ماتریدیہ اعلام قدست اسرارہم کی
نزدیک محال عقلی مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت مین ہے امتناع تعذیب المطیع عقلا
معتقد الماتریدیہ فانہ نقص یستحیل علیہ سبحنہ وتعالیٰ عقلا اھ ملخصا اور امام نسفی وغیرہ بعض علما نے
عفو کافر کو بھی عقلاً ناممکن جانا امام ابن الہمام مسایرہ مین فرماتے ہین صاحب العمدۃ اختار
العفو عن الکفر لایجوز عقلا اس قائل سے پوچھیے انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کا جنھون نے
کبھی طاعت کے سوا کچھہ گناہ نکیا معاذ اللہ دوزخ مین جانا اور کافرون مشرکون کا جنت مین
آنا محال شرعی بھی جانتا ہے یا نہین اگر نہین تو اپنے ایمان کی خیر کرے اور علما سے اپنا حکم
پوچھہ دیکھے اور اگر ہان تو ممتنع بالغیر ہوا اور ممتنع بالغیر وہی جسکا وقوع ماننا کسی ممتنع بالذات
کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن سے استحالہ ممکن محض ناممکن اب غیر کیا ہے یہی لزوم کذب
باری عزوجل تو اپنی ہی دلیل سے ثابت ہوا کہ کذب باری محال ذاتی ہے اے ذی ہوش [illegible]
[illegible] بسبب خلاف منصوص کو محال شرعی اسیلیے کہتے ہین کہ اوسکا وقوع محال عقلی
یعنی کذب الٰہی کو مستلزم شرح عقائد مین ہے لو وقع لزم کذب کلام اللہ تعالیٰ وھو محال
شرح فقہ اکبر مین ہے قال اللہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وعن ہذا النص
ذہب المحققون ممن جوزہ عقلا من الاشاعرۃ الی امتناعہ سمعا وان جاز عقلا ای والا لزم وقوع
خلاف خبرہ سبحنہ سبحن اللہ یہہ تو عقل و فہم اور الٰہیات مین بحث کا یہ حال **قولہ** تو کسیکا اجارہ نہین
اقول یون تو تم اپنے امام کیطرف سے یہہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اگر باری تعالیٰ اپنے آپ کو
ناقص و ملوث و عیبی بنالے تو کسیکا اجارہ نہین اپنی ذات یا قدرت یا علم یا الوہیت کو فنا
کردے تو کسیکا اجارہ نہین ظاہر ہے کہ ان محالات کے فرض پر بھی اوسپر کسیکا اجارہ ثابت نہوگا
کہ بے علاقہ ملازمت معقول نہین پھر اس نفی اجارہ سے ثبوت امکان کیونکر ہوا اور اگر یہہ
مقصود کہ ایسا کرے تو کچھہ حرج نہین اور بیشک عرف مین یہہ کلام اسی معنی کو مفید ہوتا ہے
تو محض غلط و باطل اور اجماع امت و نصوص قاطعہ کے خلاف بیشک کتنا بڑا حرج ہی کہ سارے
جہان کا سچا مالک معاذ اللہ جھوٹا ٹھہرے جسکے استحالے پر نصوص بیشمار سنتے آتے اور جلیہ کا

کلام تازہ گزرا اور شرح عقائد و شرح فقہ اکبر کی آوازین تو ابھی تمھارے کان مین گونجتی ہونگی
مگر ہان تمہارے نزدیک اللہ عزوجل کے جھوٹے ہونے مین کیا حرج ہوتا تمہارا امام تو صاف
کہہ چکا کہ اوس پاک سب بے عیب مین دنیا بھر کے عیب آسکتے ہین پھر انہیں پر علم اللہ ایمان دھیان جنہم
قولہ اور یہی امکان کذب ہے **اقول** خیر تمہارا کذب ہی ہر ممتنع بالغیر محال بالذات کو مستلزم
اور باوجود اسکے خود ممکن بالذات ہوتا ہے اوسکا امکان ذاتی اوس محال کے امکان ذاتی کو
مستلزم ہوا محال بالذات اور علم ہے کہ انہیں استلزام ہی عارضی تھا نہ ذاتی ورنہ محال بالذات ہوتا
نہ بالغیر یون تو لازم کہ باری تعالے و تقدس واجب الوجود نرہے یا تمام موجودات واجب بالذات
ہوجائین وجہ ملازمت سنئے زید آج موجود ہوا اوسکا اسوقت وجود علم الٰہی عزہ و تعالی مین تھا
یا نہین اگر نہین تو علم محیط باری جل و علا منتفی ہوا اور انتفائے علم کہ مقتضا ئے ذات ہے انتفائے
منتفی کو مقتضی تو باری عزوجل معاذ اللہ معدوم ہوا اور اگر تھا تو اسوقت اوسکا عدم بھی ممکن
ذاتی تھا یا نہین اگر نہین تو زید واجب بالذات ہوا اور ہان تو اوسکا اسوقت عدم کہ ممکن
بالذات ہے عدم علم اور عدم علم عدم عالم کو مستلزم تو تمہارے طور پر عدم ذات ممکن تو باری
جل جلالہ واجب الوجود نہوا اب تو آپ کو اپنی جہالت پر یقین آیا واقعی تم بیچارے معذور ہو کہ
حقائق علوم و دقائق فہوم مین بیچارے گنگوہی تعلیم کا حصہ رکھا ہی نہ گیا ذرا کلمات علما پر نظر
کیجیے کہ آپ کو اپنی دانشمندی پر یقین کامل آسکے علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی
مین فرماتے ہین ان اللہ تعالی لما اوجد العالم بقدرتہ و اختیارہ فعدمہ ممکن فی نفسہ مع انہ یلزم
من فرض وقوعہ تخلف المعلول عن علتہ التامۃ و ہو محال والحاصل ان الممکن لا یلزم من فرض وقوعہ
محال بالنظر الی ذاتہ واما بالنظر الی امر زائد علی نفسہ فلا نسلم انہ لا یستلزم المحال شرح مقاصد مین
فرماتے ہین ان قیل ما علم اللہ او اخبر بوقوعہ یلزم من فرض وقوعہ محال وہو جہلہ او کذبہ تعالی
عن ذلک وکلما یلزم من فرض وقوعہ محال فہو محال ضرورۃ امتناع وجود الملزوم بدون اللازم
فجوابہ منع الکبری وانما تصدق لو کان لزوم المحال لذاتہ اما لو کان لعارض کالعلم او الخبر فیما
نحن فیہ فلا لجواز ان یکون ہو ممکنا فی نفسہ ومنشاء لزوم المحال ہو ذلک العارض بحیث لو قطع النظر
ناشیہ عن نفس الذات و من خارج مین فرق نکر کے بعض نے استلزام عارضی مین بھی استحالہ

لازم بالذات سے استحالہ ملزوم بالذات کا حکم تو کیا جسکا محققین نے یون حل کر دیا مگر ایسی جگہ
امکان مستلزم سے امکان لازم مستحیل بالذات کا حکم آپہی کی عقل شریف کا حصہ خاصہ تھا کہ اوسکی
رد مین بھی علما کا وہ حل کافی ووافی ہوا سبحن اللہ مین اپنے علما سے کیون استناد کرون آپ اپنی
ہی امام کا قول نہ سنیئے اسی بحث کذب والی یکروزی مین کیا کہتا ہے اگر مقصود انیست کہ وقوع
مذکور بالفعل (جیسے یہان اپنی بحث مین وقوع تعذیب مطیع ومغفرت کافر فرض کیجیے) مستلزم
کذب ست پس آن مسلم ست وکسی دعوی وقوع مذکور بالفعل نکردہ واگر مقصود انیست کہ امکان
وقوع مذکور مستلزم کذب نصی ست از نصوص قرآنیہ پس آن نص را تلاوت باید کرد تا واضح گردد کہ
کدام نص بر نفی امکان وجود مذکور دلالت میکند واگر مقصود انیست کہ امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب ست پس ملازمت ممنوع ست زیراکہ عدم وجود مذکور معلول صدق نص ست پس تحقق
عدم مذکور البتہ مستلزم تحقق امکان صدق نص مذکور ست وزوال عدم مذکور بالفعل مستلزم کذب ست
واما امکان زوال عدم مذکور پس مستلزم امکان زوال صدق نیست یعنی امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب نیست چہ امکان زوال معلول مستلزم امکان زوال علت نیست والا لازم آید کہ
امکان زوال عقل اول مستلزم امکان زوال واجب باشد پس امکان زوال عقل اول ممتنع باشد
پس عقل اول واجب لذاتہ باشد حاصلش آنکہ تلازم درمیان علت ومعلول در فعلیت وجود
وعدم ست نہ در امکان ذاتی والا لازم آید کہ واجب لذاتہ ممکن لذاتہ گردد چہ معلولات او ہمہ
ممکنات اند اھ ملخصا اگر اوسکی یہہ تقریر پریشان طویل الذیل جسمین اوسنے خواہی نخواہی ذراسی
بات کو ہیکھون مین پھیلایا ہے تمہاری مقدس سمجھ مین نہ آسئے تو اوسیکا دوسرا بیان مختصر
سنو اسی یکروزی مین لکھتا ہی اگر مقصود انیست کہ از وقوع ممکن ہیچگونہ محال ناشی نمی گردد
لا بالنظر الی ذاتہ ولا بالنظر الی الامور الخارجیۃ پس این مقدمہ ممنوع ست چہ برین تقدیر لازم می آید
کہ وجود ہر معدوم وعدم ہر موجود محال باشد زیراکہ مستلزم محال ست یعنی کذب علم ازلی دیکھو
باوجود امکان ملزوم لازم کو محال مانتا ہی پھر تمہاری جہالت کہ تعذیب مطیع وعفو کافر کے امکان
سے امکان کذب پر استدلال کرتے ہو غرض حق یہہ ہے کہ یہہ نفیس استدلال کسی ایسی ہی مقدس
آدمی کا ہی جسے ذلیہ جہالت کی بند وقید مین کبھی علم وفہم کی ہوا نہ لگی ہو واللہ الہادی جبیہ یہہ تو

وہ تھے جنھون نے تقلید امام سے تجاوز نکیا تھا رہے امام عنید کے **مرید رشید**
انھون نے بیشک ہمت فرمائکر دہ طرفہ ابکار افکار ہدیۂ انظار فحول نظار کئین یعنی یہی جواز
خلف کی تقریر نازنین جسکے باعث اونپر لزوم کفر کی تین وجہین اور بڑہین **اولا** وہ وجہ
ہائل کہ تمام مقلدان امام الطائفہ کو عموما شامل یعنی یہہ اوسکے قول مذکور وجمیع اقوال کفریہ مین
مقلد اور بیشک جو کفریات مین تقلید کرے قطعا لزوم کفر سے حصہ پائے **ثانیا** ان حضرت نے
جواز خلف یعنی کذب ائمہ دین کیطرف نسبت کیا اور ہم بدلائل قاطعہ ہبہن کر آئے کہ وہ جس معنے کو
خلف جائز فرماتے ہین اوسے قطعا جائز و وقوعی بلکہ واقع ٹھہراتے ہین تو ان حضرت نے مولی سبحنہ و
تعالی کا کاذب بالفعل ہونا کہ قطعا اجماعا کفر خالص ہے ایک جماعت ائمہ دین کا مذہب جانا اور کروہ
اسقدر ہلکا سمجھا کہ ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ مانا اور اوسپر طعن کو بیجا بتایا اور اوس سے تعجب کا جہلا
ٹھہرایا اور بیشک جو شخص کسی عقیدۂ کفر کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اعلام بقواطع الاسلام مین ہمارے
علماے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل مین منقول او صدق کلام اہل الاہوا او قال عندی کلامہم کلام
معنوی او معناہ صحیح الخ فقیر نے اس مسئلہ کی قدرے تفصیل اپنے رسالہ مبارکہ مقامع الحدید علی خد المنطق
الجدید مین ذکر کی واللہ الموفق **ثالثا** الحمد للہ کہ علماے سنت ان نئے جہلا کی جہالت فاحشہ سے
پاک تراسے اور انکے بہتانی خیالون شیطانی ضلالون پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے مگر
انکی قوت واہمہ نے جو انہین امام الطائفہ کے ترکہ مین ملی ائمہ متقدمین مین کچھ علما ایسے تراشے
جو کذب الہی کے جواز وقوعی بلکہ وقوع بالفعل کے قائل ہوئے تو وہ تراشیدہ علما ساختہ ائمہ
(جنکا ان جہال کے وہم وخیال کے سوا کہین وجود نہین) قطعا اجماعا کافر مرتد تھے اب انھون اونکو
واہمی موجودون یقینی مرتدون کو کافر نجانا بلکہ مشائخ دین وعلماے معتمدین مانا تو نیز کفر وارتداد لازم
آئے مین کیا کلام رہا کہ جو کسی منکر ضروریات دین کو کافر نکہے آپ کافر ہے امام علامہ قاضی عیاض
قدس سرہ شفا شریف مین فرماتے ہین الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصارے والیہود وکل من
فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرہم او شک قال القاضی ابو بکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی
کفرہم فمن وقف فی ذلک فقد کذب النص والتوقیف او شک فیہ والتکذیب والشک فیہ لا یقع الا من
کافر یعنی اجماع ہے اوسکے کفر پر جو کسی یہودی نصرانی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے

جدا ہو گیا کافر نکہے یا اوسکے کافر کہنے مین توقف کرے یا شک لاے امام قاضی ابو بکر باقلانی
نے اسکی وجہ یہہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ و اجماع امت اون لوگون کے کفر پر متفق ہین تو جو اونکے
کفر مین توقف کرتا ہے وہ نص شریعت کی تکذیب کرتا یا اوسمین شک رکھتا ہے اور یہہ امر کافر ہی سے
صادر ہوتا ہے) اوسمین ہے نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک او صحح
مذہبہم وان اظہر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ ما اظہر من خلاف
ذلک اھ ملخصا یعنی کافر ہے جو کافر نکہے اون لوگون کو کہ غیر ملت اسلام کا اعتقاد رکھتے ہین
یا اونکے کفر مین شک لاے یا اونکے مذہب کو ٹھیک بتاے اگرچہ اپنے آپکو مسلمان کہتا اور
مذہب اسلام کی حقانیت اور اوسکے سوا سب مذہبون کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کہ اوس
بعض منکر ضروریات دین کو جبکہ کافر نجانا تو اپنے اس اظہار کے خلاف اظہار کر چکا) آپکو یاد ہو کہ
ان مدعیان جدید نامہتدی و رشید پر اکسو بائیس کوڑے اور جڑے آور انکے امام کا وبال
انہیں کب چھوڑے کہ آخر یہہ اوسیکے مقلد اور اوسکے اقوال کے پورے معتقد ہین اذا جب ضرب
الغلام اہانۃ المولی تو ضرب المولی اہانۃ الغلام بدرجہ اولی بہر حال یہہ پچھتر کوڑے جو امام الطائفہ
تازے پڑے آنکے حصے مین بھی یقینا جڑے ایکسو ستانوے ہوئے آور یہین خاص انکے دم پر سوا سو
تو اس مختصر رسالے سو جڑ جاے ہین مدعیان جدید پر پورے دو سو
کوڑون کی کامل بوچھار کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون
ہے جسطرح اس رسالے کا تاریخی نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح
رکھا یونہین ان تازیانون کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اسکا تاریخی لقب دو صد
تازیانہ بر فرق جہول زمانہ رکھون بالجملہ آفتاب روشن کیطرح واضح
ہو گیا کہ ایک مذہب علماے دین پر یہہ امام و مقتدی سب کے سب نہ ایک دو کفر بلکہ
صدہا کفر سراپا کفر مین ڈوبے ہوئے ہین وفی ذلک اقول ع فکفر فوق کفر
فوق کفر * کان الکفر من کثر و وفر * کماء آسن فی نتن و ذفر * تتابع قطرہ من لقب کفر
معاذ اللہ اسقدر انکے خسارہ و بوار کو کیا کم ہے اگرچہ ائمہ محققین و علماے محتاطین انہیں کافر
نکہین اور یہی صواب ہے وہو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وہو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ

وفیہ السداد امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی اعلام مین اعلام فرماتے ہین انہ یصیر مرتدا علی
قول جماعۃ وکفی بہذا خسارا وہ ایک جماعت علما کے قول پر مرتد ہو گیا اور اسقدر خسارہ ان
وزیان مین بس ہے) والعیاذ باللہ خیر الحافظین پہر جبکہ ائمہ دین انکے کفر مین مختلف
ہوگئے تو راہ یہہ ہے کہ اگر اپنا بھلا چاہین جلد از سر نو کلمہ اسلام پڑھین اور اپنے مذہب نامہذب
کی تکذیب صریح اور اوسکے رد وتقبیح کی صاف تصریح کرین ورنہ بطور عادت کلمہ شہادت کافی
نہین کہ یہہ تو وہ اب بھی پڑھتے ہین اور اوسے اپنے مذہب کا رد نہین سمجھتے بحر الرائق
مین بزازیہ وجامع الفصولین سے ہے لو اتی بالشہادتین علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم
یرجع عما قال اور جسطرح اس مذہب خبیث کا اعلان کیا ہے ویسے ہی توبہ ورجوع کا صاف
اعلان کرین کہ توبہ نہان کی نہان ہے اور عیان کی عیان حضور پرنور سید یوم النشور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین اذا عملت سیئۃ فاحدث عندہا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ
بالعلانیۃ جب تو کوئی گناہ کرے تو فورا توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر رواہ الامام
احمد فی کتاب الزہد والطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن جلی اصولنا عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ
اس سب کے بعد اپنی عورتون سے تجدید نکاح کرین کہ کفر خلافی کا حکم یہی ہے علامہ حسن شرنبلالی
شرح وہبانیہ پھر علامہ علائی شرح تنویر مین فرماتے ہین ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح و
اولادہ اولاد زنے وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح پس اگر مولی سبحنہ
وتعالی ہدایت فرمائے اور اوسکے کرم سے کچھ دور نہین یعنی یہہ حضرات اپنے مذہب مردود سے
باز آئین اور علانیہ رب العلمین کیطرف توبہ لائین فاخوانکم فی الدین تمھارے دینی بھائی
ہین ورنہ اہلسنت پر لازم کہ اونسے الگ ہو جائین اونکی صحبت کو آگ سمجھین اونکے پیچھے
نماز ہرگز نہ پڑھین اگر نادانستہ پڑھ لی ہو اعادہ کر لین کہ نماز اعظم عبادات رب بے نیاز ہے
اور تقدیم وامامت ایک اعلی اعزاز اور فاسق مجاہر واجب التوہین ہے نہ کہ بدمذہب گمراہ فاسق فی الدین
والعیاذ باللہ رب العلمین فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے ان مسائل کی قدرے تحقیق وتفصیل اپنے رسالہ
النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید مین ذکر کی علامہ ابرہیم حلبی غنیہ شرح منیہ مین فرماتے
ہین یکرہ تقدیم الفاسق کراہۃ تحریم وکذا المبتدع اہ ملخصا یعنی فاسق وبدمذہب کی امامت

مکروہ تحریمی قریب بحرام ہی جسکے سبب نماز کا پھیرنا واجب ہے یہہ حکم و للہ الحکم والیہ ترجعون ۰ والحمد للہ رب العلمین ۰ **التماس ہدایت اساس** مین جاننا چاہئے کہ فقیر کے اس رسالے پر حسب معمول سخن پروری و بحکم دستور تعصب و خود سری اگر بعض سلیم خاطرین شرمائینگے قبول و انصاف کو کام فرمائینگے تو بہت عنادی طبیعتین گرمائینگی جبلی نزاکتین غصہ لائینگی جاہلی حمیتین جوش دکھائینگی تعصبی حمایتین ہمت پر آئینگی و حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم الکفیل یہہ سب کچھ قبول کہ کہسیانا عاجز ہونیکا قدیمی معمول مگر انما اعظکم بواحدۃ حق اسلام یاد دلا کر اتنا سوال کہ چند ساعت کے لیے تعصب و نفسانیت کو راہ بتائین مثنی و فرادی تنہا یا دو دو صاحب بیٹھکر غور فرمائین اگر کلام خصم حق و صواب ہو تو للہ حق سے کیون اجتناب ہو گیا قرآن سے نہ سنا یا کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا سیذکر من یخشی ۰ و یتجنبہا الاشقی ۰ ای میرے پیارے بھائیو کلمہ اسلام کے ہمراہیو اگرچہ نفس اماره رہزن عیاره اور شیطان لعین اوسکا معین و لہذا خطا کا اقرار آدمی کو ناگوار مگر اللہ و اذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم کی آفت سخت شدید الیس منکم رجل رشید ۰ خدارا ذرا انصاف کو کام فرماؤ خلق کا کیا پاس خالق سے شرماؤ کچھ دیکھا بھی کسپر امکان کذب کی تہمت دہرتے ہو کس پاک بے عیب مین عیب آنے کا احتمال کرتے ہو المتعظمۃ للہ ارے وہ خدا ہے سب خوبیون والا ہر عیب و نقصان سے پاک نرالا ذرا اپنے گریبان مین سوچو او جسنے زبان عطا فرمائی اوسکے بارے مین تو زبان سنبھالو و ای بے انصافی تمہین کوئی جھوٹا کہے تو آپے مین نہ رہو اور ملک جبار واحد قہار کا جھوٹا ہونا لوٹ ممکن کہو یہہ کون دیانت ہے کیا انصاف ہے اوسپر یہہ قہر اصرار یہہ بلا اعتساف ہے اے اہل انصاف طائفہ ای قوم مفتون مانو تو ایک سہل تدبیر تمہین بتاؤن میرا رسالہ تنہائی مین بیٹھکر بغور دیکھو ان **دو سو دلائل و اعتراضات** کو ایک ایک کرکے انصاف سے پرکھو فرض کرو ہم کہ دو سو مین استحالہ کذب الٰہی پر صرف ایک دلیل اور تمہارے خیال اور تمہارے امام کے ہذیانی اقوال پر فقط ایک ایک اعتراض قاطع ہر قال و قیل باقی رہگیا باقی سب کے تمنے جواب دے لیا تو جان برادر احقاق حق کو ایک دلیل کافی ابطال باطل کو ایک

اعتراض وافی نہ کہ دلائل باہرہ اعتراضات قاہرہ صدہا سنو اور ایک نہ گنو ولکین جانتے
جاؤ کہ دلائل باصواب اور اعتراض لاجواب مگر یا نہی کی قسم توبہ کی آن بلکہ اولٹی تائید باطل کے
فکر ساماں یہہ تو حق پرستی ہوئی یا بدمستی ہوئی نشۂ تعصب مین سیاہ مستی ہوئی پھر قیامت
تو آئیگی حساب تو ہوگا خدا کے حضور سوال و جواب تو ہوگا اے رب ہمیں ہدایت فرما اور ان کچھلی
آنکھوں کو کچھ تو شرما ٭ می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول ✦ اے کہ در ساختہ قطرۂ
بارانی را ✦ اور یہیں سے ظاہر کہ جو صاحب قصد جواب کی ہمت رکھین ایک ایک دلیل
ایک ایک اعتراض کا تفصیلی جواب سمجھکر لکھیں یہہ نہو کہ ابقائے شیخت برفع ندامت و فریب
عوام جواب کے نام کو کہتیں کچھ اعتراض باقی ہی اعتراض یہہ کلام خصم کا رد نہ ہوگا اور لیٹا
تمہیں پر صاعقہ گریگا کہ جب حجت خصم شناسکے مذہب سے اعتراض ہٹا سکے تو ناحق تکلیف
خامہ اوٹھائی فضیحت سیاہی نامہ اوٹھائی اپنی ہی عجز کا اظہار کیا بطلان مذہب کا اقرار کیا
للہ کچھ دیر تو حق و انصاف کی قدر سمجھو زنجیر تعصب کی قید سے سلجھو خار زار تکبر مین اتنا
نہ اولجھو افسوس کہ حق کا چاند جلوہ نما اور تمہارے نصیب کی وہی کالی گھٹا ہماے ہمایون
سایہ افگن اور تمہارا تاج وہی بال زغن اے سچے خدا سچ سے موصوف جھوٹ سے نرالے سچے رسول کے
سچی کتاب اوتارنے والے اپنے سچے حبیب کی سچی وجاہت کا صدقہ امت مصطفے کو سچی ہدایت
عنایت فرما صلی اللہ تعالی علی الحبیب وسلم و علی آلہ وصحبہ شرف وکرم یا منجی الصادق و مہلک
الکاذب و ناہی الصدق عن تعاطی الکواذب قولک الحق و وعدک الصدق ولک الحمد والیک
المصیر انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ تعالی علی سید الصادقین محمد و آلہ وصحبہ
اجمعین آمین امین الہ الحق آمین الحمد للہ کہ یہہ مبارک رسالہ موجز عجالہ باوجود کثرت
اشغال تحریر مسائل و ترتیب رسائل تیرہ دن کے متفرق جلسوں مین مسودہ اور تبییض دیکر
صاف و مبیضہ ہوکر دوازدہم ماہ مبارک و فاخر شہر ربیع الآخر روز ہمایون جمعہ سنہ ۱۳۰۷
ہجریہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ کو بہمہ وجوہ بدر سماے تمام و شمع بزم ہدایت اتمام ہوا
للہ الحمد والمنہ کہ آج اس مبارک رسالے سنت کے قبالے رنگ صدق جمانے
والے زنگ کذب گمانے والے سے علوم دینیہ مین تصانیف فقیر نے سو کا عدد کامل

یا یا والحمد للہ وہاب العطایا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۰ و
الحمد للہ رب العلمین ۰ والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ
اجمعین سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون ۰ وسلم علی المرسلین ۰
والحمد للہ رب العلمین ۰

تمت وبالخیر عمت بعون من قال قولہ الحق و تمت

وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم ۰

الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولنا محمد سید
الکائنات والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ۰

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم



جلد ثانی سبحن السبوح کا مژدہ جانفزا ہے اور ثانی رسالہ تقدیس کا ذکر دلکشا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ اولی الفضل والجاہ فقیر سید عبد الکریم قادری
غفرلہ برادران دین وصدقان کلام رب العلمین کو گردن زنی بدعت وبطالت وتکبر شکنی اہل ضلالت کا مژدہ

تازہ سنا تا اور قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا کے جلوہ کر کا منتظر بنا تا ہی حضرت
عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فخر الاکابر وارث العلم کابر آ گفن کا بر اسناذ استاذی
ومولائی ملاذی یا محمد والرضا ایدہ اللہ وبالنبی والعلی ایدہ اللہ نے یہہ رسالہ ابالغۃ وعجالۃ بارعہ
بحول وقوت اللہ الفضل مطابق عدد اسم پاک احمد صرف تیرہ روز مین تصنیف فرمایا اور دوازدہم
ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ کو بادہ تمام سمائی اتمام بنایا از انجا کہ رسالہ حقیقۃ ایک فتوی تھا کہ بجواب سوال مولنا مدہ
مکمل ہوا لہذا بہر کیف اونکی پاس مرسل ہوا اسکے بعد بھی مدت تک براہین وبکروزی کے سوا جنہین اس
رسالہ مین ابر اہمین دن رکڑی ہوا کوئی تحریر مخالف یہان آئی نہ تبدیل بحث کی خبر پائی مداح ممدوح
نے بنظر نفع ہر بزرگ وخورد کہ حلوا تنہا نباید خورد طبع رسالہ مین کلفت سعی ہی کہ بوجہ
عوائق ناکام رہی سوا برس بعد وہ نافع بر ایا باستدعائی طبع واپس آیا ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ اسی انوار محمدیہ
چھپنا شروع ہوا انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند طلوع ہوا ادہر بذریعہ بعض احباب سلمہم الوہاب
رسالہ تلبیس الابلیس بتغلیط مسمی تقدیس القدیر کا ہم زنگی کا فوری سچی تصویر زیر نظر انور حضرت مولنا آیا انکا
ادنی ارشاد فرمایا یہہ سفاہت تحریر تناقض تقریر بشدت اضطراب وتقلب انقلاب اپنی اپنی دو جواب
اور باکثار مکابرات وانکار بدیہیات وکمال سفاہات وجمال بلاہات کیا لائق توجہ وقابل خطاب حضرت
مولنا نے ساعت واحدہ مین اس رسالہ عجیبہ کے کمالات غریبہ وہ ظاہر فرمائے جنکے مشاہدے یقین لائیگا
کہ مولف صاحب نے تحریر کا ذب ہوش سے دور تھے یا نشہ مین چور رہا ہوائے ابھی کے زور مین مسعود ر یا مولنا
الہی بخش گنگوہی کے منظور ایک سہل سی بات تہی کافی اثبات وکاشف حالات کہ مدہوش بیچارہ
گھبراہٹ کی مارے ہیبت الحق سے گورکناری ص ۲۹ پر یون انکہی پکاری کہ جسکے امکان مین یہان گفتگو ہی یہہ
کذب ہرگز نہین اور ص ۲۲ پر یون لتصریح مبین کہ سنیو ہمسر ناحق ترغم ہی کذب باری کو ممکن ہمکاون کہتا ہی چلیے
ہم جہانوں مین سب گاکو خود ستا راؤ فتر ہی دریا برد ہ نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہین سے ؛ پسینہ پونچھیے
اپنی جبین سے ؛ انصاف کیجے ایسے زبون ناتوان عاجز پریشان سراسیمہ وحیران تدبر کے مستحق
یا حملہ شیرانہ وتفرہ دلیرانہ سے قتل کے لائق پھر لطف یہہ کہ خود اسی رسالہ مین انہین لفظون سے جابجا
متعلن کہ اسکے نزدیک کذب باری ممکن ص ۳۲ سائل نے سوال کیا کذب الباری کیسا ہی بعض کملاء (یعنی
میان رشید) نے فرمایا موجود بالامکان ص ۲۷ ارتا قول آپکا امکان کذب باری تعالی بالاجماع محال ہی

اسمین کسکو کلام ہی گفتگو بالغیر و بالذات مین ہی دیکھی امتناع بالغیر مین امکان ذاتی کذب باری نہین لفظونکی
تصریح وانی نیر مبلغ علم دیکھنی کو دیگ حضرات کا یہی چاول کافی جن عزیزون کو اتنی تمیز نہو کہ امکان
کذب محال مان کر کذب محال بالغیر جاننا کھلا قول بالمتناقضین وہ مقدس صورتین کیا قابل کلام و
خطاب عقلا مین پھر یہہ تقدستیا تو ادنی درجہ کی اس سے اونچی چوٹی کی رسالہ شریفہ مین جابجا شیخوان
دانش والا مین ہ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم - کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ۰ سہم
و قاحت یہہ کہ سر سے پاؤن تک سارا رسالہ اس تازہ اعجوبہ نوخیز کا پالا کہ کلام نفسی مین ہم بھی
کذب محال بالذات جانتے ہین حالانکہ کل تک کلام یقینا عام تھا ط ۵ یہہ کہ اب بھی عام مانتے ہین اس
رسالہ مین بخوف اہل حق استحالۂ ذاتی کذب نفسی کے بیشمار اقرار اور پردہ اوٹھا کر دیکھیے تو وہی بیننا
بازار جو دلیل جلوہ دکھاتی آئی نفسی ہی مین امکان سناتی آئی مذہب حق پر جو اعتراض
ڈھلا نفسی ہی مین امتناع رد کر چلا مزہ یہہ کہ براہ تقیۃ اللہ کہتے یون جاتے ہین کہ کذب لفظی ممتنع بالغیر اور
ایک نہین دس نہین بیسون جگہ صاف جھلک دکھا جاتے ہین کہ وہ بھی بخیر ۵ عیار ہو طرار ہو جو آج ہو
تم ہو - بندی ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے ٭ قسمت کی بدی قسمت مین بدی کہ جابجا اپنی موت
اپنی ہی موںھ لکھدی سبحن السبوح مین حاجت اقامت دلائل ہوئی تھی کہ مجوزان خلف کا مذہب جواز
و قوعی تو اونکے کلام مین خلف یعنی کذب لیکر اوسے سند بنانا اور اوسپر طعن بیجا بتانا رشید و خلیل پر
لزوم کفر آنا آپ حضرت نے سب وقت اوٹھا دی ص ۱۲ پر قول مجوزین مین خلف نوع کذب بتا کر صاف
تصریح فرما دی کہ بعض یعنی مجوزان خلف جواز و قوعی کا اثبات کرتے ہین اور ص ۱۴ پر شرح مقاصد سی
اس مقصد پر سند بھی سنا دی غرض کفر ضلیل رشید و خلیل کی نیو جما دی پردہ حمایت مین اچھی سزا دی
سچ ہی ہے ہ اگر خصم جان تو عاقل بود ٭ بہ از دوستداری کہ پاگل بود ٭ مگر قیاست ادا
دل چھیننے والی یہی ص ۱۲ کی نئی نرالی کہ خلف وعید مین دو احتمال مقدوریت و جواز و قوعی جواز و قوعی کا
بعض اثبات کرتے ہین پس سند زید (یعنی رشید و خلیل) کی مقدوریت ہی نہ جواز و قوعی کیا کہنا ہی اس
اپکی پس کا جھٹ نقیض کو نقیض پر دے پٹکا بیان تو یہہ کہ زید بیچارے کا جس قول سے استناد اوسمین
جواز و قوعی مراد اور اوسپر یہہ پھڑکتی چمکتی تفریع نازنین کہ پس سند زید کی جواز و قوعی نہین سچ ہے
اونچی مین ہی کیا جو اس ہی تو ہین سارا رسالہ ایسی ہی سفاہتون بلاہتون سی جوش زن رسالہ

نہ کہیے بلا ولادت کی پہلی پلٹن تناقض وہ نہیں کہ گنتی میں آئیں ہزار ہزار جگہ ویاں
شد پائیں آپہی ٹھنڈے ہوں آپہی گرمائیں پھر یہہ نہیں کہ تناقض کرکے اوسی چشم
جائیں۔ نہیں۔ موقع پائیں تو اوسی سے بھی رم جائیں ٥ تناقض کے پیچھے تعارض کا
شور ٭ تعارض کی دھوم میں تناقض کی دُور ٭ ہاں گنگوہی کے فوج میں تھمنا کہاں گنگا کی
سوچ میں جمنا کہاں افترا کی شدت وہ گندہ بہار کہ ایک ہی سطر میں چار چار کی بوچھار تا
کہ تنزیہ الرحمن پر افترا یہی کہ ائمہ ذیشان پر افترا یہہ کیسا ظلم کہ قرآن پر افترا ملک جبار
دیان پر افترا نہ اختلافی ہی مسائل میں اجماع کے دعوے کہ اختلافی تراکتوں میں اس ادعا کی
جلوے تحکم کا وہ جوش کہ ایک ہی قاعدہ خود وضع فرمائیں جب خصم کا داؤں آلگے آنکھیں
دکھائیں خود محض سفر کو سند بنائیں مفید خصم کو نامفید بتائیں تحریف کی حرکت وہ خرافہ
خصومت کہ جس کتاب کا جواب آپ اوسکی عبارت میں قطع برید کا داب کج فہمی اور آپ کیا
سمجھے کیسی کج فہمی ایں نہ آن باشد کہ تو می فہمی وہ کج فہمی کہ بقوت وہی کہیے کہ وہ تو
سنیں گنگوہ تشنیں گنگوہ تو سمجھیں اندوہ سمجھیں اندوہ تو کہیں انبوہ کہیں انبوہ تو لکھیں
کنبوہ لکھیں کنبوہ تو پڑھیں کنکوا پڑھیں کنکوا تو یاد کریں کوا پھر ے قلم سے حاشا وکلا کبھی
کلمہ نفی سے نہ نکلا ایک بات دلیل سے کبھی ثابت ہو جائے جب تو سہی۔ تعنایات الٰہی
نہ اپنا کہا سمجھیں نہ خصم کا لکھا نہ اپنی دلیل نہ خصم کا مدعا نہ اپنا امام بیچارے کا کلام اور
بحث الٰہیات کا شوق مدام اس قطع مبارک پر علاقہ بندی کا نام یہہ صورت اور اتنی لمبی
دام ٥ ترا کہ گفت کہ ای نازنین زپردہ برآ ٭ بغمزہ بر صف مردان شیر افگن زن ٭ اور
شوخی وعیاری تو رگ رگ میں ساری کہکر بدل جائیں چل کر مچل جائیں وقت بے
قبول موقع پر عدول کہیں دلیل میں پیوند لگا گئے کہیں دعوے میں رفو فرما گئے بات بنانے کو بہیا
سے بکر گئے ثبوت نہ بن پڑا تو چوکڑی بہر گئے جو ڈھنگی دیکھی اوس سے آنکہیں بند ایک ایک
فن میں سو سو فند اعتراض خصم سے طرز جواب نرالی عجاب انوکھی لاجواب صاف اعتراض قبول
فرمائیں قبول صریح کو جواب ٹھہرائیں جوش مکابرہ گزارش ہو چکا کہ مطلب کا پتا حیث لدانہ
رکا انکار بدیہیات کے ہال چڑ ہی عقل کے بیل فی الحال ڈہی کفریات کا جوش عار ننگ ہوش

ایک ایک قول میں دس دس کفر قطار در قطار کھا یہ صفر صریح گستاخیوں سے بھرا قرآن کو شہ
چبا رہا رشید السلطان کو نہ عزت کے چاند بلکہ دیان کو صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ
وصحبہ وبارک وکرم غرض ع ای تو مجموعہ شہرہا رگدا است گویم بہ رشید عزیز وعقل وتمیز ودین و
دیانت وصدق وصیانت سب جی بھر کے جھی واہ جی رشیدی تو خوب ہی بنی اگر نہ خوف
ضلالت بے ایمان ہوتا تو ایسوں سے کلام کیا شایان ہوتا صاحبو بہیری ورا نفسی پر عقیدہ کیجیے جو کچھ
کہا ہے ایک ایک حرف کا ثبوت لے لیجیے ہاں وہ کہاں ہاں وہ جلد ثانی سبحن السبوح میں
رد و لا ثانی تقدیس سبوح ہیں جسکے بحمد اللہ طیار ہو جانے کا یقین آپ صاحبوں کو ہر دو رسالہ سے
یکم ان حضرات اور انکے اکابر کے بیسیوں اقراروں سے ثبوت دیا ہے کہ آج تک کلام عام رہا ہے تخصیص حادث
لفظی کا حادثہ باو پڑی پہ قول مردہ کی وارث دوم بدلائل ساطعہ ثابت کیا ہے کہ آپ ہی حضرات کا دعوی
مدعا ہے سوم بحجج کثیرہ اثبات واظہار کیا امتناع بالغیر بھی انہیں ناگوار انکے مذہب پر لفظی ونفسی دونوں
کلام میں کذب باری نہ صرف ممکن ذاتی بلکہ وقوعی بلکہ واقع بلکہ دائم بلکہ واجب تعالی اللہ عن تقدیس
کاذب چہارم واضح کیا ہے کہ انکے مذہب پر کذب لفظی کا وقوع وقوع کذب نفسی کو مستلزم ہونا ممنوع دعوی
استلزام مغالطہ عوام تری عیاری قوت سے عاری پنجم انہیں کے اقراروں سے ثبوت دیا ہے کہ
کذب لفظی محال ہو یا ممکن مگر انکے طور پر کلام اللہ نفسی کا صدق کسی طرح ناممکن ششم حالتیں دلیلوں نفسی
اس نزاکت تازہ کار و ہیں کہ معانی قائم بنفس باری نہیں ہفتم اکیس حجتوں سے اس زعم شنیع کا ابطال
ثابت ہیں کہ صدق کذب لفظی کا نفسی پر مدار نہیں ساری رسالہ حضرات کا بنا ہی خرافات ہی دو مقدمہ تھی
کہ اکسٹھ دلیلوں سے اٹ سٹ ہوے ہشتم بیانات بینہ سے بیّن کیا کہ امکان کذب لفظی مان کر
نفسی میں استحالہ محال نہم بینات بینہ سے بیّن کیا کہ امتناع کذب نفسی جان کر لفظی میں امکان کی
کیا مجال دہم امکان پر ان صاحبوں نے جو تھی بُرہان دی خلیلی رشیدی قدیمی جدیدی ایک ایک پہ
اتنی تازیانے جڑے کہ سب کو گننی مشکل پڑے یازدہم آنکار افکار سرکار پر کار مذہب حق پر
جو اعتراض لیکر آئیں او نکی صد فنا ہی سو کل قطرات زلال رد و ابطال سے جھلکی لوٹائیں دوازدہم
ان حضرات کی مجال جیا امکان پر جو ادعا ہے اتفاق کیا اوسکی وہ گت بنائی کہ رو رو دیا سیزدہم
خود استحالہ ذاتی کذب لفظی پر اجماع بتایا اور اوسی قاہر تقریر دن زاہر سے نور روان کے ظاہر کر دکھایا

٩٨

چاردہم خاص امتناع ذاتی کذب لفظی پر بکثرت دلائل ساطعہ دیے اور اجماعی تحقیقی الزامی تین قسمونپر منقسم کیے پانزدہم ہر جگہ تحقیقات جلیلہ و تدقیقات جمیلہ وافادات عالیہ و ارشادات غالیہ کا وفور نور و نور وفور ایسا نہیں کہ بیان مین سما سکے یا سننے سے اوسکا لطف آسکے ع ذوق این مے نشناسی بخدا تانچشی ٭ بالجملہ بحول و قوت باری دعوی کیا جاتا ہی کہ طوائف وہابیہ خصوصا طائفہ مکذبہ کے رد مین اس رنگ کی کتاب نفیس لاجواب دوسری نظر نہ آئیگی مگر آنیکہ باچشم خود بین بین ع گر مثل تو ہست ہم تو باشی الحمد للہ جو بیان اوٹھا تا نہایت کو پہونچا تا جو نعرہ ہو جگر گداز جو حملہ ہو کوہ انداز مخالف بیچارہ کی وہ حالت کرلی جیسے شیر ژیان کے حضور ہا ہی ہرنی نہ شاخ و ناب کہ سامنا کرے نہ توان و تاب کہ چوکڑی بھرے ربنا ارحم اوس ساعد نازک پہ جسے اوسکے نصیب ٭ لائے ہوں پنجہ مردان مین لچکنے کے لیے ٭ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ٥ والحمد للہ رب العلمین ٥ **قصد یہہ تھا** کہ رسالہ نفیس تقدیس سبحن السبوح کا ذیل نافع اوسکے ساتھ چھپکر شائع ہو جب بحر زخار قلم موج خیز ہوا اور ابر دریا بار قدم گہر بیز رسالہ پندرہ جز سے تجاوز کر چلا اور ہنوز راہ کو بس کا حکم نہ ملا نہ ابر محیط برس کر کھلا ادھر طالبان حق و محبان اسلام خواص و عوام و علمای کرام سبحن السبوح کے مشتاق قدوم نزدیک و دور سے تقاضون کی دہوم لہذا رائے یہہ ہوئی کہ اس رسالہ کو جلد اول کیجیے اور جلد دوم کا مژدہ دیجے الہی جلد انتظار کو اذن رفع دے اور دونون جلد سے مومنین کو نفع آمین آمین الہ العلمین وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ اجمعین **التماس آخرین بخدمت مخالفین** حضرات اگر جواب جلد اول کی جلد ہمت فرمائیں مکابرات تقدیس کو رخصت فرمائیں تخصیص حادث سے جست فرمائین لت ہوش سے ملت فرمائین شیر شرزہ سے شکار چھینتی ڈرین پارہ شدہ نہ اکتین پھر نہ پیش کرین ورنہ کیا لطف ہوا کہ اپنی محنت بھی بیلی خرچ بھی کیا اور مضمون وہی کہ جلد دوم مین قتل ہو لیا تا کہ تقدیس بیچاری اکیلی نہ ہو اوسکی دوسری بہن تلبیس بھی ہے جب بعون المولی سبحنہ وتعالی یہہ اسد اغبر کونجتا آئیگا جب اسکا نعرہ جگر بلائیگا یک گزدہ فاختہ کا مضمون دکھائیگا اب ایک شکار ہے جب دو پائیگا یا اخبار الانبہٹیۃ یا اہل الگنگوہ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ انشاء اللہ جلد دوم کا عہد بھی جلد آتا ہی پھر شیر کو دیر ہی کیا ہی آگاہ کر دینا ہمارا کام آگی تم جانو تمھارا کام و ما علینا الا البلاغ والحمد للہ العلی الاکبر وصلی اللہ تعالی علی السید الاطہر سیدنا الکریم الطیب الاطہر محمد والہ وصحبہ الغر آمین آمین والحمد للہ رب العلمین سلخ محرم الحرام ۱۳۰۸ھ

تقریظ و تاریخ از نتائج افکار گوہر بار مولنا مولوی محمد صادق علی صاحب سلمہ الفتاح شاگرد غالب دہلوی

اے سچے خدا تیری سچی خدائی کی سچی تعریف زبان راست بیان کا راست کام اے سچے سچے مولی تیری سچی مولائی کی سچی توصیف قلم حق رقم کا حق ارقام تو سچا تیرا حبیب سچا تیرا دین سچا تیرے علما سچے تیرے بندے سچے اسکی مخالف ملت کے سچائی مین جھوٹے مذہب کی بگاڑ مین کچے جھوٹا وہ جو تیرا جھوٹ بولنا ممکن جانے جھوٹا وہ تیرے حبیب کو جھوٹا مانے۔ جھوٹا وہ جو تیرے دین کو جھٹلائے۔ جھوٹا وہ جو تیرے عالمون کو جھوٹا بتلائے۔ جھوٹا وہ جو تیرے بندونکو جھوٹا کہے۔ ایسا جھوٹا سچے اسلام لب داخل رہے۔ تیری سچائی و من اصدق من اللہ قیلا سے شہرہ آفاق۔ اوسکی جھوٹائی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق۔ ہرچند کاذبون نے سچے امکان کذب کا ڈھنگ لگایا۔ مگر صادقون نے سچی اصدقی ہی ثابت ہی کر دکھایا۔ جھوٹے ٹکو نسار اور سچے سربلند۔ جھوٹے خوار اور سچے ارجمند

تیری سچائی کی قائل تیرے سچے بندے	تیری سچائی پہ مائل تیرے سچے بندے
جھوٹ ممکن جو ترا کہتے ہین وہ جھوٹی ہین آپ	ایسے جھوٹونکو توپن کا بھی ہیچل ملتا باپ

جھوٹون نے حبیب تیری جھوٹا بنانیکی جھوٹی باتون سے جھوٹی راہ اٹھانی تیرے سچے بندے صادق سچے مداح محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تیری سچائی کی سچی غرض سے سچے مخبر صادق کے بہروسے تیری سچی توفیق کے ساتھہ سچی کمر ہمت باندہی جسکا سچا نتیجہ سچے عالم حقانی سچے فاضل ربانی سچے صاحب عرفان سچے مولنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب رضا بریلوی کے سچے رسالہ عجالہ **سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح** سے حاصل جسکے ایک ایک سچے فقرے ایک ایک سچے جملے مین تیری سچی ذات حق صفات کے سچائی شامل آپ ہین اوس سچی تالیف بیمثال کا قطعہ سال رقم کرتا ہون

اور اپنی سچے خدا کی سچی خدائی کا سچا دم بھرتا ہون

مولنا مولوی رضا صاحب نے	کیا ہی سلطان کذب باری لکھا
مصرع سال تو بھی لکھدی مداح	ردّ امکان کذب باری لکھا ۱۳ھ

اخباریہ کی خبرگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

قول الطائفہ [illegible]

سبحانک ھذا بہتان عظیم [illegible]

لطیفہ (۱) [illegible]

لطیفہ (۲) [illegible]

لطیفہ (۳) [illegible]

لطیفہ (۴) [illegible]

لطیفہ (۵) [illegible]

لطیفہ (۶) [illegible]

[illegible]

[illegible]

صحت نامہ متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۹	اما	اھ	۳۴	۲۲	لا قدیر	التقدیر	۴۹	۲	آن	ان
۱۰	۱	جو معدوم	و معدوم	۳۶	۲۱	کذب	کذبا	۵۰	۷	گھاٹیون	گھاٹیون
۱۶	۱۹	ہا ہی	ہادی	۴۰	۸	اور ناقص	او ناقص	۵۱	۱۲	باکہ	بلکہ
۲۱	۲۳	ہوگا اوسکا	ہوگا اسکا	۴۱	۱۲	خدا کا	خدا کے	۵۴	۱۶	اللہ	للہ
۲۲	۹	محمول	محمولے	۴۲	۱۲	لعسالمین	خسر الذین	۵۶	۵	نکالنا	نکالنے کو
۲۴	۱۳	قال	محال	〃	۱۳	تشابہت قلوبہم	نعم القلوب تشابہت	۵۹	۶	ویمینا یمین	دین یمین
〃	۱۸	معائدہ	معاند	۴۴	۱	وعیب	عیب	〃	۱۹	للاتصال	للانفصال
〃	۲۱	ہانسے	نہانسے	〃	۲	گراھی	گراھی	۶۰	۸	سنتجر	منجر
〃	۲۲	ہے	سے	۴۶	۷	الاہ اخر	الا واخر	۶۲	۱۵	نقد	بر نقد
۲۸	۹	بیغمبر	نفس پیغمبر	۴۸	۲۰	علماسے	علماسے	۶۹	۱۱	تبہین	متابین
۳۳	۱۶	یہ	۲	۴۸	۱۶	لوازم	لوازم ذاتیہ	۶۹	۱۵	بہار	یہہ

[illegible]

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۶	گیا کیا	کیا گیا
"	۱۷	کافی	کوئی
"	۲۱	جیھپی	چھپی
"	۲۳	کاستہ	کاسستہ
۸۰	۱۹	مذاہب	مذہب
۸۲	۱۹	کفریات	کفریات
"	۲۳	کروں	کروں جو
۸۶	۱۰	غیر	وہ غیر
۹۰	۲۱	کرکے اس کی ان	[illegible]
"	۲۲	یوار	بوار
۹۷	۴	گنگوہی	گنگوہ

صحت نامہ حواشی

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱	۳۳	پوسے	بھی ہوسے
۹	۱	۱۷	تحقیق	تحقق
"	۲	۱	المناقض الوجود	المناقض الوجود
۱۰	۱	۵	بالیس خہا	مالیس فیہا
۲۷	۳	۴	او	اھ
"	۴	۳	کدو	کہ دو
۲۴	۴	۱	آن فر	ان فر
"	۵۶	۶	صندا	صندہا
"	"	۷	حل	من
۳۱	۱	۵۹	[illegible]	[illegible]
۳۵	۲	۲۳	بچہ جنی ہوی	بچہ بنی ہوئی
۳۶	۱	۴	مدری	منفری

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۵	۱۱	ماواللہ	ذات باری کا
۵۰	۱	۵	الاحاحۃ	الاحاطۃ
۵۲	۱	۲	دشی	وحشی
۶۲	۲	۵	حزادول	فسادوں
"	۳	۴	ریسان	عروسان
۶۶	۱	۳	تقویت	تقویت
۷۵	۱	۳۰	ہوکا	ہو کلام
۸۲	۲	۹	لاجبلہ	لاجلہ
"	"	۱۱	لیثنا	تشبثنا
۹۶	۳	۸	ضرورن	ضرورت

اشتہارات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار جلد اول

اس جلد کی عام قیمت ۴ — رئیس جلد پر فی جلد ۳ — تر پچاس یا زائد پر صرف ۳ر — محصول ڈاک ۱ر

اشتہار جلد دوم جسکے مدائح عالیہ اس کتاب کے ص ۹۶ سے ص ۹۹ تک جملاً مذکور ہوئے یعنی رسالہ تقدیس القدیر کا رد بینظیر اسکی قیمت بھی انشاء اللہ تعالی بلحاظ نفع مسلمین مناسب رکھی جائیگی پوری تعیین طبع ہونے پر موقوف اسوقت اتنا کہہ سکتے ہیں کہ غالباً ۸ ر سے کم ہوگی اور پچاس جلد یا زائد پر چہارم تخفیف اور جو صاحب آخر شعبان ۱۳۱۰ھ تک ایک کارڈ پر درخواست خریداری ارسال فرمائینگے وہ ایک جلد پر بھی تخفیف پائینگے اور پیشگی رئیس یا زائد جلدون کی درخواست پر ثلث کی کمی کتاب انشاء اللہ تعالی کم سے کم چارسو جلد کی درخواستیں آجانے پر چھاپی جائیگی برادران دینی اپنے رب کی وجوب صدق کا سچا دم بھرنے والے اسکی تنزیہ وتسبیح پر جان قربان کرنے والے اگر اوسپر تہمت کذب تجویز کرنے والون کی جلد سرکوبی چاہیں تو رسالہ درخواستیں بعجلت فرمائیں واللہ الموفق ۱۰ اشتہار رسالہ حج وزیارت مکہ معظمہ کی ایک عالم امام